وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ط

اَلْعُمْرَةَ



عمرہ کا مسنون طریقہ، اردو و انگلش میں

How to performe Umrah

تالیف

مولانا محمد موسیٰ شاکر غفراللہ لہٗ

شفیلڈ یو کے

وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ

اور حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو

اَلْعُمْرَةَ

How to performe Umrah in Urdu & English

عمرہ کا مسنون طریقہ اردو اور انگلش میں

تالیف

مولانا محمد موسیٰ شاکر غفر اللہ لہٗ

شفیلڈ یوکے

مکتبہ ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ



اللہ کے نام سے جو بے حد رحم والا، نہایت مہربان ہے۔

نام کتاب ------------- العمرة

تالیف: ----------- مولانا محمد موسیٰ شاکر غفراللہ لہٗ

بار ------------------------- اوّل

صفحات ------------------ 292

قیمت: ....

تاریخ اشاعت ----- 15 ربیع الآخر، ۱۴۴۷ھ، 8 اکتوبر 2025ء

ناشر --- مکتبہ ابوموسیٰ الاشعریؓ، جامع مسجد و مدرسہ ابوموسیٰ الاشعریؓ تحصیل حسن ابدال ضلع اٹک

پاکستان میں ملنے کے پتے:

۱) مکتبہ ابوموسیٰ الاشعریؓ، جامع مسجد و مدرسہ ابوموسیٰ الاشعریؓ شاکر آباد کوٹ میرا تحصیل حسن ابدال ضلع اٹک

(۲) کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی

(۳) مکتبہ رشیدیہ کمیٹی چوک راولپنڈی

(۴) اسلامی کتاب گھر خیابان سر سید راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے:

1) Moulana M Musa Shakir 49, Glen Road Sheffield

S7 1RA Ph: 07794141715

Download

https://archive.org/details/@mmshakir

{ لَبَّيْكَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ،
لَبَّيْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ
لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ
وَالنِّعْمَةَ لَكَ، وَالْمُلْكَ
لَا شَرِيْكَ لَكَ }

فہرست مضامین





شکر ہے تیرا خدایا، میں تو اس قابل نہ تھا

شکر ہے تیرا خدایا، میں تو اس قابل نہ تھا
تُو نے اپنے گھر بلایا، میں تو اس قابل نہ تھا
اپنا دیوانہ بنایا، میں تو اس قابل نہ تھا
گِرد کعبے کے پھرایا، میں تو اس قابل نہ تھا
خاص اپنے در کا رکھا تُو نے اے مولا مجھے

یوں نہیں در در پھرایا، میں تو اس قابل نہ تھا
مدتوں کی پیاس کو سیراب تو نے کر دیا
جام زم زم کا پلایا، میں تو اس قابل نہ تھا
میری کوتاہی کہ تیری یاد سے غافل رہا
پر نہیں تُو نے بھلایا، میں تو اس قابل نہ تھا

بھا گیا میری زباں کو ذکر"الا اللہ" کا
یہ سبق کس نے پڑھایا، میں تو اس قابل نہ تھا

مجھ کو بھٹکانے لگے تھے راستے کے پیچ وخم
قافلے سے لا ملایا، میں تو اس قابل نہ تھا
شکر رب کا جس نے مجھ کو بے حسی کے باوجود
خوابِ غفلت سے جگایا، میں تو اس قابل نہ تھا
میں کہ تھا بے راہ تو نے دستگیری آپ کی
تو ہی مجھ کو در پہ لایا، میں تو اس قابل نہ تھا
تیری رحمت، تیری شفقت سے ہوا مجھ کو نصیب
گنبدِ خضرا کا سایہ، میں تو اس قابل نہ تھا
بارگاہِ سیدِ کونین ﷺ میں آ کر نفیس
سوچتا ہوں کیسے آیا، میں تو اس قابل نہ تھا
میں نے جو دیکھا سو دیکھا بارگاہ اقدس میں
اور جو پایا سو پایا، میں تو اس قابل نہ تھا
نعمتیں دی ہیں مری اوقات سے بڑھ کر مجھے
شکر ہے تیرا خدایا میں تو اس قابل نہ تھا

اے رسول امیں خاتم المرسلیں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

•••••

اے رسول امیں، خاتم المرسلیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بہ صدق ویقیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
دست قدرت نے ایسا بنایا تجھے، جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں، اے ابد کے حسیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

بزم کونین پہلے سجائی گئی، پھر تیری ذات منظر پہ لائی گئی
سید الاوّلیں، سید الآخریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
ترا سکّہ رواں کل جہاں میں ہوا، اس زمیں میں ہوا آسمان میں ہوا
کیا عرب، کیا عجم، سب ہیں زیرنگیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تیرے انداز میں وسعتیں فرش کی، تیری پرواز میں رِفعتیں عرش کی
تیرے اَنفاس میں خلد کی یاسمیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
سدرۃُ المنتہیٰ رہ گزر میں تری، قاب قوسین گردِ سفر میں تری

تو ہے حق کے قریں، حق ہے تیرے قریں، تجھ سا کوئی، نہیں تجھ سا کوئی نہیں

کہکشاں ضو ترے سرمدی تاج کی، زُلفِ تاباں حسیں رات معراج کی
"لیلۃ القدر" تیری منوّر جبیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
مصطفیٰ مجتبیٰ، تیری مدح و ثنا، میرے بس میں نہیں، دسترس میں نہیں
دل کو ہمت نہیں، لب کو یارا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

کوئی بتلائے کیسے سراپا لکھوں، کوئی ہے! وہ کہ میں جس کو تجھ سا کہوں
توبہ توبہ! نہیں کوئی تجھ سا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
چار یاروں کی شان جلی ہے بھلی، ہیں یہ صدیقؓ، فاروقؓ، عثمانؓ، علیؓ
شاہدِ عدل ہیں یہ تیرے جانشیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

اے سراپا نفیسؒ انفسِ دو جہاں، سرور دلبراں دلبر عاشقاں
ڈھونڈتی ہے تجھے میری جانِ حزیں، تجھ سا کوئی نہیں۔ تجھ سا کوئی نہیں

انتساب

اس کتاب کی تالیف کا سبب چونکہ میرے بچّے
بنے ہیں اس لئے میں یہ کتاب اپنے بچوں
کے نام کرتا ہوں جن کا عمرے پہ جانے سے قبل
اصرار انتہائی کم مدّت میں اس کتاب کی وجہ تالیف بنا۔
اللہ ربّ العزّت سے دُعاء ہے کہ وہ ان کو نیک
بخت بنائے، اور اپنے دین متین کی خدمت، اور اپنے رضا
جوئی والے کاموں کے لئے قبول فرمائے۔
اور اس کتاب کو نافع اور قبولیت عامہ نصیب
فرمائے۔آمین

محمد موسیٰ شاکر غفر اللہ لہٗ

05/10/2025

عمرہ کے احکام

•••••••••••••

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله رب العالمين ، الرحمٰن الرحيم ، مالك يوم الدين ، وأشهد أن لا إله إلا الله ولي الصالحين ، وأشهد أن محمداً عبدهٗ ورسوله وصفيه وخيرته من خلقه أجمعين ، صلى الله وسلم عليه وعلى آله وأصحابه والتابعين ، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين ... أما بعد :

عمرہ کا لغوی معنیٰ قصد وارادہ کے ہیں،اور شرع میں عمرہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور اس کی عبادت کے لئے میقات یا حِل سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف، اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔عمرہ کو حج اصغر بھی کہتے ہیں۔

عمرہ کا حکم

صاحب استطاعت کے لئے عمرہ عمر بھر میں ایک مرتبہ کرنا سنّت مؤکدہ ہے ۔اور ایک سے زیادہ مرتبہ کرنا مستحب ہے۔

اور اس کے لئے کوئی وقت یا زمانہ مخصوص نہیں ہے سال بھر میں آپ کسی بھی وقت عمرہ کر سکتے ہیں،سوائے 9 ذی الحج سے 13 ذی الحج کے کہ ان پانچ دنوں میں عمرہ کرنا منع ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ ؟ قَالَ " لاَ: وَأَنْ تَعْتَمِرُوا هُوَ أَفْضَلُ " .

پیارے پیغمبر ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا عمرہ کرنا واجب ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں، لیکن اگر آپ عمرہ کریں تو یہ افضل ہے۔

Jabir narrated that:

The Prophet (SAW) was asked about whether Umrah was obligatory?

He (SAW) said: "No. But if you perform Umrah it is more virtuous."

What is Umrah

The Arabic word 'Umrah' has been derived from 'i'timar', which is defined as 'a visit.' In Islamic terminology, however, Umrah refers to paying a visit to the Holy Ka'abah for the performance of the lesser pilgrimage in Makkah.

It is an act of worship based on the teachings of Allah's Prophet (SAW).

As opposed to Hajj, the greater pilgrimage, which is performed during the specified days of Dhul Hijjah, Umrah can be performed any time during the year.

*****

عمرہ کی فضیلت

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ★ (البقرة ١٩٦)

اور اللہ کے لئے حج اور عمرہ پورا کرو۔

☆ حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلَّى الله عليه وسلم " تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلاَّ الْجَنَّةُ " .

[رواه،ترمذی، أبو داود وابن ماجة وصححه الألباني]

پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پے در پے حج وعمرہ کیا کرو۔ بے شک یہ دونوں (یعنی حج وعمرہ) غریبی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں، جس طرح بھٹی لوہے اور سونے و چاندی کے میل وکچیل کو دور کر دیتی ہے۔

☆☆☆

Abdullah (bin Mas'ud) narrated that:

The Messenger of Allah (SAW) said:

"Alternate between Hajj and Umrah; for those two remove poverty and sins just as the bellows remove filth from iron, gold, and silver - and there is no reward for Al-Hajj Al-Mabrur except for Paradise."

حج سے تو ہر قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور انسان اس طرح گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے جس طرح وہ جب ماں کے پیٹ سے بغیر گناہوں کے دنیا میں آیا تھا، اور عمرہ سے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

پیارے پیغمبر ﷺ نے عمرہ کے ثواب کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

وقال صلى الله عليه وسلم : اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا ، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ " (متفق عليه)

ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک اُن گناہوں کا کفارہ ہے جو دونوں عمروں کے درمیان سرزد ہوئے ہوں، اور حج مبرُور کا بدلہ تو صرف جنّت ہی ہے۔

☆☆☆

Abu Hurairah narrated that the Messenger of Allah said:

"Umrah to 'Umrah atones for the sins between them, and for Al-Hajj Al-Mabrur there is

no reward except Paradise."

****

☆ پیارے پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ، إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ، وَإِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ۔ (ابن ماجه)

حج وعمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں ۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعاء کریں تو وہ قبول فرمائے ، اگر وہ اس سے مغفرت طلب کریں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے ۔

☆ حضرت امّ معقلؓ سے مروی ہے کہ پیارے پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قَالَ " عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً " . [متفق عليه] .

رمضان میں عمرے کا ثواب حج کے برابر ہے۔

☆☆☆

Umm Ma'qil narrated that:

The Prophet (SAW) said: "Umrah during Ramadan is equal to Hajj."

****

اور ایک روایت میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ پیارے پیغمبر ﷺ نے

ارشادفرمایا:

عُمْرَةٌ فِيْ رَمْضَانَ كَحَجَّةٍ مَّعِيْ۔

رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

رمضان المبارک میں چونکہ اعمال کا ثواب ستر گنا زائد ہو جاتا ہے، اس لئے رمضان میں عمرہ کا ثواب بھی بڑھا دیا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے:

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلَّى الله عليه وسلم لاِمْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ " إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي فِيهِ فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً " . (رواه الترمذی)

"The Messenger of Allah (SAW) said to a woman from among the Ansar: 'When it is Ramadan, perform 'Umrah, for 'Umrah during it is equivalent to Hajj."

****

حدیث میں آتا ہے کہ حضرت امّ سلیم پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کرنے لگیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے شوہر ابو سلیم اور ان کے بیٹے مجھے چھوڑ کر حج پر چلے گئے۔ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یا ام سلیم! عمرة فی رمضان تعدل حجة"

اے امّ سلیم! رمضان میں عمرہ حج کے برابر ثواب رکھتا ہے۔

☆ایک حدیث میں ہے کہ:

وَفْدُ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ثَلَاثَۃٌ ، اَلْغَازِیْ، وَالْحَاجْ، وَالْمُعْتَمِرْ۔

تین آدمی اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں: ایک غازی، دوسرا حاجی، اور تیسرا عمرہ کرنے والا۔

نماز کا کئی گنا اجر حاصل کرنا:

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صَلَاۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ اِلَّا الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَصَلَاۃٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِن مِّائَۃِ اَلْفِ صَلَاۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ۔

میری مسجد میں نماز کا ثواب باقی مساجد کے مقابلے میں ہزار گنا زیادہ ہے، سوائے مسجد حرام کے، البتہ مسجد حرام کی ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں سے بھی بڑھ کر ہے۔

عمرہ کی شرائط

صرف عمرہ کی ادائیگی اکثر علماء کے نزدیک فرض یا واجب نہیں تاہم صاحب استطاعت کے لئے عمرہ عمر بھر میں ایک مرتبہ کرنا سنّت مؤکدہ ہے، اور ایک سے زیادہ

مرتبہ کرنا مستحب ہے۔مگر جب اس کا احرام باندھ لیا جائے تو حج کی طرح اس کا بھی پورا کرنا فرض ہوجاتا ہے۔

عمرے کی ادائیگی کے لئے ضروری اسباب یہ ہیں:

(1) مسلمان ہونا۔

(2) صاحب عقل ہونا۔

(3) بالغ ہونا۔

(4) راستہ پرامن ہونا۔

(5) استطاعت یعنی آمدورفت کے لئے زادِراہ،سواری،اور سفر عمرہ کی مدّت کے لئے اہل وعیال کے اخراجات کا انتظام ہونا۔

(6) عورت کے لئے مَحرَم یا شوہر کا ساتھ ہونا۔

قبولیت کی شرائط

(1) ایمان کا ہونا۔

(2) اخلاص کا پایا جانا۔

(3) سنّت کے مطابق ہونا۔

The conditions of performing Umrah

In order to be eligible to perform Umrah, one must adhere to certain conditions. These include:

* Islam: It is necessary to be a Muslim.
* Maturity: You must have reached puberty (Buloogh). You can perform Umrah before this age, but it is only accepted after the age of puberty.
* Sanity: You should be mentally sound and in control of your mental faculties.
* Financially able: You must have enough funds to cover the expenses of travel, accommodation, and other requirements during your Umrah. You should also be able to support your dependents while you are away. Being

debt-free is not mandatory, but arrangements for debt repayment should be made beforehand.

* Physical ability: You must be physically capable of travelling to Makkah and performing the rituals of Umrah, either on foot or in a wheelchair.

* Transportation: You should have access to transportation and be able to afford the costs of travelling to Makkah for Umrah. It is also important that the journey is safe, without any foreseeable danger.

******

سفر کا آغاز

جب آپ سفر کا پختہ ارادہ کر لیں تو سب سے پہلے گزشتہ گناہوں سے سچّے دل سے توبہ کر لیں۔قرض اگر ہے تو ادا کر دیں، امانتیں اگر ہیں تو واپس کر دیں۔

☆ وصیت کرنا یا لکھنا مستحب ہے، البتہ جن کے ذمّہ قرض اور دوسروں کے حقوق ہوں تو ان پر وصیت لکھنا واجب ہے۔

☆ سفر کے آغاز سے قبل اپنے ناخن تراش لیں، سر کے بال سنوار لیں،

مونچھیں کتر لیں، اور زیر ناف اور بغل کے بال صاف کر لیں۔

☆ اگر آپ سیدھا جدّہ جا رہے ہیں تو گھر سے ہی احرام کی نیت سے غسل کر لیں، اور اگر پہلے مدینہ جا رہے ہیں تو پھر مدینہ ہوٹل سے احرام کی نیت سے غسل کر لیں۔اور اگر غسل کا موقعہ نہ ہو تو وضو ہی کر لیں۔

☆ گھر سے روانگی کے وقت اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کریں، پہلی رکعت میں "سورۃ الکافرون"، اور دوسری رکعت میں "قل ھواللہ" پڑھنا افضل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے سفر کی آسانی اور عمرہ کے قبول ہونے کی دعائیں کریں۔

ضروری سامان

اپنی ضرورت کا سامان ،مثلاً پاسپورٹ، ویزہ، ٹکٹ، پہننے کے لئے چند جوڑے کپڑے، چارجر، بیلٹ ، ناخن تراش، قینچی ، جوتے، جوتے ڈالنے کے لئے بیگ، عمرہ سے متعلق کتابیں، خوشبو، وزن کرنے والا آلہ، مارکر، اور اخراجات کے لئے رقم بھی ساتھ لے لیں ، اور مرد حضرات حسب ضرورت احرام کی چادریں اور چپل بھی ساتھ لے لیں۔

☆ جونہی آپ نے عمرہ کا عزم کر لیا اور گھر سے نکلے تو آپ کی عبادت شروع ہوگئ آپ کے سفر، خرچ، راستے میں پہنچنے والی تکلیف سب پر آپ کو اجر ملنے والا ہے۔

☆ سفر میں اپنی زبان، اور نگاہوں کی حفاظت کریں۔

☆ سفر میں آنے والی مشقت پر صبر کریں، غصّہ کو پی جائیں۔

☆ احباب و اقرباء سے رخصت ہوتے وقت اپنا قصور معاف کرائیں، اور

دعاء کی درخواست کریں۔اور نکلتے وقت کچھ صدقہ کر لیں۔اور اپنے عزیزوں کو رخصت ہوتے وقت یہ دعاء دیں:

﴿أَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهٗ﴾

میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں، جس کے سپرد کی ہوئی کوئی چیز ضائع نہیں ہوا کرتی۔

☆ پھر آیت الکرسی پڑھ لیں:

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ، لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَ لَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَ لَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ﴾ (255)

اور پھر یہ دعاء پڑھیں:

﴿ بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ﴾

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ ﴾

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہو جاؤں، یا گمراہ کر دیا جاؤں، یا ظلم کروں، یا مجھ پر ظلم ہو، یا جہالت کروں، یا مجھ پر جہالت ہو۔

گاڑی میں بیٹھتے وقت بسم اللہ" پڑھیں، اور پہلے دایاں پیر اندر رکھیں اور بیٹھنے کے بعد تین مرتبہ" اللہ اکبر" کہیں اور پھر مندرجہ ذیل دُعائیں پڑھیں:

﴿ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ * وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ﴾

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى ﴾

﴿اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ﴾

﴿اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ﴾

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ﴾

پاک ہے وہ ذات جس نے اِس سواری کو ہمارے لیے تابع فرمان بنا دیا ہے، ورنہ ہم اِس پر غلبہ حاصل نہیں کر سکتے تھے، اور حقیقت یہ ہے کہ ہم اپنے رب ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

اے اللہ! ہم اپنے اِس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کی توفیق مانگتے ہیں اور ایسے عمل کی توفیق مانگتے ہیں جو تجھے راضی کر دے۔

اے اللہ! تو ہمارے اِس سفر کو ہم پر سہل اور آسان کر دے اور اِس کی درازی سمیٹ دے۔

اے اللہ! تو سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور ہمارے پیچھے اہل وعیال میں رکھوالا ہے۔

اے اللہ! میں اِس سفر کی مشقت سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اِس سے بھی کہ کوئی
برا منظر میرے سامنے آئے اور اِس سے بھی کہ جب میں اپنے اہل وعیال اور
اموال میں لوٹوں تو کوئی خرابی میری منتظر ہو۔

Allahu Akbar (Allah is Greatest)," thrice.

Then he would supplicate:

"Subhanal-ladhi sakh-khara lana hadha,

wa ma kunna lahu muqrinin, wa inna ila Rabbina

lamunqalibun.

Allahumma inna nas'aluka fi safarina hadh

al-birra wat-taqwa, wa minal-'amali ma tarda.

Allahumma hawwin 'alaina safarana hadha,

watwi 'anna bu'dahu.

Allahumma Antas-Sahibu fissafari,

wal-Khalifatu na fil- ahli wal maal.

Allahumma inni a'udhu bika min

wa'ta'is-safari, wa kaabatil- manzari, wa

su'il-munqalabi fil-mali wal-ahli wal-walad.

(Far removed from imperfection is the One

Who has made this subservient to us, for we have no power to subjugate it, and certainly to our Rabb shall we return.

O Allah, we ask You during this journey of ours for righteousness, piety and such deeds as are pleasing to You.

O Allah, make easy for us this journey of ours and make the distance short for us.

O Allah, You are our Companion during the journey and the Guardian of the family and the property in our absence.

O Allah, I seek refuge in You from the hardships of travelling, unhappiness connected with ghastly scenes and evil turns in property and family)."

سفر کے دوران

سفر کے دوران بقدر استطاعت اپنے ساتھیوں کی خدمت کریں اور جہاں تک ہو سکے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہیں۔اور اللہ سے دعائیں مانگتے رہیں، کیونکہ

آپ کے عمرے کا سفر شروع ہو چکا ہے، اور دوران سفر قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔

پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال : رسول الله صلَّى الله عليه وسلم :" ثَلَاثُ دَعْوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٍ لَا شَكَّ فِيْهِنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلِدِهٖ"

((رواه أبو داود، والترمذي وقال: حديث حسن))

تین دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں، ایک مظلوم کی دعاء، دوسرے مسافر کی دعاء، اور تیسرے والد کی دعاء اپنی اولاد کے لئے۔

Abu Hurairah (May Allah be pleased with him) reported:The Messenger of Allah (peace and blessings of Allah be upon him said, "Three supplications are answered without doubt. The supplication of the oppressed, the supplication of the traveller, and the supplication of the parent for his son."

☆ جب آپ کا سفر شروع ہوگا تو آپ اپنے شہر کی حدود سے باہر نکلتے ہی شرعی مسافر ہو جائیں گے، لہٰذا ظہر عصر اور عشاء کی چار رکعت کے بجائے دو رکعت فرض ادا کریں۔

البتہ کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھیں جیسے حرمین وغیرہ میں تو امام کے ساتھ پوری نماز ادا کریں۔

سنتوں اور نوافل کا حکم یہ ہے کہ اگر اطمینان کا وقت ہو تو پوری پڑھیں، اور اگر جلدی یا تھکن ہو تو نہ پڑھنے کی بھی اجازت ہے۔

البتہ عشاء کے بعد کے وتر اور فجر کی دو رکعات سنت کو نہ چھوڑیں۔

☆ اپنے مسافر بھائیوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کریں،

عمرہ کے ارکان

عمرہ میں چار کام کرنے ہوتے ہیں: جن میں سے دو فرض ہیں، اور دو واجب۔

فرائض عمرہ

(1) میقات سے عمرہ کا احرام باندھنا جو عمرہ کی نیت کرنے کے بعد تلبیہ پڑھنے سے منعقد ہو جاتا ہے۔

(2) مسجدِ حرام پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کرنا۔

واجبات عمرہ

(1) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا، جس کی ابتدا صفا سے ہوگی، اور اختتام مروہ پر ہوگا۔

(2) سر کے بال منڈانا یا کٹانا۔ (چوتھائی سر کے بال کٹانا یا منڈانا واجب ہے، اور پورے سر کے بال کٹانا یا منڈانا سنّت ہے)۔

میقات

•••••••

میقات اصل میں وقت معیّن اور مکان معیّن کا نام ہے۔اس کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔میقات زمانی، اور میقات مکانی۔

میقات زمانی:

پورے سال رات دن میں جب چاہیں، اور جس وقت چاہیں عمرہ کا احرام باندھ سکتے ہیں،سوائے پانچ دنوں کے یعنی 9 ذی الحجہ سے 13 ذی الحجہ تک کہ ان ایّام میں احناف کے نزدیک عمرہ کی ادائیگی کو مکروہ تحریمی کہا گیا ہے۔

میقات مکانی:

وہ مقامات جہاں سے حج یا عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے میقات کہلاتے ہیں۔میقات کے اعتبار سے پوری دنیا کی سرزمین کو شریعت اسلامیہ نے تین حصّوں میں تقسیم کیا ہے۔

(1) حرم

مکہّ مکرّمہ اور اس کے چاروں طرف کچھ دور تک کی زمین کو حرم کہا جاتا ہے ،جس میں غیر مسلموں کا داخلہ بند ہے۔اور اس حدود حرم میں چند چیزیں کرنا ہر ایک کے لئے حرام ہیں چاہے وہاں کا رہنے والا ہو یا باہر سے حج یا عمرے کے لئے آیا ہو۔

(1) یہاں کے خود اُگے ہوئے درخت یا پودے کاٹنا۔

(2) یہاں کے کسی جانور کا شکار کرنا۔

(3) گری پڑی چیز کا اٹھانا۔

حدودحرم میں رہنے والے کوعمرہ کا احرام باندھنے کے لئے حدودحرم سے باہر حِل میں جانا ہوگا، چاہے ان کا قیام حدودحرم میں مستقل ہو یا عارضی۔اس لئے عمرہ کے احرام کے لئے وہ لوگ تنعیم جاتے ہیں جہاں مسجد عائشہ بنی ہوئی ہے، جومسجد حرام سے ساڑھے سات کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

امّ المؤمنین سیدہ طاہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جب پیارے پیغمبر ﷺ سے عمرے کی اجازت مانگی تو پیارے پیغمبر ﷺ نے ان کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن کوحکم دیا:

وقال : " أُخْرُجْ بِأُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتَهِلْ بِعُمْرَةٍ مِّنَ الْحِلْ "

[رواه البخاري ومسلم]

اپنی بہن کے ساتھ حدودحرم سے نکلو، اور حِل سے عمرہ کا احرام باندھو۔

(2) حِل

میقات اورحرم کے درمیانی زمین کو حِل کہتے ہیں، جس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حدودحرم میں حرام تھیں۔ حِل کے رہائیشوں کے لئے حکم ہے کہ وہ اپنے گھروں سے عمرے کا احرام باندھیں۔

(3) آفاق

حرم اورحِل کے باہر پوری دنیا کی سرزمین کو آفاق کہتے ہیں اوران کے لئے یہ حکم ہے کہ جب وہ حج یا عمرے کے لئے جائیں تو پانچ میقاتوں میں سے کسی ایک

میقات پر یا اس سے پہلے، یا اس کے مقابل کسی جگہ سے احرام باندھیں۔

چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے:

عن بن عباس رضي الله عنهما قال : " وقَّتَ رسول الله ﷺ لأهل المدينة ذا الحليفة، ولأهل الشَّام الجحفة ، ولأهل نجد قرن المنازل، ولأهل اليمن يلملم ، وقال : هنَّ لهن ولمن أتى عليهن من غير أهلهن ممن يريد الحج والعمرة ومن كان دون ذلك فمهله من أهله وكذلك أهل مكة يهلون منها۔ [متفق عليه].

(1) اہل مدینہ اور اس کے راستے سے آنے والوں کے لئے میقات ذوالحلیفہ ہے، جسے آج کل بئرعلی کہا جاتا ہے جو مدینہ کے قریب ہی واقع ہے۔اور مکّہ مکرّمہ سے یہ میقات 40 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، اور یہ میقات مکّہ مکرّمہ سے سب سے دور واقع ہے۔

(2) شام، مصر، لیبیا، الجزائر، مراکش اور اہل مغرب وغیرہ کے لوگوں کے لئے رابغ، جحفہ میقات ہے جو مکّہ مکرّمہ سے تقریباً 186 کلومیٹر دور ہے۔

(3) اہلِ یمن، ہندوستان، پاکستان، بنگلا دیش، انڈونیشیاء، مالیزیا، چین وغیرہ اور اس کے راستے سے آنے والوں کے لئے میقات "یَلَمْلَمْ" ہے جس کو آج کل سعدیہ بھی کہتے ہیں۔یہ مکّہ مکرّمہ سے 120 کلومیٹر دوری پر واقع ہے۔

(4) اہلِ نجد، بحرین، قطر، دمام، ریاض وغیرہ کے راستوں سے آنے والوں کے لئے "قرن المنازل" میقات ہے جس کو آج کل "السیل الکبیر" کہا جاتا ہے، جو مکّہ مکرّمہ سے تقریباً 78 کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔

(5) اہلِ عراق اور اس کے راستے سے آنے والوں کے لئے "ذات عرق" میقات ہے جو جو مکّہ مکرّمہ سے تقریباً 100 کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔

☆ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَجُلاً، قَالَ مِنْ أَيْنَ نُهِلُّ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ " يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ " . قَالَ وَيَقُولُونَ وَأَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ . (رواه الترمذی)

Ibn Umar narrated that:

A man said: "Where should we begin our Hil (Ihram) O Messenger of Allah?" He said: "The people of Al-Madinah begin their Hil (Ihram) from Dhul-Hulaifah, the people from Ash-Sham from Al-Juhfah, and the people of Najd from Qarn." And he (Ibn Umar) said: ("And they say:) "And the people of Yemen from Yalamlam."

Meeqats

Meeqats are prescribed stations or boundaries set by the Prophet (SAW) for entering the state of Ihram for all those proceeding for Hajj or Umrah.

There are five stations in total, and which one applies to you depends on where you're travelling from. Here are the five Meeqat locations:

* Rabegh or Al-Juhfah – For those travelling from the West, Syria, Egypt
* Yalumlum – For those travelling from Pakistan, India, or Yemen.
* Abyar Ali or Dhul-Hulaifah – For those travelling from Madinah

Qarn-Al-Manazel – For those travelling from Taif and Najd

* Dhatul-Irq – For those travelling from

Iraq.

How to Enter the State of Ihram

If you're travelling by air, you must enter the state of Ihram before crossing the Meeqat that applies to you. If you're traveling via Saudi Airlines, they'll make an announcement regarding the Meeqat at appropriate time before reaching Makkah.

* We recommend wearing the Ihram clothes at home and delay the niyyah until you get close to the Meeqat while in the aeroplane. You won't officially enter the state of Ihram until you make the niyyah.

بغیر احرام کے میقات سے آگے نکلنا

اگر آفاقی بغیر احرام کے میقات سے آگے نکل گیا تو آگے جا کر کسی بھی جگہ احرام باندھ لے لیکن اس پر ایک دم لازم ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ بعد میں کسی بھی میقات پر چلا جائے، اور وہاں سے باقاعدہ احرام باندھ کر دوبارہ حرم میں داخل ہو تو اس کا دم ساقط ہو جاتا ہے۔

احرام

احرام کا معنیٰ بے حرمتی نہ کرنا یا اپنے اوپر کسی چیز کا حرام کر لینا ہے۔عام طور پر ان دو چادروں کو بھی احرام کہتے ہیں جن کو حاجی یا عمرہ کرنے والا احرام کی حالت میں استعمال کرتا ہے۔

اور احرام کے شرعی معنیٰ ہیں کہ کچھ چیزیں جو احرام سے پہلے حلال اور مباح تھیں جب عمرہ یا حج کی نیت کر لی اور تلبیہ پڑھ لیا تو اب وہ چیزیں محرم پر حرام ہو گئیں۔

☆ صحت احرام کے لئے اسلام کا ہونا شرط ہے۔

☆ احرام کی نیت اور تلبیہ بھی شرط ہے۔

واجبات احرام

(1) میقات سے احرام باندھنا (2) ممنوعاتِ احرام سے بچنا۔

احرام کی سنتیں

(1) وضو یا غسل کرنا۔

حضرت زید بن ثابت اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم تَجَرَّدَ لإِهْلاَلِهِ وَاغْتَسَلَ .(رواه الترمذی)

Zaid bin Thabit narrated from his father :

who said that he saw the Prophet
disrobing for his Ihlal and to perform Ghusl.

(2) مرد کے لئے چادر یا لنگی کا استعمال کرنا۔

(3) دو رکعت نفل پڑھنا (4) تلبیہ پڑھنا (5) تلبیہ کو تین بار پڑھنا

(6) تلبیہ کا مرد کے لئے با آواز بلند اور عورت کے لئے آہستہ پڑھنا۔

☆ احرام باندھنے سے پہلے طہارت اور پاکیزگی کا خاص خیال رکھیں، ناخن کاٹ لیں، زیر بغل و ناف کے بال صاف کر لیں، سنّت کے مطابق غسل کر لیں۔

☆ مستحب ہے کہ احرام کی نیت سے پہلے بدن، داڑھی اور سر کے بالوں میں خوشبو لگائیں، جیسا کہ امّ المؤمنین سیدہ طاہرہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے:

كنت أطيب رسول الله ﷺ لإحرامه قبل أن يحرم۔(متفق عليه)

میں پیارے پیغمبر ﷺ کو احرام سے قبل خوشبو لگاتی تھی۔

☆ لیکن احرام کی چادروں اور کپڑوں پر خوشبو نہ لگائیں۔

☆ بعض لوگوں کو زیادہ چلنے اور پسینہ کی وجہ سے رانوں کے درمیان زخم آجاتے ہیں، وہ احرام باندھنے سے قبل تھوڑی سی واسلین بھی دونوں رانوں کے درمیان لگا سکتے ہیں تا کہ چلنے میں آسانی ہو۔

احرام کی چادریں

اب مرد حضرات اپنے کپڑے، بنیان وغیرہ اتار کر عمرہ کی نیت سے ایک سفید

چادر باندھ لیں، اور دوسری اوڑھ لیں۔تہبند ناف کے اوپر اس طرح باندھیں کے ٹخنے کھلے رہیں۔

☆ تہبند پر پاسپورٹ ،پیسے وغیرہ کے لئے بیلٹ یا پٹی وغیرہ باندھنا جائز ہے۔

☆ جن اعضاء کو نماز میں چھپانا واجب ہے ،ان کو طواف میں چھپانا بھی واجب ہے،مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے، اور عورت کا چہرہ اور ہتھیلی، اور قدمین کے سوا باقی پورا بدن ستر میں شامل ہے۔اس لئے لنگی ناف سے اوپر باندھیں ، اور خیال رہے کہ چلتے ہوئے ران نہ کھلے۔اگر طواف عمرہ میں چوتھائی حصّہ ستر یا اس سے زیادہ کھل جائے گا تو دم دینا لازم ہوجائے گا۔یا طواف کا اعادہ لازم ہوجائے گا۔

☆ مرد کی لنگی کا ناف سے گھٹنے تک ہونا ضروری ہے اگر لنگی ناف سے نیچے ہو اور احرام کی چادر سے وہ حصّہ ڈھکا ہوا نہ ہوتو طواف صحیح نہیں ہوگا۔اور طواف صحیح نہ ہوا تو عمرہ بھی صحیح نہیں ہوگا۔

(مستند مسائل حج و عمرہ ص۲۱۲،حج وعمرہ کے جدید مسائل ،ص۸۸)

☆ احرام کی ان سفید چادروں کو پہننے کے بعد اپنی موت کو یاد رکھیں کہ ایک دن اسی طرح میرے کپڑے اتار کر سفید چادروں میں کفنایا جائے گا۔

☆ اپنے جوتے اتار کر ہوائی چپل یا ایسی چپل پہن لیں جن میں پاؤں کی اُبھری ہوئی ہڈی نظر آئے۔

نفل نماز

چادر اوڑھنے کے بعد مستحب یہ ہے کہ سر ڈھانپ کر دو رکعت نفل ادا کریں

بشرطیکہ وقت مکرہ نہ ہو۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد "قل یا ایھا الکافرون" اور دوسری میں "قل ھواللہ احد" پڑھنا افضل ہے۔ دوسری کوئی سورت بھی پڑھ سکتے ہیں۔

☆ مدینہ سے آنے والے ذی الحلیفہ بئر علی مسجد میں نفل پڑھنے کے بعد نیت اور تلبیہ پڑھیں گے۔

عن بن عمر رضي الله عنهما أن النبي ﷺ : (كان يركع بذي الحليفة ركعتين ثم إذا استوت به ناقته قائمة عند مسجد ذي الحليفة أهل بهؤلاء الكلمات) [رواه مسلم]

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ پیارے پیغمبر ﷺ نے ذی الحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں، اور پھر جب آپ ﷺ اونٹنی پر بیٹھ گئے اور مسجد ذی الحلیفہ میں اونٹنی کھڑی ہوئی تو آپ ﷺ نے تلبیہ پڑھا۔

☆ اگر آپ پہلے مدینہ منورہ جا رہے ہیں تو مدینہ منورہ جانے کے لئے کسی احرام کی ضرورت نہیں ہے، مدینہ میں قیام کے دوران آپ اپنے روٹین کے کپڑے پہنیں۔ لیکن جب آپ مدینہ سے مکہ جائیں گے تو پھر آپ اپنا احرام یا تو مدینہ ہوٹل سے باندھیں، یا پھر مدینہ منورہ کی میقات مسجد ذوالحلیفہ بئر علی پر احرام باندھیں گے۔ ٹیکسی، اور بسیں جا کر اس میقات پر رکتی ہیں، آپ یہاں احرام باندھ کر نوافل ادا کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ مدینہ سے مکّہ بذریعہ ٹرین جا رہے ہیں تو پھر آپ کو احرام مدینہ ہوٹل سے باندھنا چاہئے، اور اگر وہاں سے نہیں باندھا تو پھر ٹرین اسٹیشن پر باندھ لیں۔

ہوائی جہاز کے ذریعے سفر

اگر آپ ہوائی جہاز کے ذریعہ مکّہ کا سفر کر رہے ہیں تو آپ کو میقات پر پہنچ کر یا اس سے پہلے احرام باندھنا ضروری ہے۔

☆ لیکن ہوائی جہاز سے جانے کی صورت میں آپ کو جدّہ اترنا ہوتا ہے، اور جدّہ چونکہ حِل میں ہے، میقات اس سے پہلے رہ جاتی ہے، لہٰذا آپ کو مشورہ ہے کہ آپ ہوائی جہاز پر سوار ہونے سے پہلے ہی اپنے ملک کے ائیر پورٹ سے احرام باندھ لیں۔

اگر راستے میں آپ کا کسی جگہ سٹاپ ہے تو پھر وہاں کے ائیر پورٹ سے باندھ لیں، پہلے آپ اپنی چیک اِن کر لیں، اور پھر کسی پریر روم، یا باتھ روم میں چادریں باندھ لیں، یا ہوائی جہاز ہی میں میقات سے پہلے پہلے باندھ لیں، لیکن آپ کے ذہن میں ہونا چاہئے کہ جہاز کے باتھ رومز کی جگہ مختصر ہوتی ہے، اور رش بھی ہوتا ہے، اس لئے آپ کو میقات سے ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ پہلے احرام باندھ کر نیت کر لینی چاہئے، اور اگر موقع ہو تو دو رکعت بھی ادا کر لیں۔

☆ ہوائی جہاز میں احرام کی نیت کرنا زیادہ مناسب ہے، لہٰذا نیت اور تلبیہ کے سوا باقی کام گھر یا ائیر پورٹ پر کریں اور جب ہوائی جہاز فضا میں بلند ہو جائے اور جدّہ پہنچنے میں ڈیڑھ، دو گھنٹے باقی ہوں تو اس وقت نیّت کر لیں اور تلبیہ پڑھ لیں۔ یاد رکھیں کہ نیت کر کے تلبیہ پڑھنے کے بعد ہی احرام کی پابندیاں شروع ہوتی ہیں۔

☆ نیت کرنے اور تلبیہ پڑھنے سے قبل سر ننگا کر دیا جائے، اس لئے کہ نیت کرنے اور تلبیہ پڑھنے کے ساتھ ہی احرام شروع ہو جاتا ہے۔

احرام کی نیّت

نفل پڑھنے کے بعد مرد حضرات اپنا سر کھول لیں اور عمرہ کی نیت کریں اس لئے کہ جب تک نیت نہیں ہوگی صرف چادریں باندھ لینے سے احرام شروع نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَاتْ ۔

اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔

عمرہ کی نیت اس طرح کریں:

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْ هَا لِيْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ﴾

اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کا اردہ کرتا ہوں آپ اس کو میرے لئے آسان کر دیجئے، اور قبول فرما لیجئے۔

☆ کسی کو عربی کے الفاظ یاد نہ ہوں تو وہ اپنی زبان میں اس مضمون کو ادا کر دے۔ اس کے بعد کہیں:

لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ : یا، لَبَّيْكَ عُمْرَةً : یا

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ عُمْرَۃً۔

میں عمرہ کے لئے حاضر ہوں۔اے اللہ! میں عمرہ کے لئے حاضر ہوں۔

☆ نیت کرنے کے بعد تلبیہ پڑھیں،تلبیہ کے الفاظ پہلے سے یاد کرلیں ان میں کوئی لفظ کم کرنا مکروہ ہے:

تلبیّہ

{ لَبَّیْكَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ، لَبَّیْكَ، لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ، وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ }

میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں،آپ کا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک سب تعریفیں اور تمام نعمتیں آپ ہی کے لئے ہیں، اور سارا جہاں ہی آپ کا ہے،آپ کا کوئی شریک نہیں۔

☆ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ تَلْبِيَةَ النَّبِيِّ، صلى الله عليه وسلم كَانَتْ " لَبَّيْكَ، اَللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ ، لاَ شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ ، وَالْمُلْكَ لاَ شَرِيْكَ لَكَ " . (رواه الترمذی)

Ibn Umar narrated:

"The Prophet would say the following for the Talbiyah: "Labbaik Allahumma labbaik. Labbaik la sharika laka labbaik. Innal-hamda wan-ni;mata laka wal-mulk, la sharika laka." ('I respond to Your call O Allah! I respond to Your call. You have no partner. I respond to Your call. All praise, thanks and blessings are for You. All sovereignty is for You. And You have no partners with You).'"

☆ حضرت نافع حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں:

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ أَهَلَّ فَانْطَلَقَ يُهِلُّ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ، اَللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ ، لاَ شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لاَ شَرِيْكَ لَكَ .

قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ هَذِهِ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم . وَكَانَ يَزِيدُ مِنْ عِنْدِهِ فِي أَثَرِ تَلْبِيَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ

وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ .

(رواه الترمذى ،قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .)

Nafi` narrated:

When Ibn Umar would say the talbiyah he would continue saying: "Labbaik Allahumma labbaik. Labbaik la sharika laka labbaik. Innal-hamda wan-ni`mata laka wal-mulk, la sharika laka" (I respond to Your call O Allah! I respond to Your call, You have no partner, I respond to Your call. All praise, thanks and blessings are for You. And You have no partners with You).

He said: "Abdullah bin Umar would say: 'This is the Talbiyah of the Messenger of Allah.' He would himself add the following after the Talbiyah of the Messenger of Allah: "Labbaik labbaika wa-sa'daik, wal-khairuu fi yadaik. Labbaika war-raghba'u ilaika wal-amal" ('I respond to Your call, and I am obedient

to Your orders, all good is in Your Hands. I respond to Your call and the requests and deeds are for You).'"

تین بار یہ تلبیہ بلند آواز سے پڑھیں، اس لئے کہ حدیث میں آتا ہے:

☆ سائب بن خلاد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

عَنْ خَلاَّدِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ خَلاَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلَّم " أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالإِهْلاَلِ وَالتَّلْبِيَةِ " .

[رواه الترمذي، و أخرجه الخمسة ومالك وابن حبان وابن خزيمة والبيهقي)

پیارے پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے ،اور مجھ سے فرمایا کہ آپ اپنے اصحاب کو حکم دیں کہ وہ تلبیہ اونچی آواز میں پڑھیں۔

Khallad bin As-Sa'ib (bin Khalad) narrated from his father,

Who said that the Messenger of Allah said:

"Jibril came to me and ordered me to order my Companions to raise their voices with the Ihlal, or; the Talbiyah."

اور عبد الرحمٰن بن یر بوع سیدنا حضرت ابو بکر صدیق ؓ سے روایت کرتے

ہیں:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم سُئِلَ أَىُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ قَالَ " الْعَجُّ وَالثَّجُّ ".(رواه الترمذى)

پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا حج افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہترین حج بلند آواز سے تلبیہ کہنا، اور قربانی کرنا ہے۔

Hazrat Abu Bakr As-Siddiq narrated that The Messenger of Allah (SAW) was asked: "Which Hajj is the most virtuous?" He said: "That with raised voices (Al-Ajj) and the flow of blood (of the sacrifice) (Ath-Thajj)."

☆ حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے:

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّي إِلاَّ لَبَّى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ حَتَّى تَنْقَطِعَ الأَرْضُ مِنْ هَا هُنَا وَهَا هُنَا ".

Sahl bin Sa'd narrated that :

the Messenger of Allah said: "There is no Muslim who says the Talbiyah except that - on his right and left, until the end of the land, from here to there - the rocks, or trees, or mud say the Talbiyah."

تلبیہ زبان سے کہنا شرط ہے

تلبیہ زبان سے اس طرح پڑھنا شرط ہے کہ حروف صاف صاف ادا ہوں ،اور کم از کم خود کو سنائی دے، اگر دل ہی دل میں یا بہت آہستہ آواز سے پڑھا تو تلبیہ ادا نہ ہوگا۔

☆ اس کے بعد درود شریف آہستہ آواز میں پڑھیں،اور پھر یہ مسنون دعاء پڑھیں:

(1) اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ رِضَاكَ وَالۡجَنَّةَ، وَاَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ غَضَبِكَ وَالنَّارِ

اے اللہ ! میں آپ سے آپ کی رضامندی اور جنّت کا سوال کرتا ہوں ،اور آپ کے غصّہ اور عذاب جہنّم سے پناہ چاہتا ہوں۔

(2) ﴿اَللّٰهُمَّ مَغۡفِرَتُكَ اَوۡسَعُ مِنۡ ذُنُوۡبِیۡ

وَرَحْمَتُكَ أَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ ﴾

اے اللہ! تیری رحمت میرے گناہوں سے بہت زیادہ وسیع ہے، اور مجھے اپنے عمل کی بنسبت تیری رحمت کی بہت زیادہ اُمید ہے۔

(3) یا اللہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کے وقت جو دعائیں مانگی ہیں یا بتلائی ہیں وہ سب میری طرف سے قبول فرمالیجئے۔

☆ اس کے بعد اپنی خاص حاجتیں گڑگڑا کر مانگیں۔

تلبیہ پڑھنے کے ساتھ ہی آپ کا احرام شروع ہو چکا ہے، اب سے لے کر مسجد حرام پہنچنے تک یہی تلبیہ سب سے بہتر ذکر ہے۔لہٰذا دوران سفر کثرت کے ساتھ بلند آواز سے تلبیہ پڑھتے رہیں۔اُٹھتے، بیٹھتے، سواری سے اُترتے، چڑھتے، بلندی پر چڑھتے ہوئے، اترائی میں اُترتے ہوئے، ملاقات کے وقت، رخصت کے وقت تلبیہ پڑھتے رہیں۔اور جب بھی تلبیہ پڑھیں تو تین بار پڑھنا چاہئے۔

☆ ہر شخص اپنے طور پر تلبیہ پڑھے، دوسروں کی آواز کے ساتھ اپنی آواز نہ ملائے جس طرح عام طور پر رواج ہے کہ ایک آدمی تلبیہ کہتا ہے اور باقی اس کی تکرار کرتے ہیں یہ سنت کے خلاف ہے۔سنّت یہی ہے کہ ہر کوئی اپنا تلبیہ کہے، اور کسی پر نکتہ چینی نہ کرے۔

What are the steps of performing Umrah

Entering the state of Ihram and making niyyah

1. For anyone who plans to perform Hajj or Umrah, Ihram is a necessary ritual. Without Ihram, your Umrah or Hajj won't be acceptable. So what exactly is Ihram? Ihram is a specific state that pilgrims enter and stay in while performing Hajj or Umrah. Entering the sacred state requires undertaking certain cleansing rituals and wearing the right clothes.

When all Hajj or Umrah pilgrims turn up at the house of Allah in the same Ihram attire, it creates total equality, thereby removing all financial and social differences between them.

You can't distinguish the rich from the poor when you go for Umrah or Hajj.

Physical Purity

Before wearing Ihram clothing, get yourself in a state of physical cleanliness. It's a highly recommended Sunnah to perform Ghusl, which refers to taking a bath in a prescribed manner. Alternatively, you may just perform wudhu.

It's also recommended to clip your nails and remove excess body hair. As you'll be travelling on an international flight, this should be performed before leaving your home. Men may also wish to apply Attar/perfume to their heads/beards, ensuring not to get any on the Ihram garments.

This should all be carried out at your place of residence before your journey.

Ihram Garments

You will then get change into your Ihram garments. Men should wear two white sheets: One is wrapped around the waist and covers the lower body , known as the izaar, while the other is used to cover the top half of the body like a shawl is known as the rida.

Sandals may be worn that do not cover the ankle,The Hanafi school of thought stipulates that the top part of the foot should also remain exposed.

It is not permissible to wear a hat or turban.

Women are to wear their normal dress, but should not wear gloves or cover their faces.

* Ensure you put on your Ihram attire before crossing the designated Miqat. Where you wear the garments depends on your point of

departure and your destination.

* If you’re travelling to Makkah via Jeddah on an aeroplane, it is advisable to get changed into your Ihram at home or the airport before departure or during a stopover if you have one. At the airport, you can check in first and get changed in the prayer room or bathroom. Alternatively, you can put on your Ihram in-flight although bear in mind that aeroplane bathrooms are usually very limited in space, and there may well be a rush of people intending to do the same thing as the Miqat approaches. If you decide to change into your Ihram attire on the plane, do so at least an hour before the Miqat is crossed. Opting to get changed mid-flight is the least recommended option.

If you’re going to Madinah before Makkah, you don’t need to enter into the state of Ihram

and may wear regular clothing during your stay there. Before leaving for Makkah, you should wear the Ihram at your hotel in Madinah or the designated Miqat for Madinah, Masjid Dhul Hulayfah. The taxi/coach will stop at the mosque on the way, so you can enter into Ihram there if you need to do so. If you're taking the train to Makkah, you should put on your Ihram at the hotel or the train station prior to departure.

Performing two Rakahs Nafl

* After wearing Ihram clothing, pray two rakahs Salah al-Ihram.

It's Sunnah to perform two Rakahs of Salah before entering into the state of Ihram. This can be performed after getting changed at the airport or in-flight before crossing the Miqat, providing there are prayer facilities on-board. Observe the prayer with the intention of

performing two Rakahs Nafl for Ihram.

Since you're not yet in the spiritual state of Ihram, the prayer may be observed with the head covered.

It is recommended to recite Sural al-Kafirun (109) in the first Rakah and Surah al-Ikhlas (Surah 112) in the second, although other Surahs may be read.

But don't make your niyyah of Ihram or Umrah right now as mentioned above.

When you're close to your applicable Meeqat, make your intention for Ihram and Umrah as per the method explained in the last section and then recite Talbiyah.

Make Umrah Niyyah

* Make the intention for Umrah. An important rule pilgrims must understand is that the niyyah for Umrah or Ihram must be made

before crossing one of the Meeqats (regional boundaries).

Niyyah is the inner intention to perform any act of worship, which should be followed by Talbiyah, which is a special prayer that pilgrims should keep reciting until they reach Masjid Al-Haram.

For those flying from the UK/ abroad, the Miqaat is passed 20-30 minutes before landing. Before This point at which one must make the intention for Umrah,

You shouldn't just make the Umrah niyyah in your heart, but also recite the words. You may recite any of the following three supplications to make your niyyah:

﴿لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ عُمْرَةً﴾

Labbayk allahumma Umratan

Translation: O Allah! Here I am to perform

Umrah.

{اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ}

Allahumma Inni uridul—umrata

Translation: O Allah! I intend to perform Umrah.

{اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ، فَيَسِّرْهَا لِيْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ}

Allahumma Inni uridul-umrata fa yassirha li wa taqabbalha minni.

Translation: O Allah! I intend to perform Umrah, so please accept it and make it easy for me.

When making intention, you should have a sincere and devout intention to fulfill this religious obligation and seek Allah's forgiveness. The intention should be solely for

the sake of pleasing Allah and not for any other worldly motives.

Recite the Talbiyyah

Reciting Talbiyah is highly recommended and it validates your intention to enter the state of Ihram. Recite the Talbiyyah from this point onwards. Men should recite this in a loud voice without disturbing others, while women should recite this softly.

The Talbiyah prayer is as follows:

{لَبَّيْكَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ}

Labbayk allāhumma labbayk(a), labbayk(a) lā sharīka laka labbayk(a), innal-ḥamda wan-ni’mata, laka wal-mulk(a), lā sharīka lak.

Translation: Here I am [at your service] O Allah, Here I am ,Here I am [at your service]. You have no partners (other gods), here I am. Truly all praise, favour and sovereignty are Yours. You have no partner.

* You must recite the Talbiyah at least once after making your intention for Umrah. Failure to do so will result in an invalid Umrah! After reciting Talbiyah, you've entered the state of Ihram and are a Muhrim.

* It is recommended to send Salawat on the Prophet (SAW) after reciting the Talbiyah and to make du'a for yourself and others. Continue reciting the Talbiyah for the rest of your journey until you reach one of the doors of Masjid al-Haram prior to performing Tawaf.

****

ممنوعات احرام مردوں کے لئے

(1) سلے ہوئے کپڑے پہننا۔

(2) سر کو ٹوپی یا پگڑی یا چادر وغیرہ سے ڈھانکنا۔

(3) ایسا جوتا پہننا جس سے پاؤں کے درمیان کی اٹھی ہوئی ہڈی چھپ جائے۔

(4) خوشبو استعمال کرنا۔

(5) ناخن کاٹنا۔

(6) جسم سے بال دور کرنا۔

(7) چہرہ کا ڈھانکنا۔

(8) میاں بیوی والے خاص تعلق اور جنسی شہوت کے کام کرنا، یا اس کا تذکرہ کرنا۔ (9) خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔

(10) سر یا داڑھی میں مہندی لگانا۔

(11) احرام کی حالت میں تولیہ وغیرہ سے سر اور منہ پونچھنا جائز نہیں ہے کہ چہرے کو کپڑا لگتا ہے۔ ہاں ہاتھ سے چہرہ پونچھنا جائز ہے۔

(12) لڑائی جھگڑا کرنا۔

(13) اپنے جسم یا کپڑوں سے جوں مارنا یا جدا کرنا۔

(14) محرم کو گناہوں سے، وقت کو ضائع کرنے سے، زیادہ بات چیت سے، اور غیر محرموں کے ساتھ اختلاط سے بچنا چاہیے۔

☆ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْحَرَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم " لاَ تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلاَ السَّرَاوِيلاَتِ وَلاَ الْبَرَانِسَ وَلاَ الْعَمَائِمَ وَلاَ الْخِفَافَ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلاَنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلاَ تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلاَ الْوَرْسُ وَلاَ تَنْتَقِبِ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ وَلاَ تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ " .

(رواه الترمذی)

Ibn Umar narrated:

"A man stood and said 'O Messenger of Allah! What clothing do you command us to wear in Al-Haram?' The Messenger of Allah said: 'Do not wear shirts, nor pants, nor burnooses, nor turbans, nor Khuff - unless one does not have any sandals, then let him wear Khuff, but let him cut them below the ankles. And do not

wear any cloth that has been touched by saffron or wars. And the woman in Ihram is not to cover her face, nor wear gloves."

مکروھات احرام

(1) بدن سے میل کچیل دور کرنا۔

(2) صابن کا استعمال کرنا۔

(3) سر یا داڑھی میں کنگھا کرنا۔

(4) اوندھا لیٹ کر تکیہ پر منہ یا پیشانی رکھنا۔

(5) گلے میں پھولوں کا ہار ڈالنا۔

(6) خوشبو دار پھل یا پھول قصداً سونگھنا۔

وضو سے بال گرنا

احرام کی حالت میں وضو اور غسل اختیاط سے کریں، جسم کو زیادہ نہ رگڑیں، سر اور داڑھی کو زیادہ نہ ملیں، خلال بھی نہ کریں تاکہ بال نہ ٹوٹیں، تاہم اگر وضو یا غسل کی وجہ سے سر، یا ڈاڑھی کے بال ٹوٹ جائیں تو ایک یا دو بال ٹوٹنے میں کچھ واجب نہیں۔

☆ اگر سر یا ڈاڑھی یا جسم کے کسی بھی حصّہ کے بال خود بخود ٹوٹیں اور گریں تو کچھ واجب نہیں۔

☆ اگر سر یا ڈاڑھی کو کھجانے یا ویسے ہی جان بوجھ کر دو تین بال توڑیں تو ہر بال کے بدلے روٹی کا ایک ٹکڑا یا گندم کی ایک مٹھی یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب

ہے۔اور اگر تین سے زیادہ یا چوتھائی سر یا ڈاڑھی سے کم گریں تو پونے دوکلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

احرام کی حالت میں جائز امور

(1) بغیر خوشبودار صابن کے استعمال کے غسل کرنا۔

(2) احرام کو دھونا اور اس کو بدلنا۔

(3) انگوٹھی، گھڑی، چشمہ، بیلٹ باندھنا،موبائل کا استعمال، پرس، ہیڈفون، چھتری وغیرہ کا استعمال کرنا۔

(4) احرام کے اوپر مزید چادر ڈال کر سونا مگر مرد اپنے سر اور چہرہ کو، اور عورتیں اپنے چہرے کو کھلا رکھیں۔

(5) احرام کی حالت میں ناک یا منہ صاف کرنے کے لئے ٹشو پیپر استعمال کرنے کی گنجائش ہے۔

What should be avoided during Umrah

The following should be avoided during Umrah, specifically after entering the state of Ihram:

* Applying perfume and perfumed cosmetics and scented soaps, for men and women.
* Women covering their face, wearing tight-fitted clothing or wearing hand gloves.
* Women should refrain from exposing any part of their body except the face and hands.
* Men covering their head with a cap, or wearing stitched or woven clothing.
* Trimming nails.
* Cutting hair or shaving beard.
* Getting married is not permissible

according to most scholars, but the Hanafis allow it although it is not recommended to do so according to them too.

* Engaging in sexual activity.
* Hunting an animal.
* Cutting down plants or trees.
* Killing an insect (unless it poses a threat to you).
* Smoking or taking drugs.
* Engaging in a quarrel or fight.
* Swearing and backbiting.

****

خواتین کا احرام

عورتوں کا احرام بھی مردوں کی طرح ہے فرق یہ ہے کہ خواتین اِحرام کی حالت میں جوتے، چپل اور سارے سلے ہوئے کپڑے بدستور پہنی رہیں۔ چاہے جونسا بھی رنگ ہو، ان کے لئے کوئی رنگ متعین نہیں ہے۔ سوائے ایسے کپڑوں کے جن میں مردوں کی مشابہت ہو، یا کافرانہ لباس کے۔

☆ اسی طرح عورتیں حالت احرام میں موزے، اور زیور بھی پہن سکتی ہیں۔ البتہ دستانے پہننا احناف کے نزدیک جائز ہے لیکن پسندیدہ نہیں ہے۔

☆ مکروہ وقت نہ ہو اور ماہواری بھی نہ ہو تو دو رکعت نفل پڑھیں جس طرح اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

☆ چہرہ سے کپڑا ہٹا لیں اور عمرہ کی نیت کر لیں۔ اور تین مرتبہ آہستہ آواز میں تلبیہ پڑھ لیں۔ عورتیں تلبیہ ہمیشہ آہستہ آواز سے پڑھیں۔

☆ اگر عمرہ کا احرام باندھتے وقت ماہواری آ رہی ہو تو غسل یا وضو کر لیں، لیکن نفل نہ پڑھیں۔ بغیر نفل پڑھے قبلہ کی طرف رُخ کر کے بیٹھ جائیں، اور چہرہ سے کپڑا ہٹا کر عمرہ کی نیت کر لیں۔ اور اس کے فوراً بعد احرام کی نیت سے تین مرتبہ آہستہ آواز سے تلبیہ "لبیک" پڑھ لیں۔ اور پھر آہستہ آواز میں درود شریف پڑھ کر یہ دعاء مانگیں:

☆ اے اللہ! میں آپ کی رضامندی اور جنّت کا سوال کرتی ہوں، اور آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتی ہوں۔

☆ یا اللہ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام باندھنے کے وقت جو دعائیں مانگی ہیں یا بتلائی ہیں وہ سب میری طرف سے قبول فرما لیجئے۔

☆ اس کے بعد اپنی خاص حاجتیں گڑ گڑا کر مانگیں۔

☆ اگر کوئی عورت ایسے وقت میں مکّہ مکرّمہ پہنچی کہ وہ حیض یا نفاس کی حالت میں ہے تو اس کا مسجد حرام میں داخل ہونا جائز نہیں، اس لئے وہ پاک ہونے تک انتظار کرے۔ پاک ہونے کے بعد ہی عمرہ کرنے کے لئے مسجد حرام جائے، عمرہ کی ادائیگی تک اس کو احرام کی حالت میں رہنا ہوگا۔اور پاک ہونے کے بعد غسل کر کے طواف کرے۔

☆ مکّہ مکرّمہ اور مدینہ منوّرہ میں قیام کے دوران اور ویسے بھی نا محرم مردوں سے پردہ کرنا ضروری ہے۔لیکن حرمین شریفین کی عظمت کی وجہ سے بے پردگی کا گناہ اور بھی سنگین ہوجاتا ہے، اس لئے شرعی پردہ کا اہتمام کریں۔

ممنوعات احرام عورتوں کے لئے

خواتین کے لئے احرام کی حالت میں پردہ بھی ضروری ہے اور یہ بھی لازمی ہے کہ کپڑا چہرے سے نہ لگے۔

اس کے لئے آسان ترکیب یہ ہے کہ خواتین کوئی ہیٹ وغیرہ خرید لیں، اور اس پر باریک کپڑے کی نقاب سی لیں جس میں چہرہ نہ جھلکے، اور چہرے پر اس کی نقاب ڈال لیں، اور ہیٹ کی ٹوپی پر برقعہ اوڑھ لیں، یا برقعے کی نقاب اس پر ڈال لیں اور چہرے کے سامنے ہیٹ کی نقاب ایک ہاتھ سے تھامے رکھیں تاکہ ہوا سے اُڑ کر چہرے

پر نہ لگنے پائے۔

اگر کبھی نقاب چہرہ پر لگا اور فوراً ہی نقاب کو چہرہ سے ہٹا دیا تو اس میں کوئی جرمانہ نہیں۔

امّ المؤمنین سیدہ طاہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا وَ نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُحْرِمَاتْ، فَاِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ اِحْدَانَاجِلْبَا بَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا، فَاِذَا جَاوَزُوْ نَا كَشَفْنَاهُ۔

(سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، حدیث ۱۸۳۳)

حجاج کے قافلے ہمارے پاس سے گزرتے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں تھیں، چنانچہ جیسے ہی قافلہ ہمارے قریب ہوتا تو ہر خاتون اپنی اوڑھنی کو سر کی جانب سے چہرے کے آگے لٹکا لیتی، اور جب قافلہ گزر جاتا تو ہم چہرہ کھول لیا کرتی تھیں۔

☆ چہرے پر نقاب ڈالنا اس طرح ہوتا تھا کہ وہ چہرے کی جلد کو مس (Toch) نہیں کرتا تھا۔

☆ احرام کی حالت میں کسی بھی وقت اپنا چہرہ کپڑے سے نہ ڈھانکیں، سوتے جاگتے ہر وقت اس کو کھلا رکھیں۔ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

اِحْرَامُ الْمَرْأَةِ فِيْ وَجْهِهَا۔

عورت کا احرام چہرے میں ہے۔ اس لئے چہرے پر کوئی کپڑا لگانا درست نہیں۔

☆ اور اگر کچھ دیر تک کپڑا چہرہ سے لگا رہے، لیکن ایک گھنٹے سے کم لگے تو ہر مرتبہ میں ایک مٹھی گندم صدقہ کرنا واجب ہے۔

اور اگر ایک گھنٹے سے زیادہ اور ایک رات یا ایک دن سے (یعنی بارہ گھنٹے سے) کم چہرہ سے لگا رہے تو صدقہ فطر کے برابر اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

اور اگر بارہ گھنٹے یا اس سے زیادہ پورے چہرے یا اس کے چوتھائی حصّہ کو نقاب لگا رہے تو اس صورت میں ایک دم واجب ہوگا۔

☆ کپڑوں یا بدن کو کسی قسم کی خوشبو لگانا، خوشبو دار تیل، خالص زیتون کا تیل، تِل کا تیل لگانا منع ہے۔

☆ خوشبو دار صابن، یا ٹشو استعمال کرنا منع ہے۔

☆ خوشبو دار تمبا کو وغیرہ کھانا منع ہے۔

☆ حالت احرام میں اپنے ہاتھوں میں مہندی لگانا درست نہیں اس سے دم واجب ہوگا۔

☆ لڑائی، جھگڑا، غیبت، چغلی، فضول باتیں، الزام تراشی، بے جا مذاق کرنا، حسد کرنا منع ہیں۔

☆ سر یا جسم کے کسی حصّہ سے بال کاٹنا، اور ناخن تراشنا منع ہے۔

☆ زعفران یا کسی خوشبو دار چیز میں رنگا ہوا کپڑا پہننا منع ہے۔

☆ شوہر کو شہوت کے ساتھ چھونا منع ہے۔

☆ سر یا جسم یا اپنے کپڑوں کی جوں مارنا یا اس کے لئے کپڑے دھونا منع ہے۔

☆ خشکی کے جانور کا شکار کرنا منع ہے۔

خواتین کے لئے مشورہ

بعض خواتین کو حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے وقت یا ان کے ادا کرنے کے دوران ماہواری آجاتی ہے، جس کی وجہ سے حج وعمرہ ادا کرنے میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے، اور بعض مرتبہ قیام کی مدّت ختم ہونے یا مختصر ہونے کی وجہ سے سخت دشواری لاحق ہو جاتی ہے۔

اس لئے جن خواتین کو حج یا عمرہ ادا کرنے کے دوران ماہواری آنے کا اندیشہ ہو اُن کے لئے یہ مشورہ ہے کہ وہ کسی لیڈی ڈاکٹر سے اپنے مزاج وصحت کے مطابق عارضی طور پر ماہواری روکنے والی دوا تجویز کرالیں، اور استعمال کریں تا کہ حج وعمرہ کے ارکان ادا کرنے میں کوئی اُلجھن پیش نہ آئے۔ شرعی لحاظ سے ایسی دوائیں استعمال کرنے کی گنجائش ہے۔

☆ اگر کسی عورت کو عمرہ کے سفر کے دوران ماہواری آجائے تو وہ مکّہ مکرّمہ پہنچ کر اپنے ہوٹل ہی میں رہے، اور ماہواری سے پاک ہونے کا انتظار کرے، جب پاک ہو جائے تو غسل کر کے مسجد حرام میں جا کر عمرہ ادا کرے۔ البتہ باہر صحن کا وہ حصّہ جو حرم میں داخل نہیں وہاں بیٹھ کر ذکر و تسبیح اور دعاء کرنا جائز ہے۔

☆☆☆

How to perform Umrah for ladies

The steps of performing Umrah are almost the same as for men, as listed above. However, there are some differences for women when it comes to women performing Umrah, such as whether a woman can travel without a mahram to perform Umrah, or if she is able to perform Umrah while menstruating, and what to wear once entering Ihram.

Below are some subtle differences in how women will perform Umrah compared to men.

* Men will repeat the Talbiyah loudly, while women should recite this quietly.

* In the first three rounds of Tawaf, the Sunnah for men is to run, which is called Raml. However, women do not follow this practice and should walk throughout.

* During Sa’i, men should run between the

green lights, while women should walk throughout.

* Islamically, women should travel to Umrah accompanied by a mahram.

* In order to break from the state of Ihram, men shave their heads, while women cut the length of a fingertip.

* Women performing umrah must be in a state of purity (not menstruating). Therefore, it's important to plan the dates of your Umrah accordingly.

* In Ihram, women do not have to wear specific clothing. However, women must also ensure they wear hijab and dress modestly, ensuring that everything except their face, hands and feet are covered.

* In addition, women must refrain from wearing perfume, tight-fitted clothing, gloves, applying make-up or henna during the state of

Ihram.

* If a woman is in her Iddah period (three months after being widowed or divorced), she is not allowed to perform Umrah.

* In order to obtain a Saudi Tourist Visa (which can be used to perform Umrah), women are no longer required to be accompanied by a Mahram (close male relative). They are now able to perform Umrah accompanied by close women, such as their mother, sister, aunt or close friends.

However, from an Islamic perspective, if a woman wishes to perform Hajj or Umrah, she must travel with her Mahram according to the majority of scholars.

****

مکّہ مکرّمہ کی فضیلت

مکّہ مکرّمہ میں ادب اور انکساری کے ساتھ داخل ہوں ۔ یہاں عاشقانہ آنے کی ضرورت ہے ۔ برہنہ سر، کفن بر دوش ، پریشان حال ، تلبیہ پڑھتا ہوا ، معافی مانگتا ہوا، یوں سمجھے کہ وہ ایک قیدی ہے جو بخشنے والے بادشاہ کے سامنے پیش ہو رہا ہے۔

اس لئے کہ مکّہ مکرّمہ وہ مقدّس شہر ہے جہاں رسولِ اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت اور پرورش ہوئی، یہیں سے دین اسلام کا سورج پوری آب وتاب سے چمکا، پیارے پیغمبر ﷺ پر سب سے پہلی وحی بھی یہیں نازل ہوئی، اسی شہرِ مکّہ میں مسلمان حج وعمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لیے دنیا بھر سے حاضر ہوتے ہیں، اس کی زیارت کے لیے دن رات تڑپتے اور دعائیں کرتے ہیں۔ اسی مبارک شہر میں مسلمانوں کا قبلہ یعنی بیت اللہ شریف، مقام ابراہیم، صفاومروہ اور آبِ زمزم ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ﴾

اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ۔

☆ صفا اور مروہ کی پہاڑیاں جہاں حاجی صاحبان سعی کرتے ہیں، وہ بھی اللہ تعالیٰ کی اُن نشانیوں میں سے ہیں جو شہرِ مکّہ میں واقع ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا﴾

یقیناً صفا اور مَروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، تو جو اِس گھر کا حج یا عمرہ کرے، اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے۔

☆ یہ وہ مبارک جگہ ہے جہاں سے نُزولِ قرآن کا سلسلہ شروع ہوا، اسی شہر میں خلفائے راشدین، اور دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے دین اسلام کے لیے بے پناہ قربانیاں دیں، یہ وہ مبارک جگہ ہے جہاں دن رات رحمتِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔

☆ مکّہ مکرّمہ کی فضلیت کی ایک وجہ "حجرِ اَسود" بھی ہے، یہ جنّت سے لایا گیا وہ مبارک پتھر ہے، جو بروزِ قیامت مسلمانوں کی شفاعت کرے گا، اور ان کے حق میں گواہی دے گا، حضرت سیّدہ طیّبہ طاہرہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَشْهِدُوا هَذَا الْحَجَرَ خَيْراً؛ فَإِنَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ، لَهُ لِسَانٌ وَشَفَتَانِ، يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَه۔

اس پتھر (حجرِ اَسود) کو خیر پر گواہ بنا لو؛ کیونکہ یہ قیامت کے روز شَفاعت کرنے والا ہے، اور اس کی شَفاعت قبول بھی ہوگی، اس کی ایک زبان اور دو(2) ہونٹ

ہیں، یہ ہر اس شخص کی گواہی دے گا جس نے اس کا اِستِلام کیا ہوگا۔

ایک لاکھ نمازوں کا ثواب

مکّہ مکرّمہ کی فضیلتوں میں سے ایک یہ بھی ہے، کہ یہاں کی مسجدِ حرام میں ادا کی گئی ایک نماز کے بدلے میں، ایک لاکھ نمازوں کا ثواب دیا جاتا ہے۔

حضرت سیّدنا اَنس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ۔ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِئَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ۔

مسجدِ حرام میں ایک نماز (کا ثواب) ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

☆ اس مبارک شہر کی شان وعظمت کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ اللہ ربّ العالمین نے قرآنِ کریم میں اس شہرِ اَمن کی قسم ارشاد فرمائی، فرمایا:

﴿لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ﴾

مجھے اس شہر (مکّہ مکرّمہ) کی قسم، کہ اے حبیب! آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیں!

حرمت والی سرزمین

☆ اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو امن دینے والا حرم بنا دیا، جہاں کسی بھی قسم کی دشمنی یا جنگ وجدال کو حرام قرار دیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

☆ جو اِس کے اندر داخل ہو جاتا ہے محفوظ ومامون رہتا ہے:

﴿وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا﴾

جو اس (حرم) میں داخل ہوا تو امان میں ہوا۔

یہاں تک کہ اگر کوئی شخص قتل وجِنایت کر کے حرم میں داخل ہو، تو وہاں نہ اسے قتل کیا جائے گا، اور نہ اس پر حد قائم کی جائے گی۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ﴾

کیا انہوں نے (یعنی اہلِ مکّہ نے) یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے (مکّہ مکرمّہ کو) امن والی جگہ بنایا (یعنی حرمت والی زمین پناہ بنایا)، اور ان کے آس پاس والے لوگ اُچک لئے جاتے ہیں" یعنی قتل وگرفتار کر لئے جاتے ہیں۔

☆ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: بلا شبہ یہ شہر (ایسا) ہے جسے اللہ نے (اس وقت سے) حرمت عطا کی ہے جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ یہ اللہ کی (عطا کردہ) حرمت (کی وجہ) سے قیامت تک کے لیے محترم ہے اور مجھ سے پہلے کسی ایک کے لیے اس میں لڑائی کو حلال قرار نہیں دیا گیا، اور میرے لیے بھی دن میں سے ایک گھڑی کے لیے ہی اسے حلال کیا گیا ہے (اب) یہ اللہ کی (عطا کردہ) حرمت کی وجہ سے قیامت کے دن

تک حرام ہے۔

اس کے کانٹے نہ کاٹے جائیں ،اس کے شکار کو ڈرا کر نہ بھگایا جائے، کوئی شخص اس میں گری ہوئی چیز کو نہ اٹھائے ،سوائے اس کے جو اس کا اعلان کرے، نیز اس کی گھاس بھی نہ کاٹی جائے۔

اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ! سوائے اذخر (خوشبو دار گھاس) کے وہ ان کے لوہاروں اور گھروں کے لیے (ضروری) ہےتو آپ نے فرمایا:"سوائے اذخر کے۔"

اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (دوبارہ) عرض کیا:" یا رسول اللہ! اذخر گھاس (کاٹنے کی اجازت دے دیجیے) کیونکہ یہ ہمارے سناروں اور گھروں کے لیے ضروری ہے۔"تو آپ ﷺ نے فرمایا:"اذخر کے سوا۔" (متفق علیہ۔)

☆ ابوشریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عمرو بن سعید سے کہا، جو مکہ میں لشکر بھیج رہا تھا: اے امیر! مجھے اجازت دیجیے کہ میں آپ سے وہ بات بیان کروں جو نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے اگلے دن ارشاد فرمائی تھی، میرے کانوں نے اسے سنا تھا، میرے دل نے اسے محفوظ کر لیا تھا، اور میری آنکھوں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے دیکھا تھا۔" پھر انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا:

" مکہ (میں جنگ وجدال کرنا) اللہ نے حرام کیا ہے۔لوگوں نے حرام نہیں کیا ہے، لہٰذا کسی شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، یہ جائز نہیں کہ وہ اس میں خون بہائے، یا اس کا کوئی درخت کاٹے۔ اگر کوئی اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے قتال کو دلیل بنا کر (قتال کا) جواز نکالے تو اس سے کہو:

اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اجازت دی تھی، تمہیں نہیں دی ہے۔ اور مجھے بھی دن کے کچھ وقت کے لیے آج اجازت تھی، آج اس کی حرمت ویسے ہی لوٹ آئی ہے جیسے کل تھی۔ جو لوگ موجود ہیں وہ یہ بات ان لوگوں کو پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں۔" (متفق علیہ)۔

☆ امام طبری رحمہ اللہ نے "جامع البیان" (2/29، مؤسسۃ الرسالۃ) میں فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ کو "امن" اس لئے قرار دیا ہے، کیونکہ جاہلیت کے زمانے میں یہ ہر اس شخص کیلئے پناہ گاہ تھا، جو اس میں داخل ہو جاتا تھا۔ ان میں سے اگر کوئی شخص یہاں اپنے باپ یا بھائی کے قاتل سے بھی ملتا تو اسے کچھ نہ کہتا اور نہ ہی اس سے تعرّض کرتا، یہاں تک کہ وہ حرم سے باہر نکل جاتا۔"

☆ امام ماتُریدی رحمہ اللہ نے "تأویلات أھل السنۃ" (4/366، دار الکتب العلمیہ) میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا﴾

کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے حرم کو تمہارے لیے امن وامان کی جگہ بنا دیا ہے، جہاں تم بے خوف وخطر رہتے ہو، اس میں آزادانہ گھومتے پھرتے اور زندگی گزارتے ہو، جبکہ تمہارے اردگرد کے لوگ خطرات میں گھرے ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ انہیں اپنی عظیم نعمتیں اور احسانات یاد دلا رہا ہے جو اس نے ان پر کیئے۔

یہ خطاب اگر اہلِ مکہ کے لئے ہو تو اس کا یہی مفہوم ہوگا، اور اگر تمام انسانوں

کے لئے ہوتو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی نعمت یاد دلا رہا ہے کہ اس نے زمین کو ان کے لیے ٹھہرنے اور زندگی گزارنے کی جگہ بنایا۔

☆ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو اس شرف سے بھی نوازا کہ اس میں اپنا معظم گھر (کعبہ) بنایا، جو کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور تقدیس کے لیے زمین پر بنایا گیا سب سے پہلا گھر تھا۔ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ﴾ (آل عمران: ٩٦)

یقیناً سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لیے مقرّر ہوا، وہ ہے جو مکّہ مکرّمہ میں ہے، برکت والا اور سارے جہاں کا رَہنما۔

اللہ تعالیٰ نے اسے امن کا مرکز بنایا، جہاں بندوں کے دل کھنچے چلے آتے ہیں اور اس کی طرف مائل ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا﴾

(البقرہ: 125-)

اور جب ہم نے کعبہ کو لوگوں کے لیے عبادت گاہ اور امن کی جگہ بنایا۔

☆ امام طبری رحمہ اللہ نے "جامع البیان" (2/26،) میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا﴾

کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے مرجع اور پناہ گاہ بنایا ہے، جہاں وہ بار بار آتے ہیں اور ہر سال لوٹ کر آتے ہیں، مگر کبھی سیر نہیں ہوتے اور ان کی رغبت ختم نہیں ہوتی۔

☆ شیخ ابن القیم رحمہ اللہ نے"زاد المعاد"(1/52،) میں فرمایا:

اس (مکہ مکرمہ) کی فضیلت اور اس کے اختصاص کا راز دلوں کے کھنچنے، قلوب کی اس سے محبت اور ان کے اس کی طرف جھکاؤ میں نمایاں ہو جاتا ہے۔ یہ دلوں کو اپنی طرف کھینچنے میں مقناطیس کے لوہے کو کھینچنے سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔ پس یہی اس قول کا سب سے زیادہ حق دار ہے:

مَحَاسِنُهُ هَيُولَى كُلِّ حُسْنٍ ... وَمِغْنَاطِيسُ أَفْئِدَةِ الرِّجَالِ

اس کی خوبصورتی ہر حسن کی اصل ہے، اور یہ لوگوں کے دلوں کے لیے مقناطیس ہے۔

☆ لہٰذا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خبر دی کہ یہ (بیت اللہ) "مَثَابَةً لِّلنَّاسِ" ہے، یعنی لوگ پے در پے ہر سال تمام اطراف و اکناف سے اس کی طرف لوٹتے ہیں، مگر کبھی سیر نہیں ہوتے، بلکہ جتنی بار اس کی زیارت کرتے ہیں، اتنا ہی ان کے اشتیاق میں اضافہ ہوتا ہے۔

Makkah

(History, Facts, Religious significance)

* Makkah is the holy birthplace of the Prophet Muhammad (PBUH), who was born on 12th Rabi al-Awwal in the year 570 CE.

It is also the city of the Holy Ka’aba, which is the religious centre (Qibla) for Muslims across the world to face for their five daily prayers. As the site for Hajj, it is an obligation and one of the five pillars of Islam to visit Makkah at least once in every Muslim’s lifetime.

* Makkah is also the city in which the Prophet Muhammad (PBUH) recieved his first revelations of the Holy Qur’an in the Cave of Hira located on Mount Nur.

* Makkah is home to the Masjid al-Haram, the Great Mosque and Holy Site, which was built by Prophet Ibrahim (AS) and Prophet Ismail (AS). Steeped in religious and historical significance.

* Makkah is renowned as a blessed site for Muslims throughout the world, and it is a great honour for Muslims to visit this holy city. The following Hadith describes the significance of Makkah:

* Allah has made this city a sanctuary from the day that He created the heavens and the earth. By Allah's declaration, it is sanctified until the Day of Judgement.

Hadith | Sahih Muslim

* Prophet Muhammad (PBUH) said:

The prayer in my Masjid (Masjid An-Nabawi) is better than one thousand (1000) prayers in any other masjid with the exception of Masjid Al-Haram and a prayer in Masjid Al-Haram is better than one hundred thousand (100,000) prayers.

Hadith | Sahih Muslim

Entering Makkah

As you reach the limits of the Haram, constantly recite the Talbiyah, do dhikr and send Salawat upon the Prophet. Recital of the following du'a is recommended upon entering the Haram:

﴿اَللَّهُمَّ هَذَا حَرَمُكَ وَأَمْنُكَ فَحَرِّمْنِي عَلَى النَّارِ، وَأَمِنِّي مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ، وَاجْعَلْنِي مِنْ أَوْلِيَائِكَ وَأَهْلِ طَاعَتِكَ﴾

Allāhumma hādhā ḥaramuka wa amnuka fa ḥarrimnī ‘alan-Nār, wa amminnī min ‘adhābika yawma tab’athu ‘ibādak, waj‘alnī min awliyā’ika wa ahli ṭā’atik.

Translation: Allah, this is your sanctuary and security, so make me unlawful to Hell-Fire, make me safe from your punishment on the day you resurrect your servants and make me one of your friends and one of the people who obey you.

******

حدود حرم میں داخلے کے وقت کی دعاء

حدود حرم میں داخل ہوتے وقت استغفار کریں اور یہ دعاء پڑھیں:

﴿اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ، اِنَّ ھٰذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُوْلِكَ ﷺ، فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعَظْمِیْ وَبَشَرِیْ عَلَی النَّارِ، اَللّٰھُمَّ اٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِكَ

يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ، وَاجْعَلْنِيْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ فِي الدُّنْيَا، وَالنَّاجِيْنَ فِي الْآخِرَةِ مَعَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴾

اے اللہ! یہ تیرا حرم ہے اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حرم ہے تو (یہاں کی حاضری کی برکت سے) میرے گوشت، میرے خون، میری جلد، اور میری ہڈیوں کو دوزخ کی آگ پر حرام کر دے، اور قیامت کے دن مجھے اپنے عذاب سے امن میں رکھ، اور مجھے دنیا میں اپنے نیک بندوں میں سے بنا دے، اور آخرت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نجات دھندوں میں سے بنا دے۔

﴿اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا﴾

اے اللہ! ہمیں اس شہر میں برکت عطا فرما۔

هوٹل پہنچ کر یہ دعاء پڑھیں

﴿اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾ (مسلم، باب فی التعوّذ)

اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدا فرمایا ہے اس کے شر سے اللہ کے پورے پورے کلموں کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں۔

مسجد حرام کی حاضری

مکّہ مکرمہ پہنچ کر سامان وغیرہ اپنے ہوٹل پر رکھ کر اگر آرام کی ضرورت ہوتو تھوڑا آرام کر لیں ۔اگر آپ اس دوران غسل کرنا چاہتے ہیں یا وضو،تو صابن یا شیمپو وغیرہ جو چیزیں محرم کے لئے استعمال کرنا جائزنہیں وہ استعمال نہ کریں۔

☆ حرم عمرہ کی ادائیگی کے لئے جاتے وقت ڈیسائیڈ کر لیں کہ کون سی چیز آپ نے ساتھ لے جانی ہے، زیادہ قیمتی چیزیں ساتھ نہ رکھیں کہ چوری کا خطرہ ہوتا ہے۔

☆ جوتے رکھنے کے لئے ڈراؤسٹرنگ بیگ ساتھ لے لیں،تاکہ آپ اپنے جوتے اپنے ساتھ رکھ سکیں۔

☆ وضو یا غسل کرنے کے بعد عمرہ ادا کرنے کے لئے مسجد حرام کی طرف انتھائی سکون اور اطمینان کے ساتھ تلبیہ پڑھتے ہوئے چلیں۔

☆ اپنے ہوٹل کا نام اور نشانی یادرکھیں،اورحرم کا قریب ترین گیٹ نمبرضرور یادرکھیں۔

☆ ہر عمل سے پہلے ،بعد میں ملنے کی جگہ اور وقت متعین کر لیں، تاکہ اگر بھیڑ میں کھو جائیں تو اس جگہ پر مل سکیں۔

☆ مسجد حرام میں باب السلام سے داخل ہونا مسنون ہے مگر آج کل عمرہ کرنے والوں کے لئے یہ ممکن نہیں۔

آج کل عمرہ کرنے والوں کے لئے گیٹ نمبر 79 جسے کنگ فہد گیٹ بھی کہتے

ہیں خاص کر دیا گیا ہے جو سیدھا آپ کو مطاف میں پہنچا دیتا ہے۔

آپ رب العالمین کی عظمت وجلال کا لحاظ کرتے ہوئے اس گیٹ سے اندر داخل ہوں ، اور دایاں قدم اندر رکھتے ہوئے مسجد میں داخل ہونے کی دعاء پڑھتے ہوئے مسجد حرام میں داخل ہوں۔

﴿بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾

یا اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

☆ اس کے ساتھ ہی اعتکاف کی نیت بھی کرلیں:

﴿نَوَيْتُ الْاِعْتِكَافَ مَا دُمْتُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدْ﴾

میں اعتکاف کی نیت کرتا ہوں جب تک میں مسجد حرام میں رہوں۔

☆ مسجد حرام میں داخل ہونے کے بعد زمزم کا پانی پی لیجئے ، اور اپنی نظریں نیچی رکھتے ہوئے مطاف کی طرف چلیں، اور جب تک خانہ کعبہ پوری طرح نظر نہ آئے ،نظریں نیچی رکھیں۔ جب مطاف کے قریب پہنچیں اور کعبۃ اللہ پوری طرح نظر آئے تو اس کو دیکھتے ہوئے اللہ سے خوب دعائیں مانگیں۔

کعبہ پر پہلی نظر

جس وقت خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑے تو تین مرتبہ "اَللّٰهُ اَكْبَرْ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہیں، اور دعاء کے لئے ہاتھ اٹھا کر یہ دعاء پڑھیں:

﴿ اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا ، وَّتَعْظِيْمًا ، وَّتَكْرِيْمًا ، وَّمَهَابَةً ، وَزِدْ مَنْ شَرَّفَهُ ، وَكَرَّمَهُ ، وَعَظَّمَهُ مِمَّنْ حَجَّهُ ، أَوِ اعْتَمَرَهُ تَشْرِيْفًا ، وَّتَكْرِيْمًا ، وَّتَعْظِيْمًا ، وَّبِرًّا ﴾

اے اللہ! اس گھر کی شرافت وعظمت و بزرگی اور ہیبت بڑھا دیجئے، نیز جو اس کی زیارت کرنے والا ہو، اس کی عزت و احترام کرنے والا ہو، خواہ وہ حج کرنے والا ہو یا عمرہ کرنے والا ہو، اس کی بھی شرافت اور بزرگی اور بھلائی زیادہ فرما دیجئے۔

☆ اس کے بعد درود شریف پڑھ کر جو چاہیں اپنی زبان میں اللہ تعالیٰ سے مانگیں، کیونکہ یہ دعاؤں کے قبول ہونے کا خاص وقت ہے۔

منجملہ اور دعاؤں کے یہ بھی مانگے کہ، یا اللہ میں جو بھی دعا مانگوں ہمیشہ قبول فرمالیجئے۔ مغفرت کی دعاء مانگے، بلا حساب جنت الفردوس کی دعاء مانگے۔

دعاء مانگنے کے بعد مطاف کی طرف بڑھیں، اور جب حجر اسود کے سامنے پہنچیں تو تلبیہ پڑھنا بند کر دیں۔

حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، يَرْفَعُ الْحَدِيثَ أَنَّهُ كَانَ يُمْسِكُ عَنِ التَّلْبِيَةِ، فِي الْعُمْرَةِ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ . (رواه الترمذی)

پیارے پیغمبر ﷺ عمرہ میں جب حجر اسود کا استلام کرتے تھے تو تلبیہ کہنا بند کر دیتے تھے۔

Ibn Abbas narrated:

that the Prophet (SAW) "Would stop saying the Talbiyah during Umrah when he touched the (Black) Stone."

اور اسی پر اکثر اہل علم کا اتفاق اور عمل ہے کہ عمرہ کرنے والا (معتمر) تلبیہ اس وقت تک پڑھنا بند نہ کرے جب تک کہ حجر اسود کا استلام نہ ہو جائے۔

جب کہ بعض کا یہ کہنا ہے کہ جب مکّہ کی عمارتیں نظر آئیں تو تلبیہ پڑھنا موقوف کردے، اور بعض نے کہا کہ جب حرم کے دروازوں تک پہنچیں تو تلبیہ پڑھنا موقوف کر دیں۔

Your accommodation

After arriving at your accommodation in Makkah, you may want to freshen up or take a rest before making your way to Masjid al-Haram to perform Tawaf al-Umrah.

If you decide to shower, ensure you don't use any items prohibited in the state of Ihram, e.g. scented soap or shampoo.

It is recommended you present yourself at Masjid al-Haram as soon as possible.

When you're ready, decide which of your belongings you want to take with you. It is recommended that you take a drawstring bag for your shoes. Keep them close to you because they can get lost or stolen.

******

Entering Masjid al-Haram

It is sunnah to enter Masjid al-Haram via Bab as-Salam (the Gate of Peace). But this may not be possible as the authorities have designated entrances to the mosque for pilgrims performing Umrah.

Gate 79 in Makkah is more commonly known as the King Fahd Gate, a prominent entrance to the Masjid al-Haram (the Grand Mosque) located to the north of the Kaaba.
It provides a direct pathway for pilgrims to enter and witness the Kaaba, with the entrance offering a direct view of the Kaaba and leading to the area where the Tawaf begins.
Proceed through these entrances.
Step through with your right foot first and recite the supplication for entering a mosque.

Either or both of these supplications may be recited:

﴿بِسْمِ اللهِ، اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾

Bismillāh. Allāhumma ṣalli ʿalā Muḥammad. Allāhummagh fir lī waftaḥ lī abwāba raḥmatik.

Translation: In the name of Allah, send prayers upon Muhammad (SAW). O Allah, forgive me and open for me the doors of Your Mercy.

﴿أَعُوذُ بِاللهِ الْعَظِيمِ، وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ، وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ، مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾

Aʿūdhu billāhil-aẓīm, wa bi-wajhihil-karīm, wa sulṭānihil-qadeem, minash-shayṭānir-rajīm.

Translation: I seek protection in Allah the tremendous, His Noble Countenance, and His pre-eternal Sovereign Might from Shaytan the rejected.

Notes:

Don’t perform Tahiyyatul-Masjid (the Prayer for Greeting the Mosque) if you intend to do Tawaf. Your Tawaf will suffice as the “greeting” for Masjid al-Haram.

If you don’t have the intention of performing Tawaf immediately, you may perform Tahiyyat al-Masjid.

In Masjid al-Haram, it is permissible for anyone to walk across those performing salah. However, their place of prostration should be avoided.

****

First Sight of the Kaaba

After entering the mosque, keep your gaze lowered until you reach the mataaf area, which is the open space where Tawaf takes place.

When you're ready, with humility, awe and reverence, lift your gaze to set sight on the Holy Kaaba.

Upon seeing the Kaaba for the first time, Recite the following three times:

﴿اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَآ اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾

Allāhu akbar. Allāhu akbar. Lā ilāha illallāh.

Translation: Allah is the Greatest. Allah is the Greatest. There is no God except Allah.

* Imam Abu Hanifa would use this

opportunity to make du’a to Allah that he be among those whose supplications are always accepted.

Raise your hands and make du’a with the utmost concentration and sincerity, as this is among those places where prayers are answered.

Remember to recite Salawat upon the Prophet (SAW) when making du’a.

Umar ibn al-Khattab may Allah be please with him narrated:

Du’a is suspended between heaven and earth and none of it is taken up until you send blessings upon your Prophet (SAW)

[Narrated in Sunan al-Tirmidhi]

* It is recommended to recite the following du’as upon seeing the Holy Ka’aba:

﴿اَللّٰهُمَّ زِدْ هَذَا الْبَيْتَ تَعْظِيماً وَّ تَشْرِيفاً وَّتَكْرِيماً وَّمَهَابَةً، وَزِدْ مَنْ شَرَّفَهُ وَكَرَّمَهُ مِمَّنْ حَجَّهُ أَوِ اعْتَمَرَهُ تَشْرِيفاً وَّتَكْرِيماً وَّتَعْظِيماً وَبِرّاً﴾

Allāhumma zid hādhāl-Bayta ta'ẓīman wa tashrīfanwa takrīman wa mahābahtan, wa zid man sharrafahu wa karramahu mimman ḥajjahu a wi-'tamarahu tashrīfan wa takrīman wa ta'ẓīman wa birrā.

Translation: O Allah, increase this House in honour, esteem, respect and reverence. And increase those who honour and respect it—of those who perform Hajj or 'Umrah—in honour, respect, esteem and piety.

﴿اَللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ﴾

Allāhumma Antas-Salāmu wa minkas-salām, ḥayyinā Rabbanā bis-salām.

Translation: O Allah, You are Peace and from You is peace. Make us live, Lord, in peace.

Do Dhikr, make Dua and send Salawat upon the Prophet (Peace be upon Him) in abundance.

Make the most of this opportunity before you begin your Tawaf, especially if it's the first time you've set eyes on the Kaaba.

****

طوافِ بیت اللہ

طواف کی نیّت سے بیت اللہ کے گرد سات مرتبہ گھومنے کو طواف کہتے ہیں، اور ایک طواف سات چکر لگانے سے مکمل ہوتا ہے، اور ایک چکر کو شوط کہتے ہیں۔

☆ حضرت جابرؓ سے روایت ہے:

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلاَثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ : (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا أَظُنُّهُ قَالَ :(إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) . (رواه الترمذی)

Jabir narrated:

"When the Prophet arrived in Makkah, he entered the Masjid and touched the (Black) Stone, then went to his right and performed Raml (walking quickly) for three (circuits) and walking for four.

Then he came to the Maqam and said: 'And take you (people) the Maqam (place) of Ibrahim as a place of prayer.' Then he performed two Rak'ah while the Maqam was between him and the House.

Then he came to the (Black) Stone after the two Rak'ah to touch it, then he left to As-Safa- I think - he said: Indeed As-Safa and Al-Marwah are among the symbols of Allah."

☆ طوافِ عمرہ: یہ عمرہ میں رُکن اور فرض ہے۔

☆ طواف کے لئے باوضو ہونا ضروری ہے۔

طواف کے فضائل

بیت اللہ کا طواف عظیم عبادات میں شامل ہے، یہ اسلام کے شعائر کا حصہ ہے، بیت اللہ کا طواف اسی وقت سے جاری و ساری ہے جب سے بیت اللہ کی تعمیر ہوئی، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ.﴾

(البقرة:125)

ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکیدی حکم دیا کہ تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں ، اعتکاف میں بیٹھنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک صاف رکھو۔

ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴾

(الحج:126)

جب ہم نے ابراہیم کے لئے بیت الحرام کی جگہ تجویز کی تھی [اور انہیں کہا کہ] میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنانا اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں، قیام کرنے والوں اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لئے صاف ستھرا رکھنا۔

احادیث مبارکہ میں بیت اللہ کے طواف کے بہت سے فضائل بیان کیے گئے ہیں، ذیل میں اس سے متعلق چند روایات ذکر کی جاتی ہیں:

☆ حضرت ابو ہریرہؓ نے یہ حدیث روایت کی ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جس نے بغیر کلام کئے سات بار بیت اللہ کا طواف کیا اور صرف یہ الفاظ پڑھتا رہا:

﴿ سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. ﴾

تو اس کی دس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں، لیکن جس نے طواف کے وقت گفتگو کر بھی لی تو وہ رحمت میں ایسا غوطہ زن ہونے والا ہوگا جیسے کوئی اپنے دونوں پاؤں کو پانی میں ڈبوئے ہوئے ہو"۔

(سنن ابن ماجه، حديث نمبر:**2958**)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص طواف کے سات چکر شمار کرتے ہوئے (دھیان سے) مکمل کرے اور دو رکعت ادا کرے تو اس کے لیے ایک گردن (غلام) آزاد کرنے کے برابر (ثواب) ہوگا۔

☆ مزید ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ بھی کہتے ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ: (کوئی بھی شخص طواف کرتے ہوئے ایک قدم اٹھائے اور پھر اسے نیچے رکھے تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، دس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور دس درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں)

☆ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل ہر روز بیت اللہ پر ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے، جن میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لیے اور چالیس نماز پڑھنے والوں کے لیے اور بیس

رحمتیں کعبۃ اللہ کو دیکھنے والوں کو ملتی ہیں"۔

☆ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِينَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ " . (رواه الترمذى)

Ibn Abbas narrated:

"Whoever performed Tawaf around the House fifty times, he will be as free of his sins as the day his mother bore him."

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے اور دو رکعت نماز پڑھے تو اسے غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔"

(ابن ماجه : ٢٩٥٦ وسنده حسن)

☆ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے بیت اللہ کا سات چکر میں طواف کر لیا تو اللہ تعالیٰ ہر ہر قدم پر اس کے گناہ معاف فرماتا ہے، ہر ہر قدم پر نیکی لکھتا ہے اور ہر ہر قدم پر درجہ بلند کرتا ہے۔"

(الترمذى : ٩٥٩ وسنده حسن)

☆ اسی طرح سنن نسائی: (2922) اور مسند احمد: (15423) میں طاؤس رحمہ اللہ ایک ایسے شخص سے بیان کرتے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (طواف نماز کے برابر ہے، لہٰذا جب تم

طواف کروتو باتیں کم سے کم کرو)

☆ ایسے ہی سنن ترمذی: (960) میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (بیت اللہ کا طواف نماز کی مانند ہے، فرق یہ ہے کہ تم اس میں باتیں کر سکتے ہو، لہٰذا جو بھی دوران طواف بات کرے تو صرف بھلی بات کرے) اس حدیث کو البانی نے صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے۔

☆ اس لئے مکّہ میں رہتے ہوئے جس قدر ہو سکے طواف کرتے رہیں، یہ نعمت ہمیشہ میسر نہ ہوگی۔

اضطباع

☆ مطاف میں داخل ہو کر کعبہ شریف کے اس گوشہ کے سامنے آجائیں جس میں حجر اسود لگا ہوا ہے، اور اس گوشے کی نشانی کے طور پر گرین لائٹ لگی ہوئی ہے، آپ اس گرین لائٹ کی سیدھ میں آجائیں اور مرد حضرات احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے کے اوپر ڈال لیں، اس طرح کے دایاں کاندھا کھلا ہوا ہو، اور جرأت اور دلیری کا اظہار ہو رہا ہو، اس کو اضطباع کہتے ہیں، جو طواف کے تمام چکروں میں ہوگا۔

☆ ابن یعلیٰ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا وَعَلَيْهِ بُرْدٌ . (رواه الترمذى)

Ibn Ya'la narrated from his father:

"The Prophet performed Tawaf of the House Mudtabi'an, and he was wearing a Burd."

اور بیت اللہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑے ہوں کہ پورا حجر اسود آپ کے داہنی طرف رہ جائے ،اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے گرین لائٹ سے بھی مدد لی جاسکتی ہے،اور طواف کی نیت کرلیں:

طواف کی نیت

☆ طواف کے لئے نیت فرض ہے،بغیر نیت کے کتنے ہی چکر لگا لیں طواف نہیں ہوگا۔طواف کی نیت اس طرح کریں:

﴿اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْحَرَامِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰہِ تَعَالٰی فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ﴾

اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کے طواف کی سات چکروں کی نیت کرتا ہوں ،آپ اس کو میرے لئے آسان فرما دیجئے،اور قبول فرما لیجئے۔

پھر قبلہ رُخ ہی تھوڑے سے دائیں طرف کھسک کر بالکل حجر اسود کے سامنے آجائیں اور سینہ اور منہ حجر اسود کی طرف کرتے ہوئے دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک اٹھائیں جیسے نماز کی تکبیر تحریمہ کے وقت اٹھاتے ہیں ، اور ہتھیلیوں کا رُخ حجر اسود کی طرف کریں اور کہیں:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﴾

اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں ، وہ سب سے بڑا ہے،اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اور اللہ کے رسول ﷺ پر درود وسلام ہو۔

اور اگر یاد ہو تو یہ دعاء بھی اس کے ساتھ پڑھ لیں:

﴿اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ ، وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ ، وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ ، وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ . ﴾

اے اللہ! تیرے حکم کی تعمیل میں، تیری کتاب کی تصدیق اور تیرے عہد کے ایفا، اور تیرے نبی ﷺ کی اتباع کے لئے اس پتھر کو چومتا ہوں۔

اور دونوں ہاتھ چھوڑ دیں۔

حجر اسود کا استلام

پھر حجر اسود کے پاس آ کر اس کو بوسہ دیں جسے استلام کہتے ہیں۔اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ حجر اسود پر اس طرح رکھیں جس طرح سجدے میں رکھے جاتے ہیں ، اور دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں سر رکھ کر حجر اسود کو ادب کے ساتھ بوسہ دیں۔

☆ ہجوم کی وجہ سے بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو حجر اسود کو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو

بوسہ دیں۔

☆ ہاتھ بھی نہ رکھ سکیں تو لاٹھی سے چھو کر اس کو بوسہ دیں۔

آج کل ہجوم کی وجہ سے ایسا کرنا ممکن نہیں، اس لئے حجر اسود کی طرف منہ کر کے اپنے سینے کے برابر ہاتھ اٹھائیں اور ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے یہ تصوّر کریں کہ میرے دونوں ہاتھ حجر اسود پر رکھے ہوئے ہیں، اور یہ پڑھیں:

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﴾

اور اپنی دونوں ہتھیلیاں چوم لیں۔

تنبیہ

خیال رہے کہ حجر اسود کو بوسہ دینا سنت ہے، اور مسلمانوں کو تکلیف دینا حرام ہے، اس لئے دوسروں کو دیکھ کر زور آزمائی مت کریں۔

طواف شروع

استلام حجر اسود کے بعد دائیں طرف بیت اللہ شریف کے دروازے کی طرف چلیں، اور بیت اللہ کے گرد طواف کریں بیت اللہ آپ کی بائیں جانب ہوگا۔

رمل

☆ مرد حضرات پہلے تین چکروں میں اگر ممکن ہو تو "رمل" کریں یعنی ذرا مونڈھے ہلا کر اور اکڑ کر چھوٹے چھوٹے قدموں کے ساتھ کسی قدر تیزی سے

چلیں۔اور باقی چکروں میں رمل نہ کریں۔بھیڑ سے بچنے اور رَمل کے لئے بیت اللہ سے دور رہ کر طواف شروع کر سکتے ہیں۔

☆ حضرت جابرؓ سے مروی ہے:

عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلاَثًا وَمَشَى أَرْبَعًا۔ (رواه الترمذى).

پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رَمل کیا، اور باقی چار چکر (بغیر رمل کے) چل کر پورے کئے۔

Jabir narrated:

"The Prophet performed Raml from the (Black) Stone to the (Black) Stone for three (rounds), and he walked four (rounds)."

☆ اگر رمل کرنا بھول گئے تو اگر ایک چکر کے بعد یاد آئے تو باقی دو چکروں میں کر لیں، اور اگر تین چکروں کے بعد یاد آئے تو پھر رمل نہ کریں۔کیونکہ جس طرح پہلے تین چکروں میں رَمل سنّت ہے،اسی طرح آخر کے چار چکروں میں رَمل نہ کرنا سنّت ہے۔

☆ سنت یہ ہے کہ آپ بیت اللہ کے قریب رہیں بشرطیکہ نہ تکلیف پہنچے،اور نہ تکلیف پہنچائیں،اور ایسا حجر اسود کو بوسہ لینے اور رکن یمانی کو چھونے کی خاطر ہے۔ اور تمام آئمہ اربعہ کا اس بات پر اتفاق ہے۔

☆ طواف کرتے وقت نگاہ اپنے سامنے سجدہ کی جگہ پر رکھیں، بیت اللہ کی طرف نہ دیکھیں۔صرف حجر اسود کے اِستلام کے وقت بیت اللہ کی طرف چہرہ اور سینہ کرنے کی اجازت ہے۔اکثر ناواقف لوگ طواف کے دوران بیت اللہ کو دیکھتے ہوئے اورموبائل پر ویڈیو بناتے ہوئے چلتے ہیں جبکہ یہ محرّماتِ طواف میں سے ہے۔

☆ طواف کے دوران بیت اللہ کی طرف پیٹھ کرنا بھی مکروہِ تحریمی ہے۔

☆ طواف کے دوران بغیر ہاتھ اٹھائے چلتے چلتے دعائیں کرتے رہیں، یا اللہ کا ذکر کرتے رہیں،اور درود شریف پڑھتے رہیں۔

☆ طواف کرتے وقت یہ دھیان رکھیں کہ بیت اللہ پر تجلّیات ربّانی کا نزول ہورہا ہے،اور بیت اللہ سے وہ تجلّیات ہماری طرف آرہی ہیں۔

حجر اسود اور حطیم کے درمیان کی دعاء

﴿اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَاخْلُفْ عَلَىٰ كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ ★

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

اے اللہ! جو کچھ آپ نے مجھے عنایت فرمایا اس پر مجھے قناعت دے دے، اور اس میں مجھے برکت دے، اور میرا مال اور اولاد جو کچھ میرے سامنے نہیں تو اُس

کی حفاظت فرما۔

اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کی ہے۔ اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

☆ اس کے علاوہ تیسرا کلمہ پڑھنا بھی مستحب ہے:

﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.﴾

رکن یمانی کا استلام

☆ جب حطیم کے بعد رُکن یمانی پر پہنچیں جو خانہ کعبہ کا تیسرا کونہ ہے تو اس کو دونوں ہاتھوں سے یا صرف داہنے ہاتھ سے چھونا سنت ہے، لیکن بوسہ دینا خلاف سنت ہے۔

☆ پیارے پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رکن یمانی اور حجر اسود کو چھونا خطاؤں کو گرا دیتا ہے۔ (ترمذی)

☆ حضرت ابی الطفیلؓ سے مروی ہے:

عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاوِيَةُ لاَ يَمُرُّ بِرُكْنٍ إِلاَّ اسْتَلَمَهُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّبِيَّ صلَّى الله

عليه وسلَّم لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ إِلاَّ الْحَجَرَ الأَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ . (رواه الترمذی)

Abu Tufail narrated:

"I was with Ibn Abbas, and Mu'awiyah would not pass any corner without touching it. So Ibn Abbas said to him: 'the Prophet would not touch any besides the Black Stone and the Yemeni corner.' So Mu'awiyah said: 'There is no part of the House that is untouchable."

طواف کے ہر چکر میں اگر ممکن ہوتو رکن یمانی کو ہاتھ لگائیں، اگر ہاتھ لگانے کا موقع نہ ملے تو ایسے ہی گزر جائیں، بایاں ہاتھ نہ لگائیں اور نہ ہی اس کی طرف اشارہ کریں۔اور گزرتے ہوئے یہ دعاء پڑھ لیں:

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ﴾

اے اللہ! میں آپ سے دنیا اور آخرت میں معافی چاہتا ہوں۔

☆ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان چلتے ہوئے یہ دعاء بار بار پڑھیں:

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ، وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ، یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ، یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ﴾

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے، اور آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات دے۔اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنّت میں داخل فرما۔اے بڑی عزّت والے، بڑی بخشش والے، اور تمام جہان کے پالنے والے۔

☆ جب لوٹ کر گرین لائٹ کے کے برابر حجر اسود پر پہنچیں تو پھر حجر اسود کی طرف منہ کر کے اپنے سینے کے برابر ہاتھ اٹھائیں اور آگے بڑھاتے ہوئے یہ تصوّر کریں کہ میرے دونوں ہاتھ حجر اسود پر رکھے ہوئے ہیں، اور یہ پڑھیں:

﴿بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَکْبَرُ ،لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ﴾

اور اپنی دونوں ہتھیلیاں چوم لیں۔اس طرح یہ ایک چکر پورا ہوگیا، اب اسی طرح باقی چھ چکر (شوط) حجر اسود سے شروع کر کے حجر اسود تک کریں گے تو ایک طواف مکمل ہوگا۔سات چکر پورے کرنے کے بعد آٹھویں مرتبہ بھی حجر اسود کا استلام اسی طرح کریں جس طرح پیچھے بیان ہوا ہے۔

حجراسود کے بوسہ کی فضیلت

حجرِ اسود جنت کے یاقوتوں میں سے ایک ہے جسے سیدنا آدم علیہ السلام اپنے ساتھ جنت سے لائے تھے، اور تعمیر بیت اللہ کے وقت ایک گوشہ میں نصب فرمایا تھا۔

طوفانِ نوح علیہ السلام میں آدم علیہ السلام کا تعمیر کردہ بیت اللہ آسمانوں پر اُٹھائے جاتے وقت اس متبرک پتھر کو شکمِ جبلِ ابی قبیس میں امانت رکھ دیا گیا تھا، پھر تعمیر ابراہیمی کے وقت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی خدمتِ عالیہ میں پیش کر دیا تھا، اس طرح اُسے پھر اسی جگہ کی زینت بنا دیا گیا جہاں پہلے رونق افروز تھا۔(تفسیر قرطبی)

طواف کی ابتدا حجرِ اسود کے استلام سے ہوتی ہے، یہ جنت کا پتھر ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے گناہ جذب کرنے کی عجیب تاثیر رکھی ہے۔

چنانچہ حضرت عبد اللہ ابن عباس ؓ سے مروی ہے کہ پیارے پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قال رسول الله ﷺ " نَزَلَ الْحَجَرُ الأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ "۔

(رواه الترمذي وحسنه.)

حجراسود جنّت سے جب نازل ہوا تھا تو وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا، لیکن بنی آدم کے خطاؤں نے اُسے سیاہ کر دیا۔

Ibn Abbas narrated that:

The Messenger of Allah said: "The Black Stone descended from Paradise, and it was more white than milk, then it was blackened by the sins of the children of Adam."

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ پیارے پیغمبر ﷺ نے حجر اسود کے بوسہ کے بارے میں فرمایا:

وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، لَهٗ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا، وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهٖ ، يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ۔

اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حجر اسود کو اس حال میں لائیں گے کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا، اور زبان ہوگی، جس سے وہ باتیں کرے گا، جس شخص نے اُسے بوسہ دیا ہوگا، یا ہاتھ لگایا ہوگا، اس کے حق میں سچّی سچّی گواہی دے گا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے:

عن عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ " إِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوتَتَانِ مِنْ يَاقُوتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللهُ نُورَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُورَهُمَا لأَضَاءَتَا مَا

بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ "۔ (ترمذی شریف :۸۸۷، الترغیب والترہیب : ۲۷۰)

''حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں دو یاقوت ہیں، اگر اللہ تعالیٰ ان کی روشنی کو ختم نہ فرماتے تو یہ پوری زمین وآسمان کو روشن کر دیتے''۔

******

Abdullah bin Amr narrated that He heard the Messenger of Allah saying: "Indeed the Corner and the Maqam are two corundums from the corundum of Paradise. Allah removed their lights, and if their lights had not been removed then they would illuminate what is between east and the west."

****

☆ حجر اسود کو بوسہ دینا نہ بت پرستی ہے اور نہ اس کے مشابہ ہے، حجر اسود کو بوسہ محبت کی غرض سے دیا جاتا ہے، بطور عبادت وعظمت اور حاجت روا جان کر نہیں دیا جاتا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے قریب ہو کر فرمایا تھا:

إِنِّيْ لَأَعْلَمُ إِنَّکَ حَجَرٌ، لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَمَرَنِيْ رَبِّيْ أَنْ أُقَبِّلَکَ مَا أُقَبِّلْکَ۔ (ابن أبي شيبة)

مجھے معلوم ہے کہ تو ایک پتھر ہے نفع ونقصان پہنچانے پر قادر نہیں، میرا رب تجھے

بوسہ دینے کا حکم نہ کرتا تو میں بوسہ نہ دیتا۔

☆ اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ طواف فرمارہے تھے اس وقت کچھ نومسلم دیہاتی بھی موجود تھے، حضرت عمر-رضی اللہ عنہ- جب حجر اسود کے قریب پہنچے تو چومنے سے ذرا قبل ٹھہر گئے۔ چنانچہ حضرت عابس بن ربیعہ سے مروی ہے کہ:

عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي أُقَبِّلُكَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلاَ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يُقَبِّلُكَ لَمْ أُقَبِّلْكَ

(رواه الترمذی).

میں نے عمر ابن خطاب ؓ کو حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت یہ فرماتے ہوئے سنا:

میں جانتا ہوں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے (معبود نہیں ہے) نہ نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع، اگر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے نہ چومتا۔

☆☆☆

Aabis bin Rabi'ah said:

"I saw Umar bin Al-Khattab kissing the (Black) Stone and saying: 'I am kissing you while I know that you are just a stone, and if I had not

seen the Messenger of Allah kissing you, I would not kiss you."

ان روایات سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ حجر اسود کو بوسہ دینا عبادت و پرستش کے طور پر نہیں ورنہ اس طرح کے خطاب کا کیا مطلب؟ حجر اسود کو بوسہ صرف جذبۂ محبت میں دیتے ہیں، اپنی اولاد اور بیوی کو بھی بوسہ دیتے ہیں کیا انھیں معبود اور حاجت روا سمجھ کر بوسہ دیا جاتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"أَشْهِدُوْا هذا الْحَجَرَ خَيَراً؛ فَإِنَّه يَوْمَ الْقِيَامَة شَافِعٌ يَشْفَعُ، لَه لِسَانٌ وَشَفَتَانِ يَشْهد لِمَنْ اِسْتَلَمَه".

(رواه الطبرانی فی الاوسط عن عائشةؓ، الترغيب والتربيب: ٢٧٠)

اس حجرِ اسود کو اپنے عملِ خیر کا گواہ بنالو؛ کیوں کہ قیامت کے دن یہ سفارشی بن کر (اللہ کے دربار میں) اپنے استلام کرنے والوں کے لیے سفارش کرے گا، اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے۔

☆ پیارے پیغمبر علیہ السلام سے حجرِ اسود کا بوسہ دیتے وقت رقت وزاری بھی ثابت ہے، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تقبیل واستلام کو گویا کہ اللہ تعالیٰ سے مصافحہ کرنا قرار دیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"مَنْ فَاوَضَهُ؛ فَاِنَّمَا يُفَاوِضُ يَدَ الرَّحْمٰنِ".

(رواه ابن ماجه ٢٩٥٧، الترغيب والتربيب: ٢٦٨)

جو شخص حجرِ اسود کو ہاتھ لگائے تو گویا وہ اللہ تعالیٰ سے مصافحہ کر رہا ہے۔

بریں بنا حجرِ اسود کی تقبیل/ استلام کا کمالِ استحضار کے ساتھ اہتمام کرنا چاہیے، بھیڑ کا موقع نہ ہو اور سہولت سے بوسہ لینا ممکن ہو تو قریب جا کر بوسہ لیں، اور اگر بھیڑ زیادہ ہو تو دور ہی سے استلام کرلیں، اس سے بھی بوسہ کے برابر ہی ثواب ملتا ہے۔

☆ حجر اسود اور رکن یمانی پر اکثر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے اس لئے جو خواتین وحضرات اِحرام کی حالت میں ہوں وہ حجر اسود کو ہاتھ نہ لگائیں، اور نہ بوسہ لیں،، بلکہ استلام کا اشارہ کرنے پر اکتفا کریں۔اسی طرح رکن یمانی پر بھی ہاتھ نہ لگائیں۔

طواف کی دعائیں

دوران طواف میں ذکر اللہ میں مشغول رہنا اور دعائیں مانگنا افضل ہے، طواف کی حالت میں دعاء مقبول ہوتی ہے، مگر کوئی خاص ذکر اور دعاء ایسی معیّن نہیں ہے کہ اس کے بغیر طواف نہ ہو، حدیث میں یہ دو دعائیں منقول ہیں جن کا اوپر ذکر ہوا۔

☆ باقی جس دعاء میں جی لگے اور جس کی ضرورت سمجھیں وہ اپنی زبان میں دعاء کریں۔البتہ کسی کو عربی دعائیں یاد ہوں اور اُن کو سمجھ کر دعاء کرے تو بہت اچھا ہے۔

☆ طواف کی حالت میں ذکر افضل ہے اور تلاوتِ قرآن بھی جائز ہے، مگر ذکر و تلاوت اور دعاء بلند آواز سے نہ کرے تا کہ دوسروں کو تشویش نہ ہو۔

☆ طواف میں اذکار اور دعاؤں کا آہستہ پڑھنا مستحب ہے، تا کہ دوسروں کے پڑھنے میں خلل واقع نہ ہو۔

☆ طواف کے دوران اذان شروع ہو جائے تو طواف کی دعاء پڑھنا موقوف کردیں، اوراذان کا جواب دیں، اوراذان ختم ہونے پراس کی دعاء پڑھیں۔

☆ طواف کے دوران جماعت کی نماز شروع ہونے لگے، یا تھکن ہوجائے تو طواف روک دیں، پھر جس جگہ سے طواف بند کیا تھا اسی جگہ سے طواف شروع کر کے باقی چکر پورے کریں۔

☆ نماز کی حالت میں بازوؤں کو ڈھکنا چاہئے ، کیونکہ اضطباع صرف طواف کی حالت میں سنت ہے۔

☆ نفلی طواف میں رَمل اور اضطباع نہیں ہوتا۔

☆ اگر طواف کے دوران وضوٹوٹ جائے تو طواف روک دیں اور وضو کر کے اسی جگہ سے طواف شروع کردیں جہاں طواف بند کیا تھا۔

☆ اگر طواف کے چکروں کی تعداد میں شک ہو جائے تو کم تعداد شمار کر کے باقی چکروں سے طواف مکمل کریں۔

☆ طواف کے دوران کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں ،کو لہے پر ہاتھ رکھنا، ایک دوسرے کے پیچھے بھاگنا،طواف کے آداب کے خلاف ہے۔دھکم پیل کرنے والوں کی تکلیف پرصبر کریں،ان کو معذور سمجھیں ، اور اُن پر رحم کریں۔

☆ اگر کسی عورت کوطواف کے دوران حیض آجائے تو فوراً طواف بند کر کے مسجد سے باہر چلی جائے۔

طواف اور ایصالِ ثواب

ہر شخص اپنے عمل کا ثواب کسی دوسرے شخص کو خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ ہدیہ کر سکتا ہے۔ نفلی حج، نفلی عمرہ اور نفلی طواف کر کے نیز ہر نفلی عمل کر کے اس کا ثواب زندہ اور فوت شدہ دونوں کو پہنچایا جا سکتا ہے، ایسا کرنا شرعاً جائز ہے۔ اسی طرح کسی زندہ شخص کی طرف سے بھی نفلی طواف کرنا اور اسکا ثواب اُسے بخشنا جائز ہے۔ اس نیک عمل کو کرتے وقت اس کے لئے نیت کر سکتے ہیں جس کو ثواب پہنچانا ہو، یا خود عمل کر کے اس کا ثواب دوسرے کو ہدیہ کر دیں۔

Performing Tawaf Al-Umrah

The word 'Tawaf' has been derived from the Arabic word ‘Taafa', which means ‘to encircle something.’

In the context of Umrah or Hajj, Tawaf is the practice of performing seven anti-clockwise rounds of the Ka’abah.

While there are five different types of Tawaf, we’ll discuss Tawaf Al-Umrah, which forms a necessary part of Umrah.

*****

For the Tawaf to be considered valid, the following is necessary:

* To perform Tawaf yourself.
* To make an intention (verbally or not).
* To do Tawaf in Masjid al-Haram.
* To be in a state of wudhu and free of anything that requires ghusl, e.g. menstruation.

* To conceal the awrah.
* To start Tawaf from Hajar al-Aswad.
* To move in an anti-clockwise direction.
* To avoid the Hatim (the semi-circle area outside the Kaaba).
* To perform Tawaf by foot, for those who are able.
* To perform seven rounds around the Kaaba.
* To perform two rak’ahs of salah after the Tawaf.

Preparation

To perform Tawaf, you must be free from all major and minor impurities and be in a state of wudhu. If your wudhu ends at any point during the Tawaf, carry out the ablution again and resume your Tawaf from where you left. You will naturally be in Ihram clothing,

which will be pure and clean.

For men, the part of their body between navel and knees must be covered, while for women, the entire body except hands and face must be covered.

Starting Point

Once you're in Mataaf, observe Idhtiba (for men only), which is the uncovering of the right shoulder, as per the practice of Sunnah for Tawaf Al-Umrah.

This can be easily done by passing the upper sheet of your Ihram under your right armpit and hanging it from the left shoulder. You should keep your right shoulder uncovered throughout the Tawaf.

The starting point for Tawaf is the corner of the Ka'abah where Hajre Al-Aswad or the

black stone is positioned. There is a green light on the wall of the Masjid opposite the Kaaba, which indicates where the Tawaf starts from. This is the starting point of each shawt (round). Stand just before this starting point facing the Kaaba with the black stone on your right side.

Intention

This is where you'll make the intention (niyyah) to perform Tawaf for the sake of Allah.

The following words may be said:

O Allah, I intend to perform the Tawaf of Umrah of the Kaaba for your sake and your sake alone. Please accept it from me and make it easy for me.

You may make the following intention, which is in Arabic:

﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فَيَسِّرْهُ

لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ ﴾

Allāhumma innī urīdul-ṭawwafa

baytikal-ḥarāmi fa yassirhu lī wa taqabbalhu

minnī.

Translation: O Allah, I intend to perform

Tawaf of your Sacred House, so make it easy for

me and accept it from me.

The niyyah doesn't have to be verbal.

Then recite the following words:

﴿بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، وَالصَّلٰوةُ

وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ *

اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ، وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ، وَوَفَاءً

بِعَهْدِكَ، وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ. ﴾

Bimillahi Allahu Akbar, Wa lil la hil hamd ,

Was sa la tu, Was sa la mu ala Rasoo lil lahe ,

Allahumma Emanam bika wa tasdiqan bi kitabika wa wafa'an bi ah dika wa et-teba'an li sunnati nabiyyika Muhammad (SAW).

Translation: I begin in the name of Allah, Allah is the greatest. And all praise be to Allah. Peace and blessings be upon the Prophet (SAW). O Allah, I have faith in You, belief in your book, in fulfilment of your covenant, and the emulation of the Sunnah of Your Prophet (SAW).

Kissing

If you reach the Hajar al-Aswad, place your hands on it, put your face between your hands, and say "Bismillāhi wallāhu akbar

﴿ بِسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ ﴾

and kiss it lightly. Some scholars have said it is preferable to kiss it three times if you have the chance.

Touching

If you're in reaching distance but unable to kiss it, touch it with your hand(s) and kiss your hand(s).

This is to be repeated at the beginning of each round of tawaf.

Saluting

If you are unable to touch the Hajar al-Aswad, perform a symbolic Istilam from afar by directly facing the Hajar al-Aswad and raising your hands up to your earlobes (as you would do when starting Salah). Ensure your palms are also facing it, as though your face and hands are on the Hajar al-Aswad and say "Bismillāhi 'Allahu Akbar'.

You may kiss your palms.

The following supplication, a du'a of Hazrat Ali may Allah be pleased with him, may be

recited when coming parallel to the Hajar al-Aswad in each round:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ✻

اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ، وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ، وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ، وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ.﴾

Bimillahi Allahu Akbar, Wa lil la hil hamd ,
Was sa la tu, Was sa la mu ala Rasoo lil lahe ,
Allahumma Emanam bika wa tasdiqan bi kitabika wa wafa'an bi ah dika wa et-teba'an li sunnati nabiyyika Muhammad (SAW).

Translation: I begin in the name of Allah, Allah is the greatest. And all praise be to Allah. Peace and blessings be upon the Prophet (SAW). O Allah, I have faith in You, belief in your

book, in fulfilment of your covenant, and the emulation of the Sunnah of Your Prophet (SAW).

Start the Tawaf

Begin your Tawaf at the Black Stone, by heading to your right circling the Ka'aba, so that the Ka'abah is on your left. This way, you'll be making the round in an anti-clockwise direction. Seven rounds are to be completed in total.

Raml

In the first three rounds, men should perform Raml. Raml is another Sunnah practice that should be observed while performing Tawaf Al-Umrah.

* It refers to the practice of walking quickly, forcefully lifting the feet, and sticking out the chest, mimicking a warrior.

However, only perform this Sunnah if you're sure you won't harm or inconvenience

others.

During peak times, you're unlikely to be able to perform this action.

* You should perform the first three rounds of your Tawaf in this manner then return to your normal walking state for the rest of the four rounds (again, this applies only to men).

Rukn al-Yamani

Each time one passes the Yamani corner of the Ka'aba (the corner before the corner of the Hajare al-Aswad), if you manage to get close enough, touch it with your right hand or both hands if possible. If there's too much congestion, as is likely to be the case, proceed without it.

* It is a sunnah to recite the following supplication between the Yamani corner and the Hajare al-Aswad:

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.﴾

Rabbanā ātinā fid-dunyā ḥasanataw wafil-ākhirati ḥasanataw wa qinā 'adhāban-nār.

Translation: O our Lord, grant us the good of this world, the good of the Hereafter, and save us from the punishment of the fire.

During Tawaf

Perform your Tawaf with a lot of humbleness, keeping in view the greatness of the Ka'abah. Avoid eating and drinking and talking unnecessarily about worldly things.

* The Tawaf should be completed in a continuous manner with no interruptions between rounds. However, if a prayer is due to start, you must join the congregation and resume your Tawaf from the position that you

stopped. The Tawaf does not need to be repeated. These rules also apply if you need to repeat your Wudhu.

Duas to Read during Tawaf

Make sincere dua while performing Tawaf. You may recite any supplications and duas you remember during your Tawaf, since it's the time when duas are accepted. Make the most of the occasion and remember Allah with sincerity and devotion.

You may recite Arabic duas or supplicate in your own language.

It's highly recommended that you memorize the Arabic Sunnah duas and recite them during your Tawaf.

However, make sure you understand each dua you recite so that you experience humility while praying and don't end up repeating the

words.

It's perhaps advisable not to read from a du'a book, especially if you don't understand the Arabic.

You should supplicate in any language and in any manner that you prefer. If you want to make Quranic and Prophetic supplications during your Tawaf, make an effort to memorise and learn the meanings of them. Reciting the Quran and sending Salawat upon the Prophet (SAW) during Tawaf is also recommended.

* Reaching Hajre Al-Aswad marks the completion of each round. Kiss, touch or salute the black stone to move on to your next round. This is referred to as Istilam.

****

طواف کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز

ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز واجب ہے، خواہ طواف نفل یا سنت یا واجب یا فرض ہو۔ان دو رکعتوں کا مقام ابراہیم کے پیچھے ادا کرنا سنت اور افضل ہے، اس طرح کہ مقام ابراہیم آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان رہے۔

مقام ابراہیم

یہ ایک پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہو کر کعبہ کو تعمیر کیا تھا، اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشانات ہیں ۔ یہ ایک جالی دار شیشے کے چھوٹے سے قبہ میں محفوظ ہے جس کے اطراف پیتل کی خوشنما جالی نصب ہے۔

اس لئے جب سات چکر مکمل ہو جائیں تو آٹھویں مرتبہ استلام کر کے اپنا دایاں کاندھا ڈھانک لیں، اور مقام ابراہیم پر جا کر اس وقت اگر آپ کو یہ آیت یاد ہو تو اس کی تلاوت کریں:

﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ ۔

اور تم مقام ابراہیم کو جائے نماز مقرر کر لو۔

☆ یہ دو رکعتیں طواف کے متصل بعد پڑھیں، بلا عذر تاخیر مکروہ ہے۔پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد" قل یا ایھا الکافرون" اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔ان کے علاوہ باقی سورتیں بھی پڑھ سکتے ہیں۔

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ، فِي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِـ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) . (رواه الترمذی)

Ja'far bin Muhammad narrated from his father,

that he considered it recommended for the two Rak'ah of Tawaf to recite: Surah al-Kafiroon and Surah al-Ikhlas.

☆ مکروہ اوقات (یعنی طلوع آفتاب، زوال، یا غروب آفتاب) میں یہ دو رکعت پڑھنا جائز نہیں ہے۔ مکروہ وقت نکلنے کے بعد پڑھیں۔

☆ ہر طواف کے بعد دو رکعت واجب ہے لیکن احناف کے نزدیک یہ دو رکعت فجر اور عصر کی نماز کے بعد پڑھنا جائز نہیں، لہٰذا اگر کوئی شخص عصر کی نماز کے بعد طواف کرے، تو اس کے لیے عصر کے وقت میں یہ دو رکعت پڑھنا جائز نہیں، بلکہ اسے چاہیئے کہ مغرب کی نماز کے بعد مغرب کی سنتوں سے قبل یہ دو رکعت ادا کرے۔

البتہ اگر عصر کے وقت سعی کرنا چاہے تو طواف کی دو رکعت پڑھنے سے قبل بھی سعی کی جاسکتی ہے۔

مقام ابراہیم کی تاریخ وفضیلت

مقام ابراہیمؑ سے متعلق قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِينَ ﴾﴿ فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ إِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا ۗ [آل عمران:۹۶،۹۷]

پہلا گھر جو لوگوں کے لیے تعمیر کیا گیا مکہ میں جو مبارک اور رہنمائی کرنے والا ہے دونوں جہانوں کے لیے جس میں واضح نشانیاں اور مقام ابراہیمؑ ہے جو شخص اس میں داخل ہو گیا وہ امن میں آ گیا۔

مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اس کے گھر میں اس کی واضح نشانیاں خصوصاً مقام ابراہیم موجود ہے۔

لفظ مقام کا اطلاق اس پتھر پر ہوتا ہے جس پر کھڑے ہو کر سیدنا ابراہیمؑ نے کعبۃ اللہ کی دیواریں تعمیر کی تھیں۔ تاریخ میں مذکور ہے کہ جب سیدنا ابراہیمؑ اور سیدنا اسماعیلؑ نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے کعبۃ اللہ کی تعمیر شروع کی تو سیدنا اسماعیلؑ پتھر اٹھا کر دیتے جاتے اور سیدنا ابراہیمؑ دیوار تعمیر کرتے جب دیوار اونچی ہو گئی تو یہ پتھر لایا گیا جس پر کھڑے ہو کر سیدنا ابراہیمؑ نے دیواریں مکمل کیں بتایا جاتا ہے کہ جوں جوں دیوار اونچی ہوتی گئی یہ پتھر بھی اونچا ہوتا گیا۔ جب انہوں نے ایک جانب کی دیوار مکمل کی تو دوسری جانب چلے گئے اس طرح بیت اللہ کے چاروں جانب کی دیواریں اس

پتھر پر کھڑے ہو کر مکمل فرمائیں۔ (البدایہ والنہایۃ)

مقام ابراہیم دعا کی قبولیت کا مقام ہے مشہور تابعی امام حسن البصریؒ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ پندرہ ایسے مقامات ہیں جہاں کی جانے والی دعائیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس درجہ قبولیت پاتی ہیں ان میں سے ایک مقام ابراہیم بھی ہے۔ چنانچہ کئی ایک علماء اور فقہاء نے طواف کعبہ کے بعد مقام ابراہیم کے پاس پڑھی جانے والی دو رکعت نماز کے بعد دعا کرنے کو مستحب فعل قرار دیا ہے۔

☆ پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس پتھر میں اپنی خصوصی نشانیاں ثبت کر دیں۔

امام فخر الرازی اپنی تفسیر میں کہتے ہیں کہ یہ ایک پتھر ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی متعدد نشانیوں کو لیے ہوئے ہے نیز اس پر سیدنا ابراہیمؑ کے نقش پا کا وجود اس بات کی علامت ہے کہ اس کعبۃ اللہ کے صحیح جانشین معمار کعبۃ اللہ سیدنا ابراہیمؑ اور ان کے پیروکار ہیں۔

مرور ایام کے باوجود حرم مکہ میں اللہ تعالیٰ کی باقی رہ جانے والی نشانیوں میں سے یہ ایک پتھر ہے جس پر سیدنا ابراہیم کے نقش پا ثبت ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے ایک معجزہ بنا دیا کہ جب سیدنا ابراہیمؑ اس پتھر پر کھڑے ہوئے تو وہ عام پتھروں کی طرح سخت تھا مگر سیدنا ابراہیمؑ کے اس پر کھڑے ہونے کے بعد وہ موم کی طرح نرم پڑ گیا اور ان کے قدم مبارک کے نشان اس پر ثبت ہو گئے اور دوبارہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس پتھر کو اسی طرح سخت کر دیا جیسے پہلے تھا۔

مقام ابراہیم خود اپنی جگہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کئی ایک نشانیوں کو لیے ہوئے ہے ایک بے جان پتھر میں سیدنا ابراہیمؑ کے قدموں کے نشان ایک نشانی ہے، اس کے

ایک حصہ کا نرم پڑ جانا اور دوسرے حصہ کا اپنی سختی کو قائم رکھنا ایک نشانی ہے، تعمیر کعبہ کے وقت اس کا اونچا ہو جانا ایک نشانی ہے۔ مرور ایام کے باوجود اس کا محفوظ رہنا ایک نشانی ہے، اس کی سب سے بڑی نشانی یہ ہے کہ دن اور رات کا کوئی لمحہ ایسا نہیں گذرتا کہ جس کے پیچھے کوئی سجدہ ریز یا حالت رکوع میں نہ کھڑا ہو۔

اس پتھر پر کھڑے ہو کر سیدنا ابراہیمؑ نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم کے مطابق ساری دنیا کے لوگوں میں حج کا اعلان فرمایا تھا۔

☆ مقام ابراہیم کی جگہ سیدنا ابراہیمؑ کے دور میں وہی تھی جو آج ہے۔ اسی طرح دور نبوت ابوبکر وعمرؓ کے دور تک یہ پتھر اسی جگہ موجود تھا جہاں آج ہے۔ یہاں تک کہ سیدنا عمرؓ کے دور میں آنے والا سیلاب اس پتھر کو مکہ مکرمہ کے زیریں حصہ میں بہالے گیا جس کو بعد میں اسی پرانے مقام پر نصب کر دیا گیا۔

☆ چونکہ پچھلے دور میں یہ پتھر کھلی جگہ رکھا ہوا تھا جس کے تقدس کی وجہ سے زائرین کعبہ اس پر اپنے ہاتھ پھیرا کرتے چنانچہ اب اس پتھر سے قدموں کے واضح نشان مٹ چکے ہیں اور ان کی جگہ چند حلقے رہ گئے ہیں۔ ویسے بھی قدموں کی انگلیوں کے واضح نشان صحابہ کرامؓ کے دور تک موجود رہے۔

چنانچہ موطا ابن رہت میں یونس بن شہاب سے اور وہ سیدنا انسؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے مقام ابراہیم میں انگلیوں اور ایڑیوں کے نشان دیکھے ہیں جو لوگوں کے بار بار چھونے سے مدھم پڑ چکے ہیں۔

☆ دور نبوت کے بعد تمام مسلمان خلفاء اور امراء نے مقام ابراہیم کی تعظیم اور اس کے احترام میں کوئی کسر نہیں چھوڑی چنانچہ بعض خلفاء نے رخام کا چبوترہ بنوا کی

اس پر اس پتھر کو نصب کیا خلیفہ منتصر باللہ نے اس چبوترے پر چاندی کی زمین بچھائی۔ مقام ابراہیم پر ایک چھوٹا سا گنبد تعمیر کروا دیا جو مختلف حکومتوں کے دور میں اونچا ہوتا گیا یہاں تک کہ اس کی شکل ایک مربع کمرے کی ہو گئی۔ جس کی چھت پر ایک منقش گنبد نصب تھا جس کو باب شیبہ کا نام دیا جانے لگا۔

یہ کمرہ جو کعبۃ اللہ سے متصل تھا طواف کرنے والوں اور نمازیوں کی تعداد میں اضافے کے بعد اچھی بھلی رکاوٹ ثابت ہونے لگا۔

چنانچہ رابطہ العالم الاسلامی نے اس موضوع پر بحث و تحقیق کے بعد شاہ فیصل شہیدؒ کی خدمت میں یہ تجویز رکھی کہ اس کمرے کو ختم کر کے مقام ابراہیمؑ پر اس کے سائز میں شیشے کا ایک مخروطی بکس نصب کر دیا جائے جس سے مطاف کی جگہ بھی کھلی ہو جائے گی۔ نیز بعض کمزور ایمان مسلمانوں کا اس کمرے سے متعلق یہ اعتقاد بھی ختم ہو جائے گا کہ اس میں سیدنا ابراہیمؑ کی قبر ہے۔

رابطہ کی اس سفارش کو شاہ فیصل نے قبول کر لیا چنانچہ مقام ابراہیم کے اوپر انتہائی قیمتی کرسٹل کا مخروطی بکس نصب کر دیا گیا مزید مضبوطی کے لیے اس کے اطراف سونا پلائی ہوئی جالیاں بھی نصب کر دی گئیں اور اس کی اونچائی تقریباً 2 میٹر ہے۔

☆☆☆

After Tawaf Salah

After performing Tawaf, proceed to the Maqam-e-Ibrahim and recite the following verse:

﴿وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾

Wat ta khi dhu mim maqāmi Ibrāhīma muṣalla.

Translation: And take the Maqam Ibrahim as a place of Salah.

(men should cover both of their shoulders at this point):

* Perform two rak'ahs of salah, preferably in a position where Maqam-e-Ibrahim is between you and the Kaaba.

However, keep in mind that since Maqam-e-Ibrahim is situated within the mataf,

there is often nowhere for pilgrims performing Tawaf to move except around and almost over the top of those praying just beyond Maqam Ibrahim, resulting in a great deal of congestion. If it isn't possible to perform the prayer there due to crowding, it can be performed anywhere in Masjid al-Haram.

It is Sunnah to recite Surah Kafirun in the first Rak'ah, and Surah Ikhlas in the second Rak'ah.

****

ملتزم پر جا کر دعاء مانگنا

بیت اللہ شریف کی دیوار کا وہ حصّہ جو حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان تقریباً دو میٹر کا ہے ملتزم کہلاتا ہے اس مقام پر خاص طور سے دعاء قبول ہوتی ہے اور سنت یہ ہے کہ طواف سے فارغ ہو کر ملتزم پر جائیں، اور دیوار کعبہ پر اپنے دونوں ہاتھ سر کے اوپر سیدھے بچھا دیں، اور سینہ دیوار سے ملا دیں، اور رخسار کو بھی دیوار کے ساتھ رکھیں، اور اس سے اس طرح لپٹ جائیں جس طرح بچّہ ماں سے لپٹتا ہے، اور خشوع اور خضوع کے ساتھ دعاء مانگیں۔ تجربہ یہ ہے کہ یہ دعاء کبھی رد نہیں ہوتی، مگر دوسروں کو تکلیف پہنچانے سے ہر کام میں پرہیز کریں۔

☆ ملتزم پر اگر خوشبو لگی ہوئی ہو جیسا کہ اکثر لگی ہوتی ہے تو احرام کی حالت میں اس سے کچھ دور کھڑے ہو کر دعاء کریں۔

Multazam

After you have finished drinking Zamzam water, you may proceed (if you wish to, or after you have finished the rituals of the Umrah) to the Multazam which is the area between Hajar al-Aswad and the door of the Ka'aba .It is approximately two metres wide and is a place

where du'as (supplications) are accepted. If you are able to reach it. Raise your hands above your head, cling to the wall and press your chest and cheeks against it.

Du'as are accepted at the Multazam

The Multazam is an area where du'as are accepted. It is sunnah to hold on to the wall of the Ka'bah in such a manner that a cheek, chest and hands are against the wall. This action is known as 'Iltizam'.

It is reported that Abdullah bin Umar (RA) once completed the Tawaf, performed the salah and then kissed the Hajar al-Aswad. Thereafter, he stood between the Hajar al-Aswad and the door of the Ka'bah in such a manner that the cheek, chest and hands were against the wall. He then said, "This is what I saw Rasulullah (SAW) do."

Abdullah bin Abbas (RA) says, "The signs of acceptance for any du'a made between the Hajar al-Aswad and the door of the Ka'bah will certainly be seen."

[Akhbaar Makkah by Faakihi – Hadith 23]

Mujaahid (RA) says, "The area between the Hajar al-Aswad and the door is called the Multazam. Allah will grant a person whatever he asks for there and save him from whatever he seeks refuge from there."

[Akhbaar Makkah by Faakihi – Hadith 238]

* If you can't reach the Multazam due to the crowds, you may face it and supplicate from a distance.

****

حطیم

خانہ کعبہ کے ساتھ نصف دائرے کی شکل میں بنا ہوا حصّہ حطیم کہلاتا ہے۔
حطیم دراصل بیت اللہ ہی کا حصّہ ہے، اس میں نماز پڑھنا ایسا ہی ہے جیسے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنا۔ اگر طواف کے بعد موقع مل جائے تو وہاں ضرور نفل ادا کریں۔

امّ المؤمنین سیدہ طاہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ، الْبَيْتَ فَأُصَلِّيَ فِيهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي الْحِجْرَ فَقَالَ " صَلِّي فِي الْحِجْرِ إِنْ أَرَدْتِ دُخُولَ الْبَيْتِ فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ وَلَكِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوهُ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ فَأَخْرَجُوهُ مِنَ الْبَيْتِ ". (رواہ الترمذی)

☆☆☆

Aishah may Allah be pleased with her narrated:

"I wanted to enter the House to perform Salat in it, so the Messenger of Allah took me by the hand and put me in the Hijr, and he said: 'Perform Salat in the Hijr if you want to enter the House. For indeed it is part of the House, but your people considered it insignificant when they built the Ka'bah, so they put it outside the House."

سعی سے پہلے دوبارہ حجر اسود کا استلام

☆ طواف اور اس کے متعلقات سے فارغ ہو کر جب سعی کے لیے جانا ہو تو پہلے ایک مرتبہ پھر حجر اسواد کا استلام کریں، جیسا کہ دورانِ طواف کیا جاتا ہے، یہ استلام نویں مرتبہ ہوگا، اور استلام کرتے ہوئے یہ دعا پڑھیں:

﴿بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَكْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰہِ﴾

******

Istilam of the Hajar al-Aswad

Before Sa'i, It is Sunnah to return to the Hajare al-Aswad from the Maqam-e-Ibrahim and perform Istilam one last time. This will be the ninth time, following the eight times you performed Istilam during Tawaf.

If you've forgotten to perform this Istilam, or you're finding it difficult to return to the line of the Hajare al-Aswad due to crowding or tiredness, it may be omitted. However, you can do Istilam anywhere else in Masjid al-Haram, as long as you're facing the Hajare al-Aswad.

****

آبِ زمزم پینا

دنیا کے اندر پانی کی اور بھی بہت ساری اقسام ہیں، مگر باری تعالیٰ نے ان تمام پر ''زمزم'' کو ایسی فوقیت دی ہے اور ایسی برتری بخشی ہے جو کسی اور پانی کو نہیں بخشی۔ عام پانی کے پینے کا کوئی خاص اہتمام نہیں کیا جاتا ہے اور نہ کسی پانی کو برکت کی اُمید سے پیا جاتا ہے، مگر زمزم پینے کے لیے خاص اہتمام کیا جاتا ہے اور برکتوں کی اُمید سے پیا جاتا ہے۔ اسی طرح عام پانی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا بارِ گراں سمجھتے ہیں، جبکہ زمزم کو عشق و وارفتگی کے ساتھ شہروں شہروں حجاج کرام اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اور یہ درحقیقت سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ منتقل کرتے تھے۔

زم زم کی تعریف و پس منظر

"زمزم" یہ اس کنویں کے لیے بولا جاتا ہے جو مکہ مکرمہ میں مسجدِ حرام کے وسطی حصے میں واقع ہے۔

لغوی اعتبار سے زم زم کے معنی ہیں: ''رُک جا، رُک جا'' اسی طرح بڑی مقدار کے پانی کو بھی زمزم کہا جاتا ہے۔

جبکہ حضرت قتیبہؒ کہتے ہیں کہ پانی کی آواز کو بھی زم زم کہتے ہیں

زم زم کا پس منظر

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بمع اہل وعیال مکہ مکرمہ میں ہجرت کرنے سے

قبل یہ جگہ (جہاں آبِ زم زم کا کنواں ہے) ایسی وادی تھی کہ چاروں طرف پہاڑوں کے سوا کچھ نہ تھا، مگر جب اللہ تعالیٰ نے اس جگہ اس سرزمین میں اپنے حرم اور مرکزِعبادت ورشد وہدایت کے دوبارہ قیام کا ارادہ فرمایا تو حضرت خلیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنے لختِ جگر اور اپنی زوجہ محترمہ کو لے کر اس وادیِ غیر ذی زرع کی طرف ہجرت کر جائیں، حکم کے امتثال میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دو افراد پر مشتمل اپنے خاندان کو لا بسایا اور ساتھ لایا ہوا توشہ، حضرت ہاجرہ واسماعیل علیہ السلام کے حوالہ کر کے ان کو چھوڑ کر واپس تشریف لے گئے۔

جب زادِ سفر ختم ہوا تو ننھے اسماعیلؑ پیاس کی شدت سے تڑپنے لگے، ماں کی مامتا سے یہ منظر دیکھا نہ گیا اور پانی کی تلاش میں سرگرداں ہوگئیں، صفا کی بلندیوں پر چڑھیں، پانی نہ ملا، پھر اُتریں اور دوسری جانب کچھ اس انداز اور روش سے چلیں کہ مُنّا نظروں سے اوجھل نہ ہو، مروہ کی طرف چلتے ہوئے نشیب میں اسماعیل علیہ السلام آنکھوں سے اوجھل ہوئے تو ہاجرہ سلام اللہ علیہا نے اس فاصلہ کو دوڑ کر طے کیا۔

کل کی وہ ہاجرہ کی دوڑ ہی آج کی سعی ہے۔ مروہ پر چڑھ کر بھی کہیں پانی نہ ملا، بے قراری کی اس حالت میں صفا و مروہ پر سات مرتبہ چڑھنا اُترنا ہوا، ساتویں چڑھائی تھی کہ کچھ آواز سنائی دی، آہٹ پر جب نظر گئی، دیکھا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس ایک فرشتہ موجود ہے، دوڑ کر آئیں تو جبرائیل امین علیہ السلام نے تسلی کے کلمات ارشاد فرمائے اور پھر اپنا ''پَر'' زمین پر مارا تو ایک چشمہ نمودار ہوا۔

ایک طرف جگر گوشے کی پیاس کی وجہ سے تڑپنے نے ممتا کا کلیجہ پھاڑ رکھا تھا اور دوسری طرف پانی ملنے کی خوشی نے حضرت ہاجرہ سلام اللہ علیہا کو فرحت کے وہ

فردوس دکھائے کہ بے جان پانی کو مخاطب کیا، حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے زم زم کہتے ہوئے باڑھ بنائی، پانی جمع کر کے مشکیزہ بھرا اور جی بھر کر اپنے لعل کو بھی پلایا اور خود بھی سیراب ہوئیں۔

زم زم کے فضائل و فوائد

زمزم کا پانی ہمیشہ سے محترم و مقدس سمجھا جاتا رہا ہے، اس سے برکت حاصل کرنے کے لیے زائرین نہ صرف اسے پیتے ہیں، بلکہ بطور تبرّک اپنے ساتھ لے کر بھی جاتے ہیں اور تقسیم کرتے ہیں۔ ترمذی شریف میں حضرت عروۃ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق مروی ہے کہ:

”أنّها كانت تحمل من ماء زمزم وتخبر أنّ رسول الله صلى الله عليه وسلّم كان يحمله۔“

یعنی جب اماں عائشہ رضی اللہ عنہا مدینہ منورہ لوٹتی تھیں تو زمزم ساتھ لے جاتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی زمزم ساتھ لے جاتے تھے۔

کعبہ شریفہ چونکہ اہلِ اسلام کا قبلہ ہے، اس لیے حج اور زیارت کے موقع پر یہ ان لوگوں کی ضیافت کا بہترین ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔ اپنی روحانی برکتوں کے علاوہ آبِ زم زم دنیا کا بہترین پانی ہے جو بھوک اور پیاس میں یکساں مفید ہے، اور اس وادی غیر ذی زرع میں آ بسنے والے ان دو پاکیزہ نفوس کی جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے مہمان تھے اور زمزم کی نعمت غیر متوقع اور غیر مترقبہ مل گئی تھی، ان کی واحد کفیل تھی، یعنی پیاس میں زمزم سے سیرابی بھی اور بھوک میں زمزم ہی سے سیر شکمی ہوتی تھی۔

☆ مسلم شریف میں ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمزم کا پانی کھانے کے قائم مقام ہے اور بیماری کی دوا ہے۔

☆ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احمد بن حنبلؒ بیان کرتے ہیں کہ: زمزم کا پانی جس غرض سے پیا جائے مفید ہے۔ (مسند أحمد)

☆ اور امام ابن ماجہؒ نے بھی یہ حدیث عبد اللہ بن مؤملؓ کے حوالے سے ذکر کی ہے: ''مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ۔'' (سنن ابن ماجۃ: ۲/ ۱۰۱۸، حدیث: ۳۰۶۲)

☆ حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کسی آدمی کو کہا کہ جب تو زمزم کا پانی پیئے تو کعبہ کی طرف رخ کر کے اللہ کا نام لے کر تین سانسوں میں خوب پیٹ بھر کر پی، بعد ازاں الحمد للہ کہہ، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اور منافقوں کے درمیان امتیازی شان یہ ہے کہ وہ پیٹ بھر کر آبِ زم زم نہیں پیتے۔ (المستدرک علی الصحیحین للحاکم:)

☆ سعید بن مسیبؒ کہتے ہیں کہ جب جناب عبد المطلب نے زمزم کا کنواں کھودا تو اعلان کیا:

''لا أحلها لمغتسل، هي لشارب حلّ وبلّ''

یعنی ''یا اللہ! میں آبِ زم زم غسل کرنے والوں کے لیے حلال نہیں سمجھتا اور پینے والوں کے لیے مباح ہے۔'' (السیرۃ النبویۃ لابن کثیر: ۱/ ۱۷۳)

بیماری کے لیے زمزم کا استعمال

حجاج کرام اور معتمرین اسے اپنے ساتھ لاتے، محفوظ کرتے اور بیماریوں کے

لیے استعمال کرتے ہیں، چنانچہ یہ عمل بھی پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے:

"حملهٔ رسول الله صلى الله عليه وسلّم في الأوادي والقرى وكان يصبّ على المرضٰى ويستقيم۔" (بيهقي، ج: ٥، ص: ٢٠٢)

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اپنے ساتھ مٹکوں میں لاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے مریضوں پر ڈالتے اور انہی کو پلاتے تھے۔"

☆ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں:

"خير ماء على وجه الأرض ماء زمزم فيه طعام الطعم وشفاء السقم۔" (جمع الفوائد: ١٣٦٨١)

"روئے زمین پر سب سے بہتر پانی زمزم ہے، اس میں غذائیت اور بیماری کی شفا ہے۔"

ان روایتوں اور ان جیسی اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ باقی دوائیوں سے جیسے علاج کرنا مباح اور جائز ہے، زمزم کے ذریعے بھی علاج کرنا صرف مباح نہیں، بلکہ مسنون بھی ہے۔

دنیوی مسائل کے لیے زمزم پینا

زمزم کی افادیت کو اجاگر کرتے ہوئے اپنے ایک اور ارشاد میں فرماتے ہیں:

"مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهٗ إِنْ شَرِبْتَهٗ تَسْتَشْفِيْ بِهٖ شَفَاکَ اللّٰهُ ، وَإِنْ شَرِبْتَهٗ لِشِبَعِکَ اَشْبَعَکَ اللّٰهُ بِهٖ ، وَإِنْ شَرِبْتَهٗ لِيَقْطَعَ ظَمَأکَ قَطَعَهُ اللّٰهُ ، وَهِيَ هَزَمَةُ جِبْرِيْلَ وَسُقْيَا اللّٰهِ إِسْمَاعِيْلَ۔" (دار قطني، ج: ۲، ص: ۲۸۹)

یعنی "زمزم ان تمام مقاصد کے لیے ہے جن کے لیے اسے پیا جاتا ہے، اگر تم اسے شفایابی کے لیے پیوگے تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفا نصیب کریں گے، اگر اسے شکم سیری کے لیے پیوگے تو اللہ تعالیٰ شکم سیر کردیں گے، اگر اسے پیاس بجھانے کے لیے پیوگے، اللہ تعالیٰ دور کردیں گے۔ یہ کنواں حضرت جبریل علیہ السلام کا کھودا ہوا ہے، اور یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سیرابی کا انتظام ہے۔"

اس حدیث کی روشنی میں فقہاء نے وضاحت فرمائی ہے کہ دنیاوی یا اخروی مسائل کو حل کرنے کے لیے آبِ زم زم پینا مسنون ہے۔

☆ شفاء الغرام میں امام تقی الدین فاسیؒ نے لکھا ہے کہ احمد بن عبداللہ شریفی نابینا ہوگئے تھے، انہوں نے ماء زمزم بینائی واپس آجانے کی نیت سے پیا، پس بفضل اللہ آپ کی بینائی لوٹ آئی۔ (شفاء الغرام بأخبار البلد الحرام)

☆ علامہ ذہبیؒ نے عبداللہ بن مسلم یا ان کے بیٹے احمد بن عبداللہؒ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت کے ساتھ حج کے لیے میں گیا، اس جماعت میں

ایک فالج زدہ آدمی تھا، میں نے ایک دن دیکھا کہ وہ صحیح سالم ہے اور طواف کر رہا ہے اور اس پر فالج کے بالکل آثار نہیں ہیں، پوچھنے پر اس نے بتایا: میں بئر زمزم پر آیا اور زمزم لے کر اپنی دواۃ میں ڈالا اور اس دواۃ کی روشنائی سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کے بعد سورۂ حشر کی آخری تین آیات لکھیں، اور پھر سورۂ اسراء کی آیت:

''وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيٓ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا'' (سورۃ الاسراء، الآیۃ: ۸۶)

لکھی اور پھر میں نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: اے اللہ! آپ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَہٗ۔'' اور یہ قرآن آپ کا کلام ہے، پس (اس کی برکت سے) عافیت کے ساتھ مجھے شفا عطا فرما دیجئے۔ اور پھر میں نے اسے آبِ زمزم کے ساتھ گھولا اور پی لیا، پس مجھے عافیت مل گئی اور فالج کے مرض سے باذنِ اللہ نجات مل گئی۔ (سیر أعلام النبلاء، ج:۱۱، ص:۲۱۲)

☆ ابن قیم رحمہ اللہ اپنا واقعہ ذکر کرتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں مجھ پر ایسا وقت گزرا کہ میں مریض تھا، نہ طبیب میسر تھا اور نہ دوا موجود تھی، تو میں آبِ زم زم شفا کی نیت سے پیتا تھا اور

''إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ'' (سورۃ الفاتحۃ، الآیۃ: ۵)

پڑھتا تھا، پس مجھے مکمل شفا حاصل ہوگئی۔

(زاد المعاد في بدي خير العباد: ۴/ ۱۶۴)

ان روایات، فقہاء اور ائمہ کے اس عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ زمزم دنیوی مسائل کے حل کے لیے بھی انتہائی مفید اور مسنون عمل ہے۔

اُخروی مسائل کے لیے زمزم کا پینا

بعض صحابہ کرامؓ اور حضرات ائمۂ اُمت سے اخروی مسائل میں آسانی کے لیے زمزم کا پینا ثابت ہے۔ الجوہر المنظم ص:۶۲ پر ''فضل ماء زمزم'' کے تحت لکھا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے زمزم پیا اور یوں کہا:

''اللّٰهم أشربهٗ لظمأ يوم القيامة''

یعنی ''میں اسے قیامت کے دن کی پیاس سے بچنے کی نیت سے پی رہا ہوں۔''
(الجوہر المنظم، ص:۶۲)

☆ اسی طرح عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے منقول ہے کہ وہ زمزم پیتے وقت یہ کہتے کہ: مجھے یہ حدیث ''مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهٗ۔'' پہنچی ہے۔ اس پر اعتماد کرتے ہوئے اے اللہ! میں اُسے قیامت کی پیاس بجھانے کے لیے پی رہا ہوں۔
(البيهقي في شعب الإيمان،)

معلوم ہوا زمزم اُمتِ محمدیہ کو خداوندِ قدوس کی طرف سے وہ نعمتِ عظمٰی اور وہ گوہرِ نایاب دستیاب ہوا ہے کہ دنیوی اور اُخروی دونوں قسم کے مصائب اور مسائل سے نجات پانے کا نہایت ہی آسان اور سہل راستہ میسر ہوا ہے۔

زمزم پیتے وقت دعا کی قبولیت

دعا کی قبولیت بعض اوقات مکان کے ساتھ، جبکہ بعض اوقات زمان کے

ساتھ معلق ہوتی ہے، جیسے احادیث میں دو خطبوں کے درمیان، اور بعض دوسری احادیث میں عصر اور مغرب کے درمیان کا ذکر ہے، جبکہ کچھ حدیثوں میں اذان اور اقامت کے درمیان دعا کی مقبولیت کا ذکر بھی آتا ہے۔ (سنن الترمذي)

اسی طرح زمزم پیتے وقت بھی اگر دعا کی جائے تو جلد قبول ہوتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب زمزم پیتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

"اللّٰهم إني أسئلک علمًا نافعاً ورزقاً واسعاً وشفاءً من كلّ داء ۔" (الدارقطني في السنن الكبرى، ج: ٢، ص: ٢٨٨)

زمزم تقویتِ قلب کے لیے پینا

زمزم کے اندر رب العزت نے یہ خاصیت بھی رکھی ہے کہ اس سے دل مضبوط ہوجاتا ہے اور دل کی گھبراہٹ ختم ہوجاتی ہے۔ علامہ عراقیؒ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ چاک کرکے اسے زمزم سے اسی لئے دھویا گیا، تاکہ اس کے اندر آسمان وزمین کے ملکوت اور جنت وجہنم کے دیکھنے کی قوت پیدا ہوجائے۔

زمزم پینے کا طریقہ

زمزم پینے کا طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ پڑھ کر تین سانس میں قبلہ رو ہوکر پیا جائے اور خوب اچھی طرح سیراب ہوکر پیا جائے، جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ طریقہ ایک شخص کو بتایا تھا:

"إذا شربت من ماء زمزم، فاستقبل القبلة، واذكر اسم

الله، وتنفس ثلاثًا، وتضلع منها، فإذا فرغت، فاحمد الله عز وجل۔" (مرعاة المفاتيح،۹،۴۷)

اور زمزم سیراب ہوکر نہ پینے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

"إن آية ما بيننا وبين المنافقين، إنهم لا يتضلعون من زمزم۔" (سنن ابن ماجة: ۲/ ۱۰۱۷)

کہ: "ہمارے اور منافقوں کے بارے فرق یہ ہے کہ وہ زمزم پیٹ بھر کر نہیں پیتے۔"

جہاں تک زمزم کھڑے ہوکر پینے کی بات ہے، جیسا کہ آج کل رواج ہوگیا ہے تو اس سلسلے میں فقہی تصریحات سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ کھڑے ہوکر پینا مستحب نہیں ہے۔ البتہ عام پانی کی طرح اسے کھڑے کھڑے پینا مکروہ بھی نہیں ہے، بلکہ اسے کھڑے ہوکر پینا بلا کراہت جائز ہے، جیسے کہ ابن عابدین شامیؒ لکھتے ہیں:

"ولعل الأوجه عدم الكراهة إن لم نقل بالاستحباب لأن ماء زمزم شفاء وكذا فضل الوضوء۔" (شامي، ج: ۱، ص: ۸۸)

خلاصۂ کلام

زمزم کو ادب واحترام سے پیا جائے، اس کے اندر پوشیدہ برکات سے استفادہ کیا جائے، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کے لیے ایک بڑی نعمت ہے۔ اس کی

قدردانی کرنا اور اس کی حرمت کو پیشِ نظر رکھنا ایمانی فریضہ ہے، اسی لیے فقہاء نے لکھا ہے کہ ان کاموں میں یہ پانی استعمال نہ کیا جائے جن سے اس کی توہین ہوتی ہے، مثلاً اس سے ناپاکی اور گندگی صاف کرنا یا اس سے استنجاء کرنا وغیرہ مکروہ تحریمی ہے۔

یہ پانی اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا قیمتی تحفہ ہے، ہمیں اس کے اندر ودیعت کردہ فوائد سے خود کو قیمتی بنانا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس متبرک پانی سے خوب خوب سیراب ہونا نصیب فرمائے، آمین، ثم آمین۔ (بینات)

مستحب ہے کہ طواف اور دو رکعتوں اور ملتزم سے فارغ ہو کر زمزم کا پانی قبلہ رُخ ہو کر تین سانس میں پیٹ بھر کر پئیں۔

حرم میں جگہ جگہ زمزم کے کولر پڑے ہوئے ہیں، کسی بھی جگہ سے آپ پانی پی سکتے ہیں۔ پانی پیتے وقت شروع میں "بسم اللہ" اور آخر میں "الحمد للہ" کہہ کر یہ دعاء پڑھیں:

زمزم پینے کی دعاء

﴿ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ عِلۡمًا نَّافِعًا وَّ رِزۡقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنۡ كُلِّ دَاءٍ ﴾ (سنن الدار قطنی، حدیث نمبر:2738)

اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم اور فراخی والے رزق اور ہر مرض سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔

Zamzam

Zamzam water is believed to be blessed holy water for Muslims. The source of this water is the Zamzam well which is situated within Masjid-al-Haram in Mecca, Saudi Arabia. The well is located 20 metres east of the Al-Kaaba, which is known as the holiest place in Islam. The history of Zamzam water is as interesting as its benefits, and both re-emphasize its religious importance.

****

After performing Salah tut-Tawaf, drink Zamzam water which is available around the Tawaf area. Make an intention for what you are drinking Zamzam water for. For example, to be cured from an illness, good health, success in this world, or protection from the tribulations of the grave.

The Prophet (SAW) said: "The water of Zamzam is for whatever purpose it is drunk for. When drinking the water, it is mustahabb (preferred) to stand and face the Kaaba, say Bismillah, pause to take a breath three times, and say Alhamdulillah after finishing. You can also rub it on your face and body.

Duas are accepted at this station too, so make as many duas as you can. You may recite the following dua too after drinking Zamzam water:

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا، وَعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ ﴾

Allahumma Inni As'aluka 'ilman nafi'an, wa rizqan wasi'an, wa 'amalan mutaqabbalan, wa shifa'an min kulli da'.

Translation: O Allah! Grant me knowledge that's beneficial, provision that is abundant, and

the cure to every illness. (Ibn Majah)

History of Zamzam Water

As narrated by Ibn ‘Abbaas, (RA) Prophet Ibrahim was ordered by Allah to take away his wife, Hajera and his son, Ismail to Makkah. During this time, Makkah was a barren land. Following the commands of Allah, the Prophet left his wife and son with some dates and water and returned home. After spending some time on this barren land, the dates and water ran out. As young Ismail started crying with thirst, Hajera started looking for water. She went running up and down seven times between the hills of Safa and Marwa (Sa’ee is an important ritual of Umrah and Hajj both). Suddenly, Hajera noticed water flowing out from a spot on the ground that Jibreel (AS), an angel sent by Allah, had struck with his wing.

She carefully collected some water for herself and started feeding it to Ismail. The water that gushed out came to be known as the blessed water of Zamzam.

The Miracle of Zamzam Water

The Prophet (PBUH) said, “The best water on the face of the earth is the water of Zamzam; it is a kind of food and a healing from sickness.”

Saheeh al-Jaami, 3302

The miracle of the Zamzam well and it's holy water is what makes it an important part of Islamic history. Some of the well-known properties of the zamzam water include:

* It helps control pangs of hunger
* Applying it on eyes helps improve eyesight and other problems related to eyes.
* It helps reduce acidity.
* It is helpful in preventing dental caries.
* It is a good source of nourishment and

improves overall health.

* It fulfills the wishes and duas of pilgrims.

* It helps repair damaged skin cells.

* It strengthens the immune system of the human body.

Ibn al-Qayyim said:

“Myself and others tried seeking healing with Zamzam water and saw wondrous things. I sought healing with it from a number of illnesses, and I was healed by the permission of Allah. I saw someone who nourished himself with it for a number of days, half a month or more, and he did not feel hunger; he performed Tawaaf along with the other people just as they did. And he told me that he consumed nothing but Zamzam water for forty days and he had the strength , to fast and to perform Tawaaf numerous times.”

صفا ومروہ کے درمیان سعی کا مسنون طریقہ

صفا اور مروہ کے سات چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں، پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ السَّعْىُ فَاسْعَوْا۔ (صحیح ابن خزیمہ۲۷۶۵)

تم پر سعی فرض کر دی گئی ہے لہٰذا سعی کرو۔

☆ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ .

(رواه الترمذی)

Ibn Abbas (RA) narrated:

"The Messenger of Allah (SAW) only performed the Sa'i of the House and of As-Safa and Al-Marwah to show his strength to the idolaters."

☆ طواف سے فارغ ہونے اور زمزم پینے کے بعد بابُ الصفا سے نکل کر صفا اور مروہ کے سائن کو فالو کرتے ہوئے سعی کے لئے صفا پر جائیں۔

☆ صفا اور مروہ دو پہاڑیاں ہیں، اور سعی کے معنیٰ دوڑنے اور صفا ومروہ

کے درمیان مخصوص طریقہ پر سات چکر لگانے کے ہیں ۔ یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ حضرت ہاجرہ کے خاص عمل کی یادگار ہے، اور عمرہ اور حج دونوں میں یہ سعی کرنا واجب ہے۔

بیت اللہ کے طواف کے بعد جب سعی کے لیے جائیں، تو صفا کے قریب پہنچ کر یہ آیت پڑھیں:

(1) ﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ ﴾

بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

پھر یہ کہیں:

(2) ﴿ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ. ﴾

جس جگہ سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا ہے، میں بھی اسی سے شروع کرتا ہوں ۔ یعنی میں اس (کوہ صفا) سے (سعی) شروع کرتا ہوں، جسے اللہ تعالیٰ نے (قرآن کریم میں) پہلے ذکر کیا ہے۔

پھر صفا پہاڑی پر تھوڑا سا چڑھ کر ایسی جگہ کھڑا ہونا بہتر ہے، جہاں سے بیت اللہ نظر آئے، وہاں خانہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے دعاء کے لئے ہاتھ اٹھالیں اور وہاں تین مرتبہ یہ کلمات پڑھیں:

(3) ﴿ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ. ﴾

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

پھر تین مرتبہ یہ کہیں:

(4) ﴿لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.﴾

(صحیح مسلم، بَابُ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رقم الحدیث: **2950**)

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، اسی کے لیے ہر تعریف ہے، وہ زندگی اور موت دیتا ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اسی نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا اسی نے (کافروں کے) گروہوں کو شکست دی۔

☆ اس کے بعد کھڑے ہو کر خوب دعائیں مانگیں یہ دعاؤں کے قبول ہونے کا خاص مقام ہے، اور چلنے میں جلدی نہ کریں۔

☆ حضرت جابرؓ سے مروی ہے:

عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَأَتَى الْمَقَامَ فَقَرَأَ :(وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ

فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ " نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ " . فَبَدَأَ بِالصَّفَا وَقَرَأَ : (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ) . (رواه الترمذی)

Jabir (RA) narrated:

"When the Prophet arrived in Makkah, he performed seven (rounds) of Tawaf around the House. Then he came to the Maqam and said: "And take you (people) the Maqam (place) of Ibrahim as a place of prayer". Then he prayed behind the Maqam. Then he came to the (Black) Stone to touch it. Then he said: 'We begin with what Allah began with.' So he began at As-Safa and recited: "Indeed As-Safa and Al-Marwah are among the Symbols of Allah."

سعی کی نیت

دعا سے فارغ ہونے کے بعد سعی کی نیت اس طرح کریں:

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰی فَیَسِّرْهُ لِیْ وَ تَقَبَّلْهُ

﴿ مِنّٰیٌ ﴾

اے اللہ! میں تیری رضا اور خوشنودی کے لئے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے سات چکروں کی نیت کرتا ہوں، اے اللہ! اس کو میرے لیے آسان فرما دیجیے اور قبول فرمالیجیے۔ نیت دل میں کرنا کافی ہے مگر زبان سے بھی کہنا افضل ہے۔

اس کے بعد مروہ کی طرف دائیں راستہ پر آہستہ آہستہ روانہ ہوں، جب سبز لائٹوں کے قریب پہنچ جائیں تو ان کے درمیان مرد حضرات درمیانی رفتار سے دوڑیں، سبز لائٹ پار کر لینے کے بعد پھر اسی طرح عام رفتار سے مروہ کی طرف چلیں۔

☆ سعی کے دوران سبز نشانات یعنی سبز لائٹوں کے درمیان خواتین مرد حضرات کی طرح دوڑ کر نہ چلیں، بلکہ اپنی عادت کے مطابق چلیں۔

سعی کے دوران یہ دعا پڑھیں:

﴿ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ، اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ﴾ (ابن ابی شیبہ)

اے میرے رب! مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما، اور میرے گناہوں سے در گزر فرما، تو ہی عزت والا اور بزرگی والا ہے۔

اس کے علاوہ دیگر مسنون دعائیں بھی مانگی جاسکتی ہیں، کہ یہ بھی قبولیت کا مقام ہے۔

مروہ پر پہنچ کر

جب مروہ پہنچ جائیں تو بیت اللہ کی طرف رخ کر کے ہاتھ اٹھا کر اسی طرح دعا مانگیں جس طرح صفا پر مانگیں، یہ سعی کا ایک چکر ہوگیا، اس کے بعد صفا کی طرف روانہ ہوں اور میلین اخضرین (سبز لائٹوں) کے درمیان درمیانی رفتار سے دوڑیں اور صفا پر پہنچ کر بیت اللہ کی طرف رخ کر کے اسی طرح دعا مانگیں، یہ دوسرا چکر مکمل ہوگیا، یادر ہے کہ صفا مروہ پر استلام ثابت نہیں، لہٰذا اس سے اجتناب لازم ہے۔

☆ سعی صفا سے شروع ہوتی ہے اور مروہ پر ختم ہوتی ہے۔ ہر مرتبہ صفا اور مروہ پہنچ کر خانہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے دعاء کرنی چاہئے۔

مذکور طریقہ سے جب ساتواں چکر مروہ پر پورا کرلیں تو آخر میں دو رکعات نفل ادا کریں، لیکن مروہ پر نہیں، بلکہ مروہ سے نیچے اتر کر حرم شریف میں کسی بھی جگہ پڑھ لیں، اس کے بعد حلق یا قصر کرالیں۔ جبکہ دورانِ سعی اگر نماز کا وقت ہوجائے تو سعی موقوف کرلیں اور نماز کے بعد اسی جگہ سے سعی شروع کریں۔ یادر ہے کہ سعی کے لیے باوضو ہونا شرعاً لازم نہیں، البتہ بہتر وافضل ہے، لہٰذا اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔

☆ سعی میں اضطباع نہیں لہٰذا سعی کے دوران کندھا ڈھانپ کر رکھیں۔

☆ طواف سے فارغ ہونے کے بعد اگر سعی میں تاخیر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں، مگر طواف کے متّصل کرنا سنت ہے۔

☆ سعی کو طواف کے بعد کرنا شرط ہے، طواف کے بغیر سعی معتبر نہیں ہوگی، اگر کوئی طواف سے پہلے سعی کر لے تو اسے طواف کے بعد دوبارہ کرنا ہوگی۔

☆ سعی کے چکروں کی تعداد میں شک ہو جائے تو کم تعداد شمار کر کے باقی چکروں سے سعی مکمل کریں۔

☆ سعی پیدل کرنا واجب ہے سوائے اس کے کہ کوئی عذر ہو تو پھر ویل چیئر پر کی جا سکتی ہے۔

کثیر بن جمہان سے روایت ہے کہ:

عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمْهَانَ، قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِي فِي السَّعْيِ فَقُلْتُ لَهُ أَتَمْشِي فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ لَئِنْ سَعَيْتُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَسْعَى وَلَئِنْ مَشَيْتُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَمْشِي وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ .

Kathir bin Jumhan said:

"I saw Ibn Umar (RA) walking at the place of Sa'i so I said to him: 'Do you walk at the place of Sa'i between As-Safa and Al-Marwah?' He said: 'If I performed Sa'i, then it is because I saw the Messenger of Allah performing Sa'i there, and if I walked, then it is because I have seen the Messenger of Allah walking. And I am an old man."

Sa'i between Safa and Marwah

Like Tawaf, Sa'ee is a mandatory step in Umrah. Simply put, it's the practice of walking between the hills of Safa and Marwah seven times.

It is a sunnah to perform Sa'i immediately after Tawaf, although you may take a break if necessary. If you feel tired after Tawaf or your feet are aching, you may rest until you feel ready. Remember, you will cover over three kilometres during Sa'i, so ensure you have sufficient energy to complete the rite before starting.

For the Sa'i to be considered valid, the following is necessary:

* To perform Sa'i yourself.

* To have entered into Ihram before performing the Sa'i.
* To stay in Ihram until the Sa'i has been completed.
* To perform Sa'i at its correct time.
* To begin Sa'i at Safa and finish at Marwa.
* To perform Sa'i after having done Tawaf.
* To perform Sa'i on foot unless you have a valid excuse.
* To perform seven laps.
* To cover the complete distance between Safa and Marwa.

After completing your Tawaf and performing Salah tut-Tawaf, return to Hajre Al-Aswad to carry out Istilam again before proceeding to the Safa hill to begin Sa'ee. Safa is located inside Masjid al-Haram in line with the Hajare al-Aswad. When

approaching the Safa hill recite the following verse from the Quran :

﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ﴾

Innaṣ-ṣafā wal-marwata min sha'ā'irillāh.

(2:158).

Translation: Indeed, Safa and Marwa are from the Signs of Allah.

Followed by:

﴿ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ ﴾

Abda'ou bimā ba da'allahu bihi.

Translation: I begin with that which Allah has begun with.

These should only be recited once before Sa'i and not at the start of each lap.

* Upon reaching the hill of Safa, face the direction of the Kaaba and raise your hands in supplication. Your view of the Kaaba may be

obscured so make an educated guess about its location and face this direction.

You may say Takbir (Allāhu akbar), Tahleel (lā ilāha illā Allāh) and send Salawat upon the Prophet (PBUH).

It is Sunnah to recite the following Dua:

﴿اَللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ﴾

Allāhu akbar, Allāhu akbar, Allāhu akbar, wa lillāhil-ḥamd.

Translation: Allah is the greatest; Allah is the greatest; Allah is the greatest, and to Allah belongs all praise.

﴿لَآ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ *

Lā ilāha illallāhu waḥdahu lā sharīka lah(u), lahu l-mulku wa lahul-ḥamdu yuḥyī wa yumīt(u), wa huwa ‘alā kulli shay’in qadīr.

Translation: There is no deity except Allah, alone without a partner. To Him belongs the Dominion, and to Him belongs all praise. He gives life and death and He has power over everything.

﴿لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، اَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ ٱلْأَحْزَابَ وَحْدَهُ﴾

Lā ilāha illallāhu waḥdah(u), anjaza wa’da hu wa na ṣa ra ‘abdahu wa hazamal-aḥzāba waḥdah.

Translation: There is no deity except Allah alone. He fulfilled His promise, supported His slave and defeated the confederates alone.

After reciting this Dua, you may recite your own supplications. Read the Dua a total of three times, making your own supplications in between each time, as this was the Sunnah of the Prophet (PBUH).

Make duas in your own language too.

* Then, start walking towards Marwa.

Between the two hills of Safa and Marwah, you'll notice two sets of green lights positioned around 50 meters apart. Men should run between the green lights, but women should proceed walking at their normal speed.

* No specific dua or dhikr has been prescribed for pilgrims performing Sa'ee. You may recite any supplications or duas of your choice such as sending Durood upon the Prophet (SAW).

* Upon reaching Marwa, climb upon it and repeat the same procedure as when ascending

Safa. This completes one round.

Return back to Safa and repeat the same supplications you recited upon reaching Safa. This completes two rounds.

* Complete seven rounds between Safa and Marwa in total, ending the last one on Marwa.

Dua and Salah

It is recommended that you make a final du’a here and perform two rak’ahs of nafl salah in Masjid al-Haram following Sa’i.

بال منڈوانا یا کٹوانا

عمرے یا حج کے احرام سے نکلنے کے لیے آخری عمل ''حلق'' یا ''قصر'' ہے، افضل یہ ہے کہ مرد حضرات پورے سر کے بال منڈوائیں اسے ''حلق'' کہا جاتا ہے۔

اور اگر کوئی شخص حلق نہیں کروانا چاہتا تو کم از کم چوتھائی سر کے بال ایک پورے کی مقدار قصر کرنا ضروری ہے، سر کے جس حصے سے بھی چوتھائی سر کی مقدار ایک پورے کے بقدر بال کاٹ دیئے تو احرام سے حلال ہوجائے گا۔ البتہ قصر کی صورت میں بھی بہتر یہ ہے کہ پورے سر کے بال ایک پورے کے برابر کاٹے۔ چوتھائی سر سے کم اور ایک پورے کی لمبائی سے کم مقدار بال کاٹنا عمرہ یا حج کے احرام سے حلال ہونے کے لیے کافی نہیں ہوگا۔

لہٰذا اگر کوئی شخص عمرے کے آخر میں سر کے بال مختلف اطراف سے چوتھائی سر کے بقدر قینچی سے ایک پورے کی مقدار کاٹ لے تو ایسی صورت میں احرام سے حلال ہوجائے گا، اور اگر ایک پورے کی مقدار سے کم کاٹے گا تو احرام سے حلال نہیں ہوگا، یہ طریقہ درست نہیں، (کیوں کہ چوتھائی سر کے بال کٹوائے بغیر مرد اور عورت احرام کی پابندیوں سے نہیں نکلتے) اور احرام کے منافی کوئی کام کرنے سے دم لازم ہوگا، جو حدودِ حرم میں دینا لازم ہوگا۔

☆ سنت یہ ہے کہ بال منڈوانے کی ابتداء سر کے دائیں طرف سے کریں۔

☆ عورتوں کے لئے حلق کا حکم نہیں صرف قصر کا حکم ہے: حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ:

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا .(رواه الترمذی)

پیارے پیغمبر ﷺ نے عورتوں کو حلق سے منع فرمایا ہے۔

☆☆☆

Ali (RA) narrated:

"The Messenger of Allah (SAW) prohibited that a woman should shave her head."

****

☆ اور عورت کے لیے سر کے کم از کم چوتھائی بالوں سے ایک پورے (انگلی کے تہائی حصہ) کے بقدر قصر کرنا ضروری ہے، ورنہ دم لازم آئے گا، جو حدودِ حرم میں دینا لازم ہوگا۔ سر کے بال کٹوائے بغیر مرد اور عورت احرام کی پابندیوں سے نہیں نکلیں گے۔

☆ احرام سے نکلنے کے لیے عورتیں بالوں کی متعین مقدار خود بھی کاٹ سکتی ہیں اور کسی خاتون یا محرم رشتہ دار سے بھی کٹوا سکتی ہیں۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ساری چوٹی پکڑ کر، یا دائیں، بائیں اور پیچھے کی جانب سے سر کے بالوں کی تین لٹیں بنا کر انگلی کے ایک پورے کی لمبائی کے برابر خود تراش لیں، یا کسی دوسری عورت یا محرم سے ترشوالیں۔

عمرہ میں بال کٹوانا افضل ہے یا منڈوانا؟

عمرہ یا حج دونوں ہی میں بال منڈوانا افضل ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال منڈوانے والوں کے لیے مغفرت و رحمت کی تین بار اور کٹوانے والوں کے لیے ایک بار دعا فرمائی تھی۔ چنانچہ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ حَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ . قَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ " رَحِمَ اللَّهُ الْمُحَلِّقِينَ " . مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ " وَالْمُقَصِّرِينَ ".(ترمذی)

پیارے پیغمبر ﷺ نے (عمرہ کرنے کے بعد) حلق فرمایا، اور حضرات صحابہ کرامؓ میں سے بعض نے حلق کروایا، اور بعض نے قصر کروایا۔

ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ پیارے پیغمبر ﷺ نے (اس موقع پر) دو یا تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم فرمائے، اور پھر ایک مرتبہ ارشاد فرمایا، اور حلق کروانے والوں پر بھی۔

☆☆☆☆☆

The Messenger of Allah (SAW) said: "May Allah have mercy upon those who shaved."

saying it one or two times, then he said: "And those who shortened."

****

☆ نیز اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے کلام قرآن کریم میں حلق کرنے والوں کا ذکر پہلے، اور بال کٹوانے والوں کا ذکر بعد میں کیا ہے۔

لہٰذا افضل یہ ہے کہ بال منڈوا دیئے جائیں لیکن اگر عمرہ حج کے قریب ہی کیا ہو تو پھر افضل یہ ہے کہ عمرہ میں بال کٹوا دیئے جائیں تاکہ حج میں منڈوانے کے لیے بال موجود ہوں کیونکہ عمرہ کی نسبت حج اکمل ہے اور اکمل عمل اکمل ہی کے لیے ہونا چاہیئے، اور اگر عمرہ اور حج کے درمیان کافی وقت ہو مثلاً یہ کہ عمرہ شوال میں کیا ہو اور اس مدت میں بالوں کا طویل ہونا ممکن ہو تو وہ بال منڈوا دے تاکہ منڈوانے کی فضیلت کو حاصل کر سکے۔

علماء کے صحیح قول کے مطابق سر کے کچھ حصے کے بالوں کو منڈوانا یا کٹوانا کفایت نہیں کرتا بلکہ واجب یہ ہے کہ سارے سر کے بالوں کو منڈوایا یا کٹوایا جائے، نیز افضل یہ ہے کہ بالوں کے منڈوانے یا کٹوانے کا آغاز دائیں طرف سے کیا جائے۔

☆ بالوں کا حدودِ حرم میں کٹوانا ضروری ہے، حدودِ حرم سے باہر کٹوانے پر دم واجب ہوگا۔

Halq or Taqsir

After Sa'ee, you'll need to perform Halq or Taqsir to exit the state of Ihram. Unless you perform this critical step, you'll stay in the state of Ihram.

Halq refers to the shaving of the head, whereas Taqsir means trimming the hair. Even if you don't have any hair, run a razor over your head to symbolically complete the ritual.

For taqsir, a minimum amount of hair must be trimmed equal to the length of a fingertip from all sides of the head where hair is present. While you may cut your hair on your own, assigning someone else to do that for you is also permitted.

Women, on the other hand, are forbidden to perform Halq. They only need to trim a

fingertip's length from the end of their hair, regardless of how short the hair is.

****

مبارک ہو آپ کا عمرہ پورا ہو گیا

بالوں کے کٹوانے کے ساتھ ہی آپ کا عمرہ پورا ہو جائے گا،اور احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جائیں گی۔ واپس ہوٹل جا کر غسل کر لیں اور سلے ہوئے کپڑے پہن لیں،خوشبو لگا لیں۔عمرہ کی تکمیل پر فخر کے اندر مبتلا نہ ہوں، بلکہ رب العالمین کا شکر ادا کریں جس نے آپ کو یہ توفیق عطا فرمائی ، اور عمرہ کی قبولیت کے لئے اللہ سے دعاء مانگتے رہیں۔

Ending Ihram

With the completion of Halq or Taqsir, you'll exit the state of Ihram.

As soon as your Ihram ends, you'll be free from the associated restrictions such as the use of perfumes, cutting nails, engaging in marital relations, etc.

You may now change into regular clothes.

However, if your Umrah is part of Hajj, marital

relations will remain forbidden until Tawaf az-Ziyarah but other Ihram restrictions will be lifted.

****

Congratulations,you've completed your Umrah

Instead of feeling proud of your achievement, keep repenting, thanking Allah for the privilege and constantly make duas that your Umrah gets accepted.

****

قیام مکہ کے دوران

مکّہ مکرمہ کے قیام کو غنیمت سمجھیں، یہاں ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے اس لئے اس قیام کے دوران مسجد حرام کی حاضری ،ذکر، تلاوت ، استغفار، درود شریف اور نفلی طواف کثرت کے ساتھ کریں۔پانچوں وقت کی نماز مسجد حرام میں جماعت کے ساتھ ادا کریں۔تہجد، اشراق، چاشت ،اوابین وغیرہ ادا کرنے کا اہتمام کریں۔

☆ جس طرح یہاں ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے،اسی طرح گناہ

کا وبال بھی بہت سخت ہے، اس لئے فسق و فجور، لڑائی جھگڑے، غیبت اور فضول باتوں سے اجتناب کریں۔

زیارات مکّہ

مکہ میں قیام کے دوران غار ثور، غار حرا، میدان عرفات، جبل رحمت، مزدلفہ، منیٰ وغیرہ زیارتوں کے لئے جائیں تو فجر کی نماز کے بعد زیادہ بہتر ہے تاکہ ظہر سے قبل واپس آ کر ظہر کی نماز مسجد حرام میں ادا کر سکیں۔

Islamic landmarks, Ziyarat Near Makkah

* Jabal al-Nour: The "Mountain of Light" hosts Gar-e-Hira- the cave in which the Prophet Muhammad (PBUH) would go to for seclusion, contemplation and meditation. It is also the place where the first words of the Holy Qur'an were revealed to the Prophet Muhammad (PBUH) through Angel Jibreel.

* Mount Arafat: Mount Arafat is a holy site of Hajj and considered to be a blessed place to visit.

* Maktaba Makkah-al-Mukarramah: This is

the holy birthplace of Prophet Muhammad (PBUH), which is located in Sha’be Banu Hashim in Makkah. Previously a mountain, this place has been converted into a national library.

* Jannat-al-Mualla: This is the most significant cemetery for Muslims, and is the resting place of many ancestors and relatives of Prophet Muhammad (PBUH). It is located to the north of the Masjid al-Haram and is around 15 minutes walk.

* Masjid-e-Ayesha; The second-largest mosque in Tanaem, Masjid-e-Aisha is one of the oldest establishments in the city. It is also a site where pilgrims can enter Ihram.

☆☆☆

متعدد عمرے کرنا

زندگی میں اگر موقع ملے تو بار بار عمرہ کا سفر کرنا بلا کراہت درست ہے۔ عمرہ کرنا ایک ایسی عبادت ہے جس کی شریعت میں کوئی تحدید نہیں کی گئی ہے ۔ انسان پورے سال میں چند ایام چھوڑ کر جتنے چاہے عمرے کر سکتا ہے۔ اور ایسی عبادتیں جن کی شریعت میں تحدید نہیں کی گئی ہے، ان میں کثرت مطلوب ہے، اس لئے ایک سفر میں ایک سے زائد عمرے کرنا جائز ہے، اس کو بدعت کہنا صحیح نہیں ہے۔ جو چیز فی نفسہٖ جائز ہو اس کو بلا دلیل بدعت یا ناجائز قرار دینا درست نہیں ہے۔

(حج اور عمرے کے جدید مسائل، ص۱۲۹)

☆ عمرہ کی ادائیگی کے بعد اپنی طرف سے یا اپنے متعلقین کی طرف سے نفلی عمرے کرنا چاہیں تو غسل کر کے مسجد عائشہؓ تنعیم جا کر احرام باندھیں، اور دو رکعت نماز نفل پڑھ کر عمرے کی نیت کریں اور تلبیہ پڑھیں جس طرح آپ نے پہلے عمرہ میں جو اعمال کئے تھے اسی طریقہ کے مطابق عمرہ کریں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے مروی ہے:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُعْمِرَ عَائِشَةَ مِنَ التَّنْعِيمِ . (قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ) .

Amr bin Aws narrated from Abdur-Rahman

bin Abi Bakr:

"The Prophet ordered Abdur-Rahman bin Abi Bakr to (accompany) Aishah (RA) to perform Umrah from At-Tan'im."

جمہور فقہاء امت کے نزدیک ایک سفر میں ایک سے زیادہ عمرے کرنا نہ صرف یہ کہ جائز ہے، بلکہ حدیث میں اس کی فضیلت بھی آئی ہے، چنانچہ "صحیح البخاري" (3/2) پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

العمرة إلى العمرة كفارة لما بينهما، والحج المبرور ليس له جزاء إلا الجنة.

جس کا مفہوم ہے کہ ایک عمرے کے بعد دوسرا عمرہ ان کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور مقبول حج کا بدلہ جنت کے علاوہ کچھ نہیں۔ اور بعض صحابہ اور تابعین سے بھی اس کی ترغیب منقول ہے۔

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پے در پے حج، عمرہ کیا کرو کیوں کہ یہ فقر اور گناہوں کو ایسے ختم کردیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے اور سونے، چاندی کے میل کو ختم کردیتی ہے۔ اور ایک موقع پر ارشاد فرمایا (دوسرا) عمرہ (پہلے) عمرے تک کے سارے گناہوں کا کفارہ ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ" وہ ایک عرصہ

تک مکہ میں آ کر رہے اور جب بھی ان کے بال بڑے ہوتے تھے وہ عمرہ کرلیا کرتے تھے"۔

حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے منقول ہے جب ایام تشریق گزر جائیں تو جب چاہو عمرہ کرو"۔

اسی طرح حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے منقول ہے جب تک سر پہ اُسترا چلا نا ممکن رہے عمرے کرتے رہو"۔ان تمام آثار سے اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ کثرت سے عمرے کرنا مستحب ہے اور ایک سفر میں ہونے یا مختلف اسفار میں ہونے کی کوئی قید نہیں ہے۔

لہٰذا اس بات سے کہ حضورﷺ نے ایک سفر میں ایک سے زیادہ عمرے نہیں فرمائے یہ استدلال کرنا ٹھیک نہیں کہ ایک سفر میں ایک سے زیادہ عمرے درست نہیں، کیونکہ کسی فعل کا استحباب جس طرح حضورﷺ کے فعل سے ثابت ہوتا ہے، اسی طرح آپﷺ کے قول سے بھی ثابت ہوتا ہے اور بخاری کے مذکورہ بالا حدیث بغیر کسی قسم کے قیود کے عمروں کی کثرت پر واضح دلیل ہے۔ نیز ایک عمرہ کرنے کے بعد دوسرا عمرہ کرنے کے لیے میقات جا کر احرام باندھنا ضروری نہیں، بلکہ حرم کی حدود سے نکل کر حِل سے احرام باندھا جاسکتا ہے، جیسا کہ حضور نے حضرت عائشہ کو عمرے کا احرام باندھنے کے لیے حل بھیجا تھا، جہاں آج کل مسجد عائشہ واقع ہے۔

عمرہ بدل

واضح رہے کہ حجِ بدل تو شرعاً مشروع ہے، البتہ عمرہ بدل یا بدل عمرہ کی

اصطلاح کتبِ فقہ میں نہیں ملتی، لہٰذا معاوضہ دے کر کسی کی طرف سے عمرہ کروانا شرعاً مشروع نہیں۔البتہ دیگر نیک اعمال کی طرح ایصال ثواب کے لئے عمرہ کرکے اپنے زندہ اقارب یا مرحومین میں سے بھی جس کو چاہیں اس کا ثواب بخش سکتے ہیں۔

حضرت ابی رزین عقیلیؓ سے روایت ہے کہ:

عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لاَ يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلاَ الْعُمْرَةَ وَلاَ الظَّعْنَ . قَالَ " حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ "

Abu Razin Al-Uqaili narrated:

that he went to the Prophet (SAW) and said: "O Messenger of Allah! My father is an elderly man who is not able to perform Hajj nor Umrah nor undertake a journey.' He said: 'Perform Hajj on behalf of your father and perform Umrah.'

ایصالِ ثواب کے لیے عمرہ کے دوطریقے ہیں:

1 ۔عمرہ اپنی طرف سے ادا کرے اور اس کا ثواب کسی دوسرے شخص کو پہنچائیں ، یا کئی لوگوں کو ثواب پہنچائیں ، اور خواہ پوری امّت کو ثواب پہنچائیں سب اختیار ہے،اس صورت میں احرام وتلبیہ میں نیت اپنی ہی کرے گا۔

2۔ دوسروں کی طرف سے عمرہ ادا کرے، احرام باندھتے وقت ان کی طرف سے احرام باندھنے کی نیت کرے، اور تلبیہ بھی ان کی طرف سے پڑھے۔

3۔ تاہم بہتر یہ ہے کہ پہلے سنت عمرہ اپنی طرف سے خاص نیت کرکے کرے، پھر وہاں قیام کے دوران جسے چاہے ایصالِ ثواب کی غرض سے عمرہ کرکے ثواب پہنچادے۔

البحرالرائق میں ہے:

"والأصل فيه أن الإنسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة أو صوما أو صدقة أو قراءة قرآن أو ذكرا أو طوافا أو حجا أو عمرة أو غير ذلك عند أصحابنا للكتاب والسنة."

☆ کسی میّت یا انتہائی بوڑھے، یا ایسے بیمار شخص جس کی صحت کی بظاہر توقع نہیں ہے، کی جانب سے بلا شبہ عمرۂ بدل کیا جاسکتا ہے۔ دوسرے کی طرف سے عمرہ کرنے کی صورت میں احرام باندھتے وقت اسی کی طرف سے احرام باندھنے کی نیت کرے اور تلبیہ بھی اسی کی طرف سے پڑھے۔ لیکن صحت مند زندہ شخص کی جانب سے عمرہ بدل کی ادائیگی میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ اس لئے احتیاط صحت مند شخص کی طرف سے عمرہ بدل نہ کرنے میں ہے۔

Performing Umrah on behalf of relatives

You can perform Umrah on behalf of relatives. However, you can only do so if the relative is deceased, chronically unwell, or physically unable to perform Umrah. This means that they are too physically weak to travel to Umrah and take care of themselves throughout the journey.

In order to perform Umrah on behalf of a relative, one must make the intention of performing Umrah in their name when entering the state of Ihram. They should then perform all the rituals of Umrah on behalf of their family member. You do not need to repeat any rituals- making the intention of performing the Umrah on

behalf of a relative is sufficient.

It's important to note that you can only perform Umrah on behalf of one relative at a time. So if you're intending to perform Umrah on behalf of multiple relatives, you will have to perform Umrah multiple times.

It's permissible to perform Umrah on behalf of a relative who has passed away. When performing Umrah on behalf of someone else, start by saying "Labbayka Umrah'tan (name of the person you intend to perform Umrah for).

طواف وداع

عمرہ کے سفر میں طواف وداع ضروری نہیں ،لیکن اگر کوئی واپسی کے وقت کرنا چاہے تو کر لے۔

عمرہ سے متعلق بعض مسائل

عورت بغیر محرم یا شوہر کے عمرہ کا سفر یا کوئی دوسرا سفر نہیں کرسکتی ۔اگر کوئی

عورت بغیر محرم یا شوہر کے عمرہ کرے تو اس کا عمرہ تو ادا ہو جائے گا لیکن ایسا کرنے میں بڑا گناہ ہے۔

☆ بعض لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ اگر کسی نے عمرہ کیا تو اس پر حج فرض ہوجاتا ہے، یہ غلط ہے۔ اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں ہے کہ وہ حج ادا کر سکے تو اس پر عمرہ کی ادائیگی کی وجہ سے حج فرض نہیں ہوتا، اگر چہ وہ عمرہ، حج کے مہینوں میں ہی ادا کیا جائے، پھر بھی اس کی وجہ سے حج فرض نہیں ہوگا۔

☆ عام حالات میں عورتوں کے لئے نماز جنازہ نہیں ہے، لیکن حرمین شریفین میں حاضری کے موقعہ پر اگر نماز جنازہ شروع ہو جائے، تو عورتیں بھی شریک ہو سکتی ہیں۔

زیارت مدینہ منوّرہ شہر نبویؐ کا سفر

زیارت مدینہ منوّرہ

حق سبحانہ وتعالیٰ نے مقامات وامکنہ میں سے بھی بعض مخصوص ومقدس مقامات کو دوسرے بعض پر فوقیت بخشی ہے، ان ہی مخصوص ومقدس مقامات میں سے دارِ ہجرتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے؛ کیوں کہ اس مقدس سرزمین کے ساتھ بہت سے امتیازات جڑے ہوئے ہیں اور یہ مبارک زمین بہت سے فضائل ومناقب کی حامل ہے، یہ وہ سرزمین ہے جس کی طرف (کفارِ مکہ اور اہل طائف کے ایمان سے مایوس ہوکر) خاتم الرسل آقائے دو جہاں جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت فرمائی اور اپنی زندگی کے آخری دس سال یہیں گذارے۔

یہی وہ سرزمین ہے جس کی طرف اپنی جان اور اسلام کی حفاظت کی خاطر کفارِ مکہ کے ظلم وستم سے پریشان وتنگ آکر صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ہجرت کی اور امن واطمینان کے ساتھ زندگی گذاری۔

یہی وہ سرزمین ہے، جہاں سے اسلام دنیا میں پھیلا اور قوت وشوکت حاصل ہوئی۔ یہی وہ سرزمین ہے جہاں کے باشندوں نے قدم قدم پر اللہ کے حبیب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا حتی کہ اپنی جانوں کو پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کرنے سے گریز نہیں کیا، اسی وجہ سے اللہ کی طرف سے ان کو انصار کا لقب ملا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جا بجا ان کی تعریف فرمائی، چنانچہ قرآن کریم میں ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ

يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوْتُوْا، وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ. ﴾ (الحشر:۹)

اور (یہ مال فئ) ان لوگوں کے لیے ہے جنہوں نے ان سے پہلے (مدینہ کے) گھروں میں ٹھکانہ بنایا اور ایمان لائے، وہ محبت کرتے ہیں ان لوگوں سے جنہوں نے ان کی طرف ہجرت کی اور اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں پاتے ہیں، اس مال غنیمت سے جو ان کو دیا جائے اور وہ (ان کو) خود پر ترجیح دیتے ہیں اگر چہ ان کو فاقہ کرنا پڑے اور جو شخص اپنے نفس کے بخل سے بچا لیا گیا تو ایسے ہی لوگ کامیاب ہیں۔

احادیث رسول کی روشنی میں مدینہ نبویہ کے بے شمار فضائل ہیں چند فضائل پیش خدمت ہیں۔

مدینہ منورہ کے لیے برکت کی دعاء

پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ کی سرزمین، اس کے پھل، پیمانے اور مد کے لیے برکت کی دعاء فرمائی ہے: چنانچہ مسلم شریف کی حدیث ہے:

وعنه (أبي هريرة رضى الله عنه) قال كان النّاس إذا رأوا أول الثمرة جاؤا به إلى النبي صلى الله عليه وسلم فإذا أخذه قال اللّٰهم بارک لنا في ثمرنا، وبارک لنا في مدينتنا ، وبارک لنا في صاعنا، وبارک لنا في مدنا، اللّٰهم إن إبراهيم عبدک وخليلک ونبيک، وإني عبدک ونبيک، وإنه دعاک لمكة وأنا أدعوک للمدينة بمثل ما دعاک لمكة ومثله معه ـ

(مسلم ۱/۴۴۲ باب فضل المدينة، مؤطأمالک کتاب جامع الدعأ باب فضل المدينة ۳۵۸)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ لوگ باغ کا سب سے پہلا پھل دیکھتے تو اس کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو لیتے اور یہ دعاء فرماتے کہ اے اللہ ہمارے پھل میں برکت عطا فرما، ہمارے شہر میں برکت فرما، ہمارے صاع میں برکت فرما اور ہمارے مد میں برکت فرما۔

اے اللہ! بیشک ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے، تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور بیشک انھوں نے تجھ سے مکہ کے لیے دعاء کی اور میں بھی مدینہ کے لیے اس طرح کی دعاء کرتا ہوں، جیسا کہ ابراہیمؑ نے مکہ کے لیے دعاء کی۔

آب وہوا کی درستگی اور وبائی مرض کے لیے دعاء

جب پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ

کے قیام کے زمانہ میں حضرت ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما بخار میں مبتلا ہوگئے یہ ایک سخت قسم کا بخار تھا جو وباء کی شکل میں اہل مدینہ کو آتا تھا اور جس کو آتا تھا کمزور کردیا کرتا تھا، جس سے صحابۂ کرام کے مدینہ منورہ سے بددل ہونے کا بھی اندیشہ تھا، اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء فرمائی:

اے اللہ ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت پیدا فرمادیجئے جیسا کہ ہمارے دلوں میں مکہ کی محبت ہے یا اس سے بھی زیادہ، مدینہ کی آب وہوا کو درست کردیجئے اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کردیجئے۔ (جحفہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک بستی تھی جہاں کے باشندے یہودی تھی) اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعاء قبول فرمائی اور بخار کو ان لوگوں کی طرف منتقل کردیا۔

امّ المؤمنین سیدہ طاہرہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ:

عن عائشة رضى الله تعالى عنها قالت لما قدم المدينة وعک أبو بكر وبلال فجئت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبرته فقال: اللّٰهم حبب إلينا المدينة كحبنا مكة أو أشد وصححها وبارک لنا في صاعها ومدها وانقل حمّاها فاجعلها بالجحفة۔

(بخارى ٢٥٣ باب بلا عنوان اختصارا، مؤطأمالک ٣٦٥باب ماجاء فى وباء المدينة مختصر من حديث طويل)

جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ابوبکرؓ اور بلالؓ

بخار میں مبتلا ہو گئے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعاء فرمائی: اے اللہ ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت پیدا فرما جیسا کہ ہمارے دلوں میں مکہ کی محبت ہے یا اس سے بھی زیادہ، اس کی آب وہوا کو درست کردیجئے اور ہمارے لیے برکت پیدا فرما اس کے صاع میں اور اس کے مد میں اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کردیجیے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے:

عن عبد الله بن عمرو في رؤيا النبي صلى الله عليه وسلم في المدينة رأيت امرأة سوداء ثائرة الرأس خرجت من المدينة حتى نزلت مهيعة فتأولتها أن وباء المدينة نقل إلى مهيعة وهي الجحفة۔

(مختصرصحیح البخاری باب من کذب فی حلمه۴/۲۶۲)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مدینہ کے قیام کے زمانہ میں: میں نے ایک کالی عورت کو خواب میں دیکھا جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے جو مدینہ سے نکلی اور مہیعہ میں اتر گئی میں نے اس کی تعبیر لی کہ مدینہ کی وباء مہیعہ یعنی جحفہ کی طرف منتقل کردی گئی۔

پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ سے محبت

پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ بہت عزیز اور محبوب تھا؛ چنانچہ حضرت

انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے اور مدینہ کی دیواروں پر نظر پڑتی تو اپنی اونٹنی تیز کر دیتے اور اگر اونٹنی کے علاوہ کوئی دوسری سواری ہوتی تو اس کو تیز کر دیتے۔

انھیں سے ایک دوسری حدیث میں منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے اُحد پہاڑ کے بارے میں فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، جیسا کہ احادیث ذیل میں اس کی تصریح ہے:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ:

عن أنس رضى الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا قدم من سفر فنظر إلى جدرات المدينة أوضع راحلته وإن كان على دابة حركها من حبها۔ (بخاری۱/۲۵۳ باب بلاعنوان)

پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس آتے اور مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنی اونٹنی کو تیز کر دیتے اور اگر دوسری سواری پر ہوتے اس کو تیز کر دیتے اور یہ سب مدینہ سے محبت کی وجہ سے تھا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ:

وعنه أن النبي صلى الله عليه وسلم أن ا لنبي صلى الله عليه وسلم طلع له أحد فقال هذا جبل يحبنا ونحبه۔

(مؤطأ مالک ،کتاب الجامع، باب ما جاء فی أمر المدینة۳۶۱)

پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جب احد پہاڑ دکھائی دیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث میں "ھذا جبل یحبنا ونحبہ" کی شرح میں محدثین کی دو رائیں ہیں:

(۱) یہ حدیث مجاز پر محمول ہے اور پہاڑ کے محبت کرنے کا مطلب ہے کہ اس پہاڑ کے قریب رہنے والے لوگ یعنی اہل مدینہ جو صاحب ایمان وتوحید ہیں ہم سے محبت کرتے ہیں اور ہم ان سے محبت کرتے ہیں۔

(۲) یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ جمادات میں بھی علم ودانائی، محبت وعداوت پیدا فرمادیتے ہیں، جیسا کہ وہ ستون جس پر ٹیک لگا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیا کرتے تھے جب منبر تیار ہوگیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ دینے لگے اور ستون پر ٹیک لگا کر خطبہ دینا ترک فرمادیا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جدائی کے غم میں رونے لگا۔

الغرض خواہ یہ حدیث ظاہر پر محمول ہو یا مجاز پر دونوں صورتوں میں مدینہ کی حرمت وعظمت کی طرف مشیر ہے، اگر ظاہر پر محمول ہو تو اس لیے کہ اس حدیث سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرامؓ کا مدینہ کے پہاڑ احد سے محبت کرنا اور پہاڑ کا آپ اور آپ کے صحابہؓ سے محبت کرنا ثابت ہوتا ہے۔

اور مجاز پر محمول ہو تو؛ اس لئے کہ اس حدیث سے اہلِ مدینہ کا آپ اور آپ کے صحابۂ کرامؓ سے محبت کرنا ثابت ہوتا ہے اور آپ اور آپ کے صحابۂ کرامؓ کا اہل

مدینہ سے، گویا اہل مدینہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام ؓ کے نزدیک محبوب ہیں تو اہلِ مدینہ کی فضیلت ثابت ہوئی اور مکین کی فضیلت مکان کی فضیلت کو مستلزم ہوتی ہے، لہٰذا مدینہ کی فضیلت ثابت ہوئی۔

مدینہ منورہ کی حرمت وعظمت

پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو مکرم ومحترم قرار دیا ہے؛ حتیٰ کہ بعض احادیث میں اس کے خاردار درختوں کے کاٹنے اور شکار کرنے سے منع کیا ہے، اور بعض احادیث میں فرمایا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی کسی کو حرمِ نبوی میں شکار کرتا ہوا دیکھے تو اس کا سامان چھین لے۔

چنانچہ اسی حدیث کے پیش نظر ایک صحابی سعد بن ابی وقاص ؓ نے ایک غلام کو حرمِ نبوی میں شکار کرتے ہوئے دیکھا تو اس کے کپڑے چھین لئے۔ اس غلام کے مالکان آئے اور کپڑے مانگے تو سعد بن ابی وقاص ؓ نے کپڑے نہیں دیئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنایا:

من أخذ أحدا يصيد فيه فليسلبه،

حضرت علی ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا:

قال ما كتبنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا القرآن ومافي هذه الصحيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة حرام ما بين عير إلى ثور فمن أحدث

فيها حدثا أو آوى محدثا فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين لا يقبل منه صرف ولا عدل۔

(بخاری۲۵۲،۲۵۱/۱باب حرم المدینة۔ ابو داؤد۲۷۸/۱باب تحریم المدینة

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے قرآن کے اور سوائے اس کے جو کچھ اس صحیفے میں ہے اور کچھ نہیں لکھا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، مدینہ محترم ومکرم ہے عیر اور ثور (مدینہ کی دو پہاڑیاں) کے درمیان سو جو شخص اس میں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو ٹھکانہ دے تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس کی کوئی فرض اور نفل نماز قبول نہیں ہوگی۔

حضرت سعدؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ:

عن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني أحرم ما بين لابتي المدينة أن يقطع عضاها أو يقتل صيدها۔ (مصنف ابن ابی شیبه باب مساحة حرم المدینة۲۹۵/۷)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: میں حرام قرار دیتا ہوں اس علاقے کو جو مدینہ کی دو پہاڑیوں کے درمیان ہے، یعنی اس بات کو کہ اس کے خاردار درختوں کو کاٹا جائے یا اس کے شکار کو قتل کیا جائے۔

نوٹ: احادیث مذکورہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم نبوی کو حرام قرار دیا ہے جس طرح کہ حرم مکی کو حرام قرار دیا ہے؛ لیکن ان احادیث میں حرام سے حرام شرعی

مراد نہیں ہے؛ بلکہ حرام بمعنی معظم ومحترم ہے؛ اس لئے فقہاء احناف کے یہاں حرم نبوی کی خاردار گھاس اور اس کے شکار کو قتل کرنا شرعی اعتبار سے حرام نہیں ہے؛ البتہ مکروہ ہے، جب کہ حرم مکی کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے، اس سے حرام شرعی مراد ہے؛ لہٰذا حرم مکی کی گھاس کو کاٹنا اور اس میں شکار کرنا شرعا حرام ہوگا۔

لیکن خواہ احادیث مذکورہ میں حرام بمعنی معظم ومحترم ہو یا حرام بمعنی شرعی ہو دونوں صورتوں میں حرم نبوی کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

روضۂ مبارک کی زیارت کا ثواب

اس مبارک سرزمین میں روضۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے میری زیارت کے لیے سفر کیا اور سفر سے اس کا مقصد میری زیارت ہی تھا تو وہ قیامت کے دن میرا پڑوسی ہوگا، اور ایک دوسری حدیث میں ہے جس شخص نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی تو وہ ایسا ہے جیسا کہ زندگی میں اس نے میری زیارت کی؛ چنانچہ مشکوۃ شریف میں ہے:

عن رجل من آل الخطاب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من زارني متعمدا كان في جواري يوم القيامة ۔

(شعب الایمان باب فضل الحج والعمرة۶/۴۸،المعجم الأوسط باب من اسمه جعفر ۳/۳۵۱)

خطاب کی اولاد میں سے ایک شخص سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے بقصد وارادہ میری زیارت کی تو وہ قیامت کے دن میرا پڑوسی ہوگا۔

حضرت ابن عمرؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ:

عن ابن عمر مرفوعا من حج فزار قبري بعد موتي كمن زارني في حياتي - (شعب الايمان باب فضل الحج والعمرة۴۸/۶)

پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اور مرنے کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ ایسا ہے جیسا کہ میری زندگی میں اس نے میری زیارت کی۔

مدینہ کی پریشانیوں پر صبر کی فضیلت

پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے بارے میں فرمایا ہے جس شخص نے مدینہ کی مشکلوں، اس کی پریشانیوں اور مشقتوں (گرمی، بخار وغیرہ) کو برداشت کیا تو میں اس کے لیے گواہ ہوں گا اور قیامت کے دن اس کا سفارشی ہوں گا، جیسا کہ مشکٰوۃ شریف میں ہے:

عن رجل من آل الخطاب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من سكن المدينة وصبر على بلائها كنت له شهيدا ومشفعا يوم القيامة(مسلم شريف باب الترغيب فى سكن المدينة والصبر۱۵۲/۴)

ایک دوسری حدیث میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا کوئی فرد مدینہ کی سختی اور پریشانی پر صبر نہیں کرے گا مگر یہ کہ قیامت کے دن میں اس کے لیے سفارشی ہوں گا۔(مسلم شریف ۱/۴۴۴)

یعنی اگر وہ شخص گنہگار ہے تو سفارشی ہوں گا اور اگر گناہوں سے محفوظ ہوگا تو

میں گواہ ہوں گا کہ اس نے مدینہ کی مشقتوں کو برداشت کیا، اس کی پریشانیوں کو جھیلا ہے؛ لہٰذا اس کے اجر وثواب میں اضافہ کیا جائے گا۔

بدکرداروں سے مدینہ منورہ کا تحفظ

مدینہ کے فضائل ومناقب میں یہ بھی ایک قابل تذکرہ فضیلت ہے کہ مدینہ میں فاسق، فاجر اور حدود اللہ سے تجاوز کرنے والوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے؛ چنانچہ مدینہ منورہ وقتاً فوقتاً اس طرح کے لوگوں کو باہر پھینکتا رہتا ہے، اس طرح کا ایک واقعہ خود پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی رونما ہوا۔

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک دیہاتی نے مدینہ میں آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اتفاق سے اس دیہاتی کو بخار آگیا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اے محمد میری بیعت توڑ دو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا پھر دوبارہ آیا اور کہا کہ اے محمد میری بیعت توڑ دو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا پھر سہ بارہ آیا اور یہی جملہ دہرایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انکار کیا اس کے بعد وہ دیہاتی مدینہ سے چلا گیا تو اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مدینہ کی مثال بھٹی کی طرح ہے کہ جس طرح بھٹی میں لوہا رکھا جائے تو میل کچیل دور ہوجاتا ہے اور آئینہ کی طرح صاف وشفاف ہوجاتا ہے، اسی طرح مدینہ بھی بدکار، بدعقیدہ، فاسق، فاجر، کافر، منافق لوگوں کو وقتاً فوقتاً باہر پھینکتا رہتا ہے اور صالح، متقی، عابد، زاہد اور خدا سے لو لگانے والوں کو پناہ دیتا ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا، یہاں تک کہ قرب قیامت میں مسیح دجال کا ظہور ہوگا جو دنیا کے چپے چپے کو

چھان مارے گا، کوئی ایسی جگہ نہیں ہوگی جہاں اس کے منحوس اور ناپاک قدم نہ پہنچے ہوں گے؛ لیکن یہ ملعون مدینہ کی سرزمین میں قدم نہیں رکھ سکے گا؛ کیوں کہ مدینہ کے ہر راستے پر اللہ کی طرف سے فرشتے مقرر ہوں گے جو حفاظت کے لیے صف بستہ کھڑے ہوں گے؛ اس لیے مدینہ کے قریب سنگلاخ زمین میں اترے گا اس وقت مدینہ منورہ تین مرتبہ لرزے گا اور مدینہ میں جتنے کفار ومشرکین، فساق وفجار ہوں گے سب کو باہر پھینک دے گا جو سب دجال کے پاس آکر جمع ہوجائیں گے جیسا کہ احادیث ذیل سے معلوم ہوتا ہے۔

(الف) عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تقوم الساعة حتى تنفي المدينة شرارها كما ينفي الكير خبث الحديد۔

(مسلم ۱/۴۴۴ باب صيانة المدينة من دخول الطاعون والدجال اليها)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے قیامت قائم نہیں ہوگی تا آنکہ مدینہ بدکار لوگوں کو دور کردے جس طرح بھٹی فولاد (لوہے) کے میل کچیل کو دور کردیتی ہے۔

(ب) وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم على أنقاب المدينة ملائكة لا يدخلها الطاعون ولا الدجال۔

(بخارى ۱/۲۵۲ باب لا يدخل الدجال المدينة، مسلم ۱/۴۴۴ باب صيانة المدينة من دخول الطاعون والدجال)

حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی روایت ہے انھوں نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: مدینہ کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں؛ اس لیے طاعون اور دجال اس میں داخل نہیں ہو سکتے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ:

وعن أنس رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس من بلد إلا سيطأه الدجال إلا مكة والمدينة ليس نقب من أنقابها إلا عليه الملائكة صافين يحرسونها فينزل السبخة فترتجف المدينة بأهلها ثلث رجفات فيخرج إليه كل كافر ومنافق ۔

(بخاری ١/٢٥٣ باب لا يدخل الدجال المدينة)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

کوئی شہر نہیں ہوگا جہاں دجال کے قدم نہ پہنچے ہوں گے سوائے مکہ اور مدینہ کے۔ اس لیے کہ مدینہ کے ہر راستے پر فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے جو اس کی حفاظت کریں گے تو وہ مدینہ کے قریب سنگلاخ زمین میں اترے گا اور مدینہ اپنے باشندوں کے ساتھ تین مرتبہ لرزے گا تو سب کافر ومنافق نکل کر اس کی طرف چلے جائیں گے۔

مدینہ منورہ میں انتقال کی فضیلت

پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل ایمان کو مدینہ منورہ میں انتقال کرنے کی ترغیب دی ہے؛ چنانچہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے بس میں ہو کہ وہ مدینہ میں انتقال کرے اس کو چاہئے کہ مدینہ ہی میں انتقال کرے اس لیے کہ جو شخص مدینہ میں انتقال کرے تو میں اس کے لیے سفارشی ہوں گا۔

عن ابن عمر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عيله وسلم من استطاع أن يموت بالمدينة فليمت بها فإني أشفع لمن يموت بها۔

(سنن ابن ماجة الأرنؤوط باب فضل المدينة ۴/۲۹۲، مواردالظمآن الى زوائد ابن حبان ت حسين اسد؟ باب فضل مدينة سيدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم۳/۳۵۸)

یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ:

عن يحي بن سعيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان جالسا وقبر يحفر بالمدينة فاطلع رجل في القبر فقال: بئس مضجع المؤمن، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بئسما ما قلت، قال الرجل لم أرد هذا وإنما أردت القتل في سبيل الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

لا مثل القتل في سبيل الله ما على الأرض بقعة أحب إليَّ
أن يكون قبري بها منها ثلث مرات ۔

(مؤطأ مالک، الأعظمی باب الشہداء فی سبیل اللہ، ترمذی شاکر ۵/۷۱۹باب فضل المدینۃ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور مدینہ میں ایک قبر کھودی جارہی تھی اچانک ایک آدمی نے جھانک کر دیکھا تو اس کی زبان سے نکلا "مومن کی خوابگاہ کیا ہی بری ہے" اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تونے بری بات کہی۔تو اس نے کہا کہ میرا یہ مقصد نہیں ہے بلکہ میرا مقصد ہے جہاد میں شہید ہونا اس سے بڑھ کر ہے تو آپ نے فرمایا کہ (مدینہ میں انتقال کرجانا) جہاد فی سبیل اللہ کی طرح نہیں ہے(بلکہ اس سے بڑھ کر ہے) روئے زمین پر کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں مرنا مدینہ کے مقابلے مجھے زیادہ محبوب ہو، یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی۔

قرب قیامت مدینہ کی تادیر بقاء

اس مقدس سرزمین کی ایک اہم خصوصیت وفضیلت یہ ہے کہ جب قیامت کا وقوع ہوگا تو مدینہ کی بستی سب سے آخر میں فناء ہوگی، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے:

عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عيله وسلم آخر قرية من قرى الإسلام خرابًا المدينة ۔

هذا حديث حسن غريب (سنن ترمذی ت شاکرباب ما جاء فی فضل المدینۃ ۵/۸۲۵)

قرب قیامت اہل ایمان کا مدینہ میں اجتماع

قیامت کے قریب تمام اہل ایمان دنیا کے گوشے گوشے سے سمٹ کر مدینہ آجائیں گے، جیسا کہ بخاری کی یہ حدیث شاہد وعادل ہے۔

عن أبي هريرة رضى الله عنه قال رسول ا لله صلى الله عليه وسلم إن الإيمان ليأزر إلى المدينة كما تأزر الحية إلى جحرها۔ (بخاری، باب الإیمان یأرز إلی المدينة ١/٢٥٢)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (اہل) ایمان سمٹ کر اس طرح مدینہ آجائیں گے جس طرح سے سانپ سمٹ کر اپنے بل میں چلا جاتا ہے۔

مدینہ خیر وبرکت کی جگہ ہے:

والمدينةُ خيرٌ لهم لو كانوا يعلمون . (البخاري:١٨٧٥)

''اور مدینہ ان کے لئے باعث خیر وبرکت ہے اگر علم رکھتے۔''

☆ یہ حرم پاک ہے:

إنها حرَمٌ آمِنٌ (صحيح مسلم:١٣٧٥)

''بے شک مدینہ امن والا حرم ہے۔''

مدینہ میں داخلہ

جب آپ مدینہ منورہ کی طرف چلیں تو درود شریف کثرت سے پڑھتے رہیں اور مدینہ جوں جوں قریب ہوتا جائے اور زیادہ کثرت کرتے جائیں، جب مدینہ منورہ کی عمارتوں پر نظر پڑے تو درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھیں:

{ اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ نَبِيِّكَ فَاجْعَلْهُ وِقَايَةً لِّيْ مِنَ النَّارِ ، وَ أَمَاناً مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ }

یا اللہ! یہ آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حرم ہے، اس کو میرے لئے جہنم سے پردہ اور عذاب سے اور برے حساب سے امن کا سبب بنا دیجئے۔

مستحب ہے کہ مدینہ منور میں داخل ہونے سے پہلے غسل کریں، پاک صاف عمدہ لباس جو پاس موجود ہو پہنیں، اگر نئے کپڑے ہوں تو بہتر ہے۔ خوشبو لگائیں، شہر میں داخل ہونے سے پہلے پیادہ چلیں۔ اور اس شہر کی عظمت کا خیال کرتے ہوئے نہایت خوش وخضوع، تواضع، ادب اور حضور قلب کے ساتھ درود شریف پڑھتے ہوئے داخل ہوں اور یہ پیش نظر رکھیں کہ یہ وہ زمین ہے جس پر جا بجا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک لگے ہوئے ہیں۔

جب مدینہ میں داخل ہوں تو یہ دعاء پڑھیں:

﴿ رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ

صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا﴾

اے میرے پروردگار! مجھے یہاں صحیح طور پر داخل کیجئے، اور صحیح طریقے سے نکالئے، اور اپنی طرف سے میرے لئے مددگار بنا دیجئے۔

قابل صد رشک ہیں وہ لوگ جو مدینے میں ہیں یا اس کی زیارت پہ اللہ کی طرف سے بلائے گئے۔ اس مبارک سرزمین پہ مسجد نبوی ﷺ ہے جسے آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے تعمیر کیا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اس مسجد کی زیارت کا حکم فرمایا ہے:

لاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الأَقْصَى، وَمَسْجِدِيْ هٰذَا۔ (البخاري:١٩٩٥)

''مسجد حرام، مسجد نبوی اور بیت المقدس کے علاوہ (حصول ثواب کی نیت سے) کسی دوسری جگہ کا سفر مت کرو۔''

گویا ثواب کی نیت سے دنیا کی صرف تین مساجد کی زیارت کرنا جائز ہے باقی مساجد اور مقبروں کی زیارت کرنا جائز نہیں۔ البتہ جو لوگ مدینے میں مقیم ہوں یا کہیں سے بحیثیت زائر آئے ہوں تو ان کے لئے مسجد نبوی کی زیارت کے علاوہ مسجد قبا، بقیع الغرقد اور شہداء احد کی زیارت مشروع ہے۔

مسجد نبوی ﷺ:

حدیث میں آتا ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ:

صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ... فَإِنِّیْ اٰخِرُ الْأَنْبِیَاءِ وَمَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ۔

(مسلم شریف ۱۔۴۴۶ حدیث: ۱۳۹۴، بخاری شریف ۱۔۱۵۸ حدیث: ۱۱۷۷)

میری اس مسجد میں نماز کا ثواب دیگر مساجد کے مقابلہ میں ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے، سوائے مسجد حرام کے۔ اور میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد (انبیاء کی تعمیر کردہ مسجدوں میں سے) آخری مسجد ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ: ''مسجد نبوی میں نماز کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ (سنن ابن ماجہ: ۱۴۱۳)

مسجد نبوی میں مسلسل چالیس نمازیں پڑھنے کی فضیلت

نیز ایک روایت میں وارد ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

مَنْ صَلّٰی فِیْ مَسْجِدِیْ أَرْبَعِیْنَ صَلٰوۃ لاَ تَفُوْتُهٗ صَلٰوةٌ کُتِبَ لَهٗ بَرَاءَ ةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَ ةٌ مِنَ الْعَذَابِ وَبَرَاءَ ةٌ مِنَ النِّفَاقِ۔

(رواہ احمد والطبرانی فی الاوسط ۶۔۲۱۱، خلاصة الوفاء ۱۔۴۹۰)

جس شخص نے میری مسجد میں چالیس نمازیں مسلسل اس طرح پڑھیں کہ ان میں سے کوئی نماز نہیں چھوٹی تو اس کو تین باتوں سے برأت کا پروانہ عطا ہوتا ہے:

(۱) جہنم سے (۲) عذاب سے (۳) نفاق سے۔

اس لئے خصوصیت کے ساتھ مدینہ منورہ میں ہر نماز مسجد نبوی میں باجماعت پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

نیز کوشش کریں کہ کم از کم ایک قرآنِ کریم مسجد نبوی میں تلاوت کر کے ختم کرلیا جائے، اور زیادہ جتنا بھی ہوجائے وہ خیر ہی خیر ہے۔

ریاض الجنۃ

مسجد نبوی کا سب سے اہم حصہ وہ ہے جو روضۂ اقدس اور منبر نبوی کے درمیان میں ہے، جس کو ''ریاض الجنۃ'' کہا جاتا ہے، اس کے ستونوں پر سفید پتھر لگے ہوئے ہیں، اور ہرے پھولوں کا سفید کارپیٹ بچھا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ۔

(بخاری شریف ۱؍۱۵۹ حدیث: ۱۱۹۵ وغیرہ)

میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

اور ایک روایت میں یہ ہے کہ میرے منبر کے ستون جنت میں قائم ہیں۔

(خلاصة الوفاء ۱؍۴۹۷)

جنت کی کیاری کا کیا مطلب ہے؟

مسجد نبوی میں منبر اور حجرۂ مبارکہ کے درمیانی حصہ کو جنت کی کیاری کہنے کی وجہ کیا ہے؟ اس بارے میں اقوال مختلف ہیں: (۱) بعض حضرات نے فرمایا کہ یہ زمین

کا ٹکڑا بعینہٖ جنت میں چلا جائے گا (۲) یا یہ مطلب ہے کہ اس حصہ میں عبادت کرنے والوں کو آخرت میں جنت کے باغات نصیب ہوں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

(البحر العمیق ۱۔۲۵۲)

نوٹ) اب ریاض الجنۃ میں داخلہ کے لئے اپوائنٹمنٹ بنانی پڑتی ہے۔
بہتر ہے کہ آپ اپنے موبائیل پر النسک (Nusuk) یا توکلنا وغیرہ ایپ (App) ڈاؤنلوڈ کر لیں۔ اور اپنی تاریخوں کے حساب سے وقت بک کر لیں۔

ریاض الجنۃ کے سات ستون

ریاض الجنۃ میں سات اہم ستون ہیں، کوشش کرنی چاہئے کہ ان کے قریب جا کر کچھ نہ کچھ عبادت کر لی جائے، ان ستونوں کے اوپر علامتیں بنی ہوئی ہیں۔ وہ ستون یہ ہیں:

(۱) اسطوانۂ حنانہ: یہ ستون محراب کے قریب ہے، یہاں وہ کھجور کا تنا دفن ہے جس پر ٹیک لگا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر بننے سے قبل خطبہ دیا کرتے تھے، پھر جب منبر بن گیا تو یہ ستون مارے فراق کے رونے لگا تھا، جو پیارے پیغمبر علیہ السلام کے دلاسہ دینے پر خاموش ہوا۔

(۲) اسطوانۂ ابولبابہ: یہی وہ ستون ہے جہاں صحابی رسول حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے اپنے کو باندھ لیا تھا، پھر جب ان کی توبہ قبول ہوئی تو انہیں کھولا گیا۔

(۳) اسطوانۂ وفود: یہی وہ مقام ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنے والے وفود سے ملاقات فرماتے تھے۔

(۴) اسطوانۂ حرس: یہ حجرۂ عائشہ صدیقہؓ سے بالکل ملا ہوا ہے، یہاں

ہجرت کے ابتدائی سالوں میں پہرے داری کا نظم تھا، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت کے وعدہ کے بعد ختم کر دیا گیا تھا۔

(۵) اسطوانۂ جبرئیل: یہی وہ مقام ہے جہاں عموماً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام کی ملاقات ہوتی تھی۔

(۶) اسطوانۂ سریر: اس جگہ پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام بحالت اعتکاف قیام فرماتے تھے۔

(۷) اسطوانۂ عائشہ: ام المؤمنین سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مسجد نبوی میں اس جگہ کے مقامِ مقبول ہونے کی نشان دہی فرمائی تھی کہ یہاں دعائیں اور توبہ قبول ہوتی ہے، اسی مناسبت سے اس ستون کا نام ''اسطوانۂ عائشہ'' رکھا گیا ہے۔

(مستفاد: انوار مناسک ۳۶۷-۳۶۵)

☆☆☆

Travelling to Madina

History, Facts, Religious significance of Madina.

Madina, also known as Madina al-Munawwarah (The Enlightened City), is the blessed city where the Prophet Muhammad (PBUH) lived, spread Islam and the resting place of His blessed tomb (Rawda Sharif).

The Prophet Muhammad (PBUH) migrated to Madina from Makkah in 622 AD, also known as the Hijra.

It is home to the Masjid an-Nabawi- the Holy mosque of the Prophet Muhammad (PBUH) which was established by the Prophet (PBUH) himself.

Prophet Muhammad (PBUH) spent some of the most important years of his blessed life in Madina and many Quranic verses were revealed to him here (Madani Ayat's).

Masjid Nabawi

The Prophet (PBUH)'s holy mosque is located next to his blessed home.

Masjid al-Nabawi "The Prophet's Mosque" was built by the Prophet (SAW) shortly after his migration from Makkah to Madinah in 1 AH (622 CE). It was originally a small mosque built from mud bricks and palm fronds but has undergone several expansions throughout history making it one of the largest mosques in the world today. The grave of the Prophet (SAW) as well as the graves of two of his most faithful companions, Abu Bakr al-Siddiq (RA) and Umar ibn al-Khattab (RA) are located within the mosque,

making Masjid al-Nabawi one of the most visited sites of ziyarah.

Masjid Nabawi is the heart of Madinah. The building has been a focal point as the city has grown exponentially around it over hundreds of years. When the mosque was first established by the Prophet (SAW) it was much more than a place where congregational prayers were performed five times a day. As well as being a place of spirituality, it was also a place where social, legal and political activities were carried out. The building had a number of functions:

* It was a place of learning where sacred knowledge was passed down through generations from teacher to student.
* Public announcements were made from the mosque.
* It acted as a court of law where legal

disputes were decided.

* Discussions and negotiations with foreign dignitaries took place in the masjid.

* It was a place of refuge for the poor and needy.

* It was also used as a place of relaxation, where one could rest, engage in conversation with others and recite poetry.

From the offset, Masjid Nabawi was a center for the community rather than merely a place of prayer. The initial construction carried out by the Prophet (SAW) and his companions demonstrated this, as did subsequent renovations by later generations.

As the city of the Prophet Muhammad (PBUH), Madina is a blessed and holy place. Although visiting Madina is not one of the rites

of Umrah, visiting the city can bring great rewards and benefits if one has the correct adaab (manners).

The following Ahadith demonstrate the benefits and rewards of visiting Madina:

* The person who offers 40 prayers consecutively in my mosque, without missing a prayer in between, will secure immunity from the fire of Hell and other torments and also from hypocrisy.

Hadith | Musnad Ahmad

* Prophet Muhammad (PBUH) said:

The prayer in my Masjid (Masjid An-Nabawi) is better than one thousand (1000) prayers in any other masjid with the exception of

Masjid Al-Haram, and a prayer in Masjid Al-Haram is better than one hundred thousand (100,000) prayers.

Hadith | Ibn Majah

* The Messenger (PBUH) of Allah SWT said:

I have made Madinah a sanctuary between its two (Harrat) mountains.

Hadith | Sahih al-Bukhari

* In another hadith, Prophet Muhammad (PBUH) said:

There are angels guarding the entrances (or roads) of Madina; neither plague nor Dajjal will be able to enter it.

Hadith | Sahih al-Bukhari

As an enlightened city, millions of Muslims

visit Madinah every year in order to attain purification, blessings and rewards. Almost everyone performing Umrah will choose to visit Madina as part of their trip.

Route to Madinah

As you begin your journey towards the blessed city of Madinah al-Munawwarah, you should make a special effort to recite Salawat/Durood Sharif (salutations upon the Prophet (SAW) abundantly, with complete sincerity and presence of heart. The most virtuous act on this blessed journey is the constant recitation of Salawat.

Travel with great excitement and increase your love and yearning for the Messenger of Allah as you approach Madinah. To increase your yearning, you can:

* Recite poems in praise of the Prophet (SAW).
* Read and study the prophetic biography (seerah) of the Messenger of Allah (SAW).
* Discuss the life of the Prophet (SAW) with your fellow travellers.

As you enter the blessed city limits of Madinah al-Munawwarah, you should be completely engrossed in the remembrance of the Prophet (SAW). Your yearning for the Prophet (SAW) should reach its climax at this point.

When entering Madinah, recite Salawat along with the following du'a:

﴿اَللّٰهُمَّ هَذَا حَرَمُ نَبِيِّكَ فَاجْعَلْهُ وِقَايَةً لِّيْ مِنَ النَّارِ وَآمِنًّا مِنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ﴾

Allāhumma hādhā ḥaramu nabiyyika faj'alhu wiqāyatal lī mina n-nāri wa aaminna mina l-'adhābi wa sū'i l-ḥisāb.

O Allah, this is the Sacred precinct of your Prophet (SAW), so make it a protection for me from the Fire and a security from punishment and a bad reckoning.

*****

You should keep the sanctity of Madinah in mind and maintain proper adab (etiquette) since Madinah, along with Makkah, is the most auspicious place on the face of the earth. Maintain this sense of reverence from the beginning of your arrival until you depart, with your heart full of awe, and profusely invoke blessings and salutations upon the Prophet

(SAW). Be conscious of the grand status and position of the Prophet (SAW) at all times.

If you haven't done already, you should bathe immediately after reaching Madinah, wear clean clothes and apply perfume.

*****

روضۂ اطہر کی زیارت

پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت سب سے بڑی سعادت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت وعظمت وہ چیز ہے جس کے بغیر ایمان ہی درست نہیں ہوتا۔
روضہ اطہر کی زیارت سے متعلق متعدد روایات میں ترغیب دی گئی ہے اور فضیلت بھی بیان کی گئی ہے بلکہ ایک روایت میں تو یہاں تک فرمایا گیا ہے:

من حج البيت ولم يزرني فقد جفاني ۔

یعنی جو شخص حج کو گیا اور (بغیر کسی عذر کے) میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

اور ایک روایت میں ہے:

من حج فزار قبري بعد موتي كان كمن زارني في حياتي ۔

(أخرجه البيهقي في الكبرى ج٥ ص٢٤٦، دارقطني ج٢ ص٢٧٨، والبيهقي في شعب الإيمان ٤١٥٤)

دوسری روایت میں ہے:

من زار قبري وجبت له شفاعتي (رواه الدارقطني والبزار)

لہٰذا روضۂ اقدس کی زیارت بالاجماع اعظم قربات اور افضل طاعت سے ہے، اور ترقی درجات کے وسائل میں سے سب سے بڑا وسیلہ ہے۔
بعض علماء نے اہل وسعت کے لیے اسے واجب لکھا ہے۔
(معلم الحجاج)

فقہ حنفی کے مشہور فقیہ اور جلیل القدر محدّث ملا علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ بالاتفاق تمام مسلمانوں کے نزدیک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اہم ترین نیکیوں میں سے ہے اور افضل ترین عبادات میں سے ہے اور آخرت کے اعلیٰ درجات تک پہونچنے کے لئے کامیاب ذریعہ اور پُرامید وسیلہ ہے۔

درمختار میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت مندوب ہے؛ بلکہ بعض علماء نے اس شخص کے حق میں جس کے پاس مالی وسعت ہو واجب کہا ہے۔ مشہور فقیہ علامہ شامی رحمہ اللہ نے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سے اس قول کو نقل کیا ہے۔

یقیناً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے احسانات امّت پر ہیں، ان کا تقاضا یہ ہے کہ اگر ہمارے پاس مالی وسعت ہو، تو ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت کریں۔ بیشک یہ بے حد محرومی کی بات ہے کہ آدمی حج یا عمرہ کے لئے سفر کرے اور طاقت و مالی وسعت ہونے کے باوجود وہ روضہ مبارک کی زیارت نہ کرے۔

ائمہ اربعہ کے سب مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کرنا مستحب ہے۔

چونکہ روضہ اطہر کی زیارت کی فضیلت متعدد روایات اور مختلف طرق سے ثابت ہے اس لیے اگر کسی سند میں ضعف پایا بھی جائے تو وہ فضیلت کے ثبوت کے لیے مانع نہیں ہوگا۔

The Adab of Visiting the Prophet

'Adab' is commonly translated as “good manners” or “decorum” and refers to the proper etiquette that should be observed by a Muslim. It can be defined as an expression of love from the heart for someone or something. The more love you have for something, the more adab you have for it. Developing adab for the Prophet (SAW) is thus achieved by increasing your love for him.

If visiting the blessed Prophet (SAW) after his death is akin to visiting him during his life, then it would be beneficial to learn about the adab of the Sahaba whose characters were chiselled to excellence by the company of the blessed Prophet (SAW), which imbued them with humanity, selflessness, compassion,

humility, integrity and love for Allah.

The Adab of the Sahaba

As a result of their immense love for the blessed Prophet (SAW) the adab of the Sahaba was unparalleled. There are numerous examples of their level of adab:

* According to Anas ibn Malik (RA), "None of the Sahaba raised their eyes to look at him (SAW) except Abu Bakr and Umar (RAH). They would look at him and he at them. They would smile at him and he at them."
* Anas (RA) reported that: "The Sahaba knocked at the door of the Prophet of Allah (SAW) with their fingernails (so as to avoid disturbing him)."
* According to Hind bint Abi Hala (RA), "When he spoke, those sitting around him

bowed their heads as if birds were perched on top of them."

* Another Hadith states, "They would run to take his ablution water as if fighting with each other to get it. If he spit out his saliva, they would take it in their hands and rub it over their bodies."

In fact, the Sahaba received much of their training and guidance on how to behave in the company of the Prophet (SAW) directly from Allah:

* In Surah Hujurat, they are told not to raise their voices and not to call the Prophet (SAW) by his name.

* In Surah Nur, they are told to call out to him softly and with humility. They are also instructed not to leave the gatherings of the Prophet (SAW) without his permission.

The Love of Imam Malik (RA)

When Imam Malik (RA), who is known as Imam Dar al-Hijrah (the Imam of Madinah), would hear of the Messenger of Allah (SAW), his face would turn pale, and he would hunch over until his followers and students could no longer bear to see him in that state. Mus’ab ibn Abdullah (RA) said:

"When the Prophet (SAW) was mentioned, Malik (RA) would grow pale so that it distressed those with him. One day he was asked about this. He said, ‘If you had seen what I have seen, you would not be surprised at what you see me do.' "

Imam Malik (RA) spent his entire life in Madinah but never rode on any conveyance

during his time in the blessed city. He used to walk barefoot and say: “I feel ashamed to trample this ground with a beast, while Rasulullah (SAW) used to walk on it.”

Your Adab

Prior to your visit, you should also fulfil the adab of the outward (i.e. your appearance). To do so, perform ghusl, wear the best clothes you have, apply perfume, wear white if it’s a Friday, cover your head, let your beard grow and ensure you’re looking your best. This should be done every time you intend to present yourself in front of him.

****

روضہ اقدس پر حاضری کے آداب اور صلاۃ وسلام کا طریقہ

ا) جب روضہ اقدس (علی صاحبھا الف الف صلاۃ وسلام) کی طرف جائیں تو راستہ میں درود شریف کثرت سے پڑھیں، اور خوب ذوق وشوق پیدا کریں اور اظہار محبت میں کوئی کمی نہ چھوڑیں۔ اگر خود یہ حالات پیدا نہ ہوں تو بتکلّف پیدا کریں اور عاشقوں کی سی صورت ہی بنالیں۔ نہایت ادب کے ساتھ روضہ اقدس پر حاضر ہوں اور دل کو تمام دنیاوی خیالات سے فارغ کردیں۔

مردوں کے لئے اب روضۂ اقدس میں داخلہ اور صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کے لئے گیٹ مختص کردیا گیا ہے باب السلام گیٹ نمبر 1 سے جب مسجد نبویؐ میں داخل ہوں تو داہنا پاؤں پہلے اندر رکھیں، اور درود شریف پڑھ کر:

﴿ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ، نَوَيْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِكَافِ ﴾

پڑھیں۔ پھر روضۂ اقدس کی طرف اس دھیان سے بڑھیں کہ یہ محبوب رب العالمین، رحمۃ للعالمین کا دربار ہے جن کے لئے ساری کائنات پیدا کی گئی۔ جہاں مقرب فرشتے سلام کو آتے ہیں۔

☆ ایسا دربار کہ جہاں حضرت عائشہؓ کسی کو زور سے کیل ٹھوکنے کی اجازت

نہیں دیتی تھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف نہ پہنچے۔

☆ ایسا دربار کہ جب حضرت علیؓ کو اپنے مکان کے کواڑ بنانے کی ضرورت پیش آئی تو بنانے والے کو فرمایا کہ شہر کے باہر بقیع میں بنا کر لائیں تا کہ ان کے بنانے کی آواز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک نہ پہنچے۔

ذرا غور فرمائیں کہ اتنا شور بھی گوارا نہ تھا، اور اب آپ ہماری لا اُبالی دیکھیں کہ کس قدر بلند آواز سے شور برپا کرتے ہوئے، موبائل سے ویڈیو بناتے ہوئے داخل ہو رہے ہیں۔ حالانکہ صلوٰۃ وسلام کے لئے حاضری کے وقت پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ادب و احترام، اور تعظیم و بزرگی کا وہی معاملہ ہونا چاہئے جو زندگی میں تھا۔ اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اپنی قبر میں زندہ ہیں۔

سچ بتایئے، کیا آپ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات اقدس میں اس طرح کا منظر پیش کرتے جیسا کہ اب ہو رہا ہے؟ ہرگز نہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خصوصیت سے اس پر تنبیہ فرمائی ہے کہ اے ایمان والو! تم اپنی آواز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سے اونچی نہ کرو۔ ایک دوسرے کو دھکے دے کر اور ویڈیوز بناتے ہوئے آگے بڑھنے میں کونسی عقیدت اور محبت ہے؟۔

لہٰذا خاموشی سے متوسط آواز میں درود شریف پڑھتے ہوئے آگے بڑھیں اور مواجہہ شریف پر پہنچ کر روضہ اقدس کی طرف رُخ کر کے قبلہ کی طرف پشت کر کے مواجھہ شریف کے سامنے آ جائیں۔ اِدھر اُدھر مت دیکھیں، نظر نیچی رکھیں اور کوئی حرکت خلاف ادب نہ کریں۔ زیادہ قریب بھی نہ کھڑے ہوں اور جالی کو ہاتھ بھی نہ لگائیں، نہ بوسہ دیں، نہ سجدہ کریں، کہ اس قسم کی باتیں خلاف ادب واحترام اور ناجائز

ہیں اور سجدہ کرنا شرک ہے۔ اور یہ خیال کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر شریف میں قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے آرام فرما ہیں اور سلام و کلام کو سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں اور عظمت و جلال کا لحاظ کرتے ہوئے متوسط آواز سے سلام پڑھیں۔ زیادہ زور سے مت بولیں اور بالکل آہستہ سے بھی مت پڑھیں۔

Your Route to Masjid Nabawi

Before you make your way to Masjid Nabawi, make sure you're not distracted by anything that will divide your attention. If you have a pressing matter to attend to, complete it quickly. Don't indulge yourself in anything else other than the remembrance of the Prophet (SAW)

* With great humility, adab and full concentration, proceed to Masjid Nabawi, keeping in mind the sanctity of the blessed city and the reason for your visit at all times.
On your way, recite Salawat and give some charity to the poor.

* Take into account that nobody visits the Prophet (SAW) without permission from Allah

(SWT), who has chosen and selected you from among all of His servants to receive this tremendous honour. Know that you are amongst the most fortunate that Allah has invited you to visit His Beloved, so he may honour you.

When your eyes fall on the green dome, increase your Salawat and know that the best of all creation and the leader of all the Prophets lies beneath this blessed dome.

Entering Masjid Nabawi

Enter Masjid Nabawi from one of the many alternative entrances of Masjid Nabawi. When you arrive at the door of the masjid, offer your greetings and wait for a moment before entering – as if you're asking the permission of the master to enter his house.

Enter with your right foot and recite the well-known du'a for entering the masjid:

﴿بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾

Bismillāh. Allāhumma ṣalli alā Muhammad. Allāhumma-ghfir lī wa-ftaḥ lī abwāba raḥmatik.

Translation:

In the name of Allah, send blessings upon Muhammad (SAW). O Allah, open for me the doors of Your Bounty.

Inside Masjid Nabawi

After entering the blessed mosque, be extremely mindful. Try not to turn your attention to the beautiful architecture of the mosque. Walk with absolute respect and reverence, with your eyes lowered. Don't behave with disregard, and refrain from raising your voice in the mosque.

Try not to converse with others.

Rawdah

The area of the masjid, which is situated between the Prophet (SAW) and the mimbar (pulpit), is known as the Rawdah. About this blessed area, the Prophet (SAW) said:

"The area between my house and my mimbar is one of the meadows of Paradise, and my mimbar is on my pond (al-Hawd)."

He (SAW) also said:

"My pulpit is on one of the hills of paradise."

There are different opinions about the meanings of these sayings. The majority

opinion, according to Imam Malik (RA) and many others, is that the Rawdah area is literally from Paradise.

Note

Obtaining a permit through the Nusuk application is now a requirement to access and pray within the Rawdah. Without this permit, access to the Rawdah will not be possible. If your intention is solely to present salam to the Prophet (SAW), you may proceed to any other part of the mosque.

Note

Women are only allowed entry to the Rawdah at certain times of the day. The Nusuk application must be used to book a visit to the Rawdah.

Tahiyyat al-Masjid

In the mosque, perform two rak'ahs of

Tahiyyat al-Masjid (Prayer of Greeting the Mosque), provided it isn't one of the makruh (forbidden) times for prayer. It is preferable to recite Surah al-Kafirun in the first rak'ah and Surah al-Ikhlas in the second rak'ah.

After the prayer, praise and glorify Allah for the tremendous favour He has bestowed upon you by bringing you to the sacred city as a guest of the Prophet (SAW).

You may also perform two rak'ahs nafl of Salat al-Shukr (Prayer of Gratitude) to thank Allah for permitting you to complete your pilgrimage and to be in close proximity to the Prophet (SAW).

Make any du'a that you have, as this is a place where supplications are accepted.

Heading towards the Mawajah-Sharif

After finishing your prayer and du'a, if you're not inside the Rawdah already, make your way out of the Masjid towards Bab al-Salam (the Door of Peace). You will be passing before the blessed Prophet (SAW) in just a few minutes to present yourself in front of him.

Imam Malik (RA) disliked anyone who said, "I am going to visit the grave of the blessed Prophet (SAW)" because it implies that the blessed Prophet (SAW) is dead and unhearing, and if a visitor came to the blessed Prophet (SAW) with that state of mind, he would naturally be indifferent to feeling that he was in the presence of the blessed Prophet (SAW). He didn't want us to think we were visiting the grave of the blessed Prophet (SAW) but rather, that we

were coming in his presence. Subsequently, we would be inspired with awe and reverence for our beloved Prophet (SAW).

As you enter Bab al-Salam, be conscious of the fact that you are walking on the ground that has been blessed by the Prophet (SAW), those pure members of his household, his righteous companions (Sahaba), their followers (Tabi'een), those that followed them (Taba Tabi'een) and the saintly men of Allah over the centuries. This very ground was blessed by their noble foreheads in prostration day after day.

* After you enter from Bab al-Salam, look to your right, and you will see the names of the blessed Prophet (SAW), shining with light on the Qibla wall all the way to the Baqi Door.

Some of the names of the Prophet are inscribed in gold on a purple background:

Muhammad, Ahmad, Mahmud, Hamid.

Continue sending prayers and salutations on the Prophet (SAW) until you reach him. Maintain adab and lower your gaze in humility. Show heartfelt shame for all the sins you have committed but remain confident in gaining pardon in the court of the Messenger (SAW).

The Sacred Chamber of the Prophet

As you reach the Prophet (SAW), you will see three gold wire-mesh enclosures with round holes in each one. Many people are under the impression that the Prophet (SAW) is resting inside the first enclosure, with Abu Bakr al-Siddiq (RA) in the second and Umar ibn al-Khattab (RA) in the third. This is incorrect – they are all in the middle enclosure.

There are three round holes in the middle enclosure and two holes in each of the two enclosures on either side of the middle one. The first hole, the largest and the most prominent, situated on the left-hand side of the wire-mesh enclosure, directly faces the blessed countenance of the Prophet (SAW). Moving slightly to the right, the second hole marks the direction of the face of Abu Bakr (RA) and the third hole, the face of Umar (RA).

In Front of the Mawajah Sharif

Stand a few yards away from the enclosure facing the sacred chamber, with your back towards the Qibla, and turn slightly to the left so that your face is directly in front of the blessed face of the Prophet (SAW).

Keep your heart free of all worldly

thoughts, and take into consideration that the Prophet (SAW) hears you and is aware of your presence.

Mulla Ali Qari stated:

"It is undoubtedly better to invoke blessings close to the blessed grave than invoking blessings from a distance because the humility and presence of mind and heart when invoking nearby are not found when invoking from a distance. "

****

پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام

سلام اس طرح پڑھیں:

﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَةَ اللّٰهِ مِنْ جَمِيعِ خَلْقِ اللّٰهِ ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِ وُلْدِ آدَمَ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ، وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ، وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ وَ كَشَفْتَ الْغُمَّةَ، فَجَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا خَيْرًا، جَزَاكَ

اللّٰہُ عَنَّا أَفْضَلَ وَ أَكْمَلَ مَا جَزَى بِهٖ نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهٖ ، اَللّٰهُمَّ اَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِي وَعَدْتَّهُ ، إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ، وَأَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمَقَرَّبَ عِنْدَكَ، إِنَّكَ سُبْحَانَكَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴾

(ارشاد الساری الی مناسک ملّا علی قاری، ص ۳۳۸،معلم الحجاج)

ان الفاظ میں کمی زیادتی بھی کر سکتے ہیں۔

ترجمہ: اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو، اے اللہ کی مخلوق میں سے اللہ کے برگزیدہ آپ پر سلام ہو، اے اللہ کے حبیب آپ پر سلام ہو، اے اولاد آدمؑ کے سردار آپ پر سلام ہو، یا رسول اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے رسالت پہنچا دی، اور امانت ادا کر دی، اور امت کی خیر خواہی کی، اور بے چینی کو دور کیا، پس اللہ آپ کو اچھی جزا دے، اللہ آپ کو ہماری طرف سے ان جزاؤں سے بہتر جزا دے جو اس نے کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے دی ہو۔ اے اللہ! تو

اپنے بندے اور رسول سیدنا محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ عطا فرما، ان کو مقام محمود پر پہنچا دے، جس کا تونے وعدہ کیا ہے، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا، اور ان کو اپنے نزدیک مقرب درجہ عطا فرما، بے شک تو پاک ہے، اور عظیم احسان والا ہے۔

☆ روضۂ اقدس پر سلام پیش کرنا درود شریف پڑھنے سے بہتر ہے سلام پیش کرنے کے بعد پیارے پیغمبر ﷺ سے شفاعت کی درخواست ان الفاظ میں کیجئے:

﴿يَا رَسُوْلَ اللهِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ، وَاَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللهِ فِيْ اَنْ اَمُوْتُ مُسْلِمًا عَلٰى مِلَّتِكَ وَ سُنَّتِكَ﴾

یا رسول اللہ ﷺ میں آپ سے شفاعت کا طلب گار ہوں، اور اللہ کی طرف آپ کا وسیلہ چاہتا ہوں، اس بات کے لئے کہ میں اسلام اور آپ کی ملّت وسنّت پر مروں۔

☆ احادیث مبارکہ میں ایسے مخصوص کلمات ہمیں نہیں مل سکے جو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قبر مبارک پر حاضری کے وقت صلاۃ وسلام پیش کرنے کے لیے سکھائے ہوں۔

☆ بعض بزرگوں سے مروی ہے کہ جس نے پیارے پیغمبر ﷺ کے روضۂ اطہر کے پاس کھڑے ہو کر آیت کریمہ:

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

[الأحزاب: 56]

تلاوت کی اور ستر(70) مرتبہ

﴿صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ﴾

کہا تو ایک فرشتہ ندا دیتا ہے کہ اس کی حاجت ضرور پوری ہوگی۔

کسی کی طرف سے سلام پیش کرنا

اپنا سلام پیش کرنے کے بعد کسی کی طرف سے سلام پیش کرنا ہو تو عرض کریں

﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ، يَسْتَشْفَعُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ﴾

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر فلان ابن فلان کی طرف سے سلام ہو، جو آپ کے ذریعہ سے آپ کے رب سے شفاعت چاہتا ہے۔

اگر بہت سارے لوگوں نے سلام عرض کرنے کا کہا ہو تو یوں کہیں:

﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مِنْ جَمِيْعِ مَنْ اَوْصَانِيْ بِالسَّلَامِ عَلَيْكَ﴾

سیدنا صدیق اکبرؓ پر سلام

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر صلاۃ وسلام پڑھنے کے بعد ایک ہاتھ داہنی طرف کو ہٹ کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کی قبر کی جالی کے سامنے کھڑے ہو کر اس طرح سلام پڑھیں:

﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُولَ اللهِ وِثَانِيْهِ فِى الْغَارِ وَرَفِيْقَهُ فِى الْأَسْفَارِ وَأَمِيْنِهِ عَلَى الْأَسْرَارِ أَبَا بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ، جَزَاكَ اللهُ عَنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا﴾

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ، غار میں ان کے ساتھی، اور سفروں میں ان کے رفیق اور ان کے رازوں کے امین، ابو بکر صدیق، آپ پر سلام ہو، اللہ آپ کو امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

سیدنا فاروق اعظمؓ پر سلام

پھر ایک ہاتھ اور داہنی طرف کو ہٹ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کی قبر کی جالی کے سامنے کھڑے ہو کر ان الفاظ سے سلام پڑھیں:

﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ

الْفَارُوْقِ الَّذِی أَعَزَّ اللّٰہُ بِهِ الْإِسْلَامَ ، إِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ مَرْضِیًّا حَیًّا وَّ مَیِّتًا جَزَاكَ اللّٰہُ عَنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَیْرًا .ﷺ

اے امیر المؤمنین عمر فاروق کہ جن کے ذریعہ اللہ نے اسلام کوعزت عطا فرمائی ، آپ پر سلام ہو، اللہ نے آپ کو مسلمانوں کا امام بنایا، اور زندہ و مردہ پسند کیا، اللہ آپ کو امتِ محمدیہ ﷺ کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

ان دونوں حضرات پر سلام کے الفاظ میں بھی کمی زیادتی کا اختیار ہے۔

۳) روضہ اقدس کی پشت سے بھی اسی طرح مخاطب کے الفاظ کے ساتھ صلاۃ و سلام پیش کر سکتے ہیں جس طرح مواجھہ شریف سے کر سکتے ہیں۔

۴) واضح رہے کہ روضہ اقدس پر حاضری نہایت ہی ادب کا مقام ہے، اور عشق و محبت کا بھی۔ لہٰذا آداب کی رعایت رکھتے ہوئے اگر کوئی مسلمان فرط محبت میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اشعار کے انداز میں عرض و گزارش کرے تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ بلکہ اسلاف سے ثابت بھی ہے۔

البتہ اس بات کا خیال رہے کہ آج کل رش کی وجہ سے وہاں انتظامیہ زیادہ دیر کھڑے ہونے سے منع کرے یا لوگوں کو تکلیف ہو رہی ہو، تو مواجھہ شریف پر زیادہ دیر نہ ٹھہرا جائے بلکہ روضۂ رسول کے آس پاس جہاں باآسانی جگہ ملے، وہاں اطمینان سے بارگاہِ رسالت میں جو عرض کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔

☆ اس کتاب کو پڑھنے والے
تمام احباب سے درخواست ہے
کہ اس عاجز بندہ محمد موسیٰ شاکر کا
سلام بھی پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رفقاء
کے دربار عالی میں بصد آداب
پہنچا کر میری مغفرت کی
دعاء فرما کر ممنون فرمائیں۔
جزاکم اللہ خیراً۔

Sending Salam to the Prophet

You will now offer your salam to the blessed Prophet (SAW) in the best possible manner. There are numerous ways to offer salam. Some scholars have recommended salams containing different themes and words, while others have recommended salams that are short and concise.

The minimum you should say is:

﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ﴾

As-salāmu ʿalayka yā rasūlal lāh.

Peace be upon you, O Messenger of Allah.

When reciting your salam, you must be mindful of the greatness of Rasulullah (SAW)

and utter the salam in an average tone. You should not raise your voice loudly, as this is extremely disrespectful and demonstrates a lack of adab. If you can, picture the Prophet (SAW) standing in front of you in your mind's eye when greeting him.

It isn't compulsory to learn and recite a long salam. If you understand the words and meanings of the salam and feel that your yearning and desire will increase if you were to recite a lengthy salam, then do so. If this is not the case, then instead of repeating a prolonged salam, recite a short salam with absolute yearning, desire, tranquillity and decorum. Ensure the salam you're sending resonates with your heart and soul.

Below are a few examples of other

greetings you may recite:

﴿اَلصَّلوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ﴾

Asṣalātu wa s-salāmu ʿalayka yā rasūla Llāh .

May the peace and blessings be upon you O Messenger of Allah.

﴿صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ ﴾

Ṣalla Llāhu ʿalayka yā rasūlal lāh.

Blessings be upon you, O Messenger of Allah.

﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ﴾

As-salāmu ʿalayka ayyuha n-nabiyyu wa raḥmatu Llāhi wa barakātuh.

Peace be upon you, O Prophet, and the mercy of Allah and His blessings.

﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَةَ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِكَ وَأَصْحَابِكَ وَأَهْلِ بَيْتِكَ وَعَلَى النَّبِيِّيْنَ وَسَآئِرَ الصَّالِحِيْنَ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهُ اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهٗ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ

وَكَشَفْتَ الْغُمَّةَ فَجَزَاكَ اللهُ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَزَى رَسُولًا عَنْ أُمَّتِهِ﴾

As-salāmu ʿalayka yā rasūla Llāh.

As-salāmu ʿalayka yā khayrata Llāhi min khalqihi.

As-salāmu ʿalayka yā ḥabiballāh.

As-salāmu ʿalayka yā sayyida l-mursalina wa khātama n-nabiyyīn.

As-salāmu ʿalayka wa ʿalā ālika wa aṣḥabika wa ahli baytika wa ʿalā an-nabīyyina wa sā'ira ṣ-ṣaliḥin.

Ya rasool lul lah inee ashadoo an la ilaha illal lahoo, wa ashadoo annaka abduhoo wa rasuloo.

Wa Ashhadu annaka balaghta r-risāla wa addayta l-amāna wa naṣaḥta l-ummah wa kashaf tal gumma,

fa Jazākallāhu ʿanna ʿafḍala ma jaza
rasūlan ʿan ummatih.

Peace be upon you, O Messenger of Allah.
Peace be upon you, O Choicest Creation of Allah.
Peace be upon you, O Beloved of Allah.
Peace be upon you, O Leader of all Messengers, Seal of the Prophets.
Peace be upon you, upon your family, upon your companions, upon your wives, upon all the Prophets and all pious people.
Oh prophet, I bear witness that there is no god but Allah and I bear witness that you have conveyed the message, fulfilled the trust and advised the people with the best of advice and removed troubles.
May Allah reward you on our behalf, the best reward he would grant a messenger.

After saying salam, you may say:

﴿يَا رَسُولَ اللهِ أَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَأَتَوَسَّلُ بِكَ إِلَى اللهِ أَنْ أَمُوتَ مُسْلِمًا عَلَى مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ﴾

Yā rasūla Llāh, as'alukash shafā'ata wa atawassalu bika ila Llāhi ʿan amūta musliman ʿalā millatika wa sunnatik.

Translation:

O Messenger of Allah! I request your intercession, and I ask Allah, through you, to enable me to die on your religion and your sunnah.

Salam on behalf of others

After making du'a, if anybody has asked

you to convey their salam to the Prophet (SAW), you can do so in the following manner:

﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ﴾

As-salāmu ʿalayka yā rasūla Llāh min fulān ibni (binti) fulān.

Translation:

Peace be upon you, O Messenger of Allah from ……, son (daughter) of …….

Replace fulān ibni (binti) fulān in the above sentence with the name of the person followed by the name of the individual's father, e.g. As-salāmu ʿalayka yā rasūla Llāh min Musa ibni Hazrat (male) or As-salāmu ʿalayka yā rasūla Llāh min Bushra binti Musa (female).

If you have been asked to convey the greetings of a number of people and you can’t remember each and every individual, you may say the following:

﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مِنْ جَمِيْعِ مَنْ أَوْصَانِيْ بِالسَّلَامِ﴾

As-salāmu ʿalayka yā rasūla Llāh min jamīʿi man awṣanī bi s-salām.

Translation:

Peace be upon you, O Messenger of Allah. May peace be on you for all those who requested me to convey salam.

If you’re struggling with the Arabic language, it’s acceptable to convey their greetings in your native language.

Greeting Abu Bakr al-Siddiq (RA)

After greeting the Prophet (SAW) and making du'a, take a step to the right so that you're in line with the blessed face of Abu Bakr al-Siddiq (RA). You may recite one of the greetings below:

﴿ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ﴾

As-salāmu ʿalayka yā Abā Bakr.

Translation:

Peace be upon you, O Abu Bakr.

﴿ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ الْمُسْلِمِينَ أَبَا بَكْرِ نِ الصِّدِّيق ﴾

Assalāmu ʿalayka yā khalīfata l-muslimīna Abā Bakri aṣ-Ṣiddīq.

Peace be upon you O Caliph of the Muslims, Abu Bakr al-Siddiq.

﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ صَفِيَّ رَسُوْلِ اللهِ وَثَانِيْهِ فِي الْغَارِ جَزَاكَ اللهُ عَنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا﴾

As-salāmu alayka yā Abā Bakr ṣafiyya
rasūli Llāhi
wa thānīhi fi l-ghār
Jazāka Llāhu ʿan ummati Muḥammadin
khayra.

Translation:

Peace be upon you, O Abu Bakr, close friend of the Prophet, second of two in the cave. May Allah reward you well on behalf of the Ummah of Muhammad.

﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُولِ اللهِ﴾

﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ فِي الْغَارِ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ جَزَاكَ اللهُ عَنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا﴾

As-salāmuʿalayka yā khalīfata rasūli Llāh

.As-salāmuʿalaykayā ṣaḥiba rasūli Llāhi

fil-ghāri Abā Bakrin aṣ-Ṣiddīqa wa raḥmatu Llāhi wa barakātuh.

Jazāka Llāhu ʿan ummati Muḥammadin khayra.

Translation:

Peace be upon you, O Caliph of Rasulullah.

Peace be upon you, O companion of Rasulullah (SAW) in the cave, Abu Bakr Siddiq (RA).

May Allah reward you well on behalf of the

Ummah of Muhammad (SAW).

You may praise Abu Bakr (RA) , thank him, and make du'a, using him as a Wasilah as you did with the Prophet (SAW).

Greeting Umar ibn al-Khattab(RA)

After greeting Abu Bakr (RA) , take another step to the right so that you're in line with the blessed face of Umar ibn al-Khattab (RA) . You may convey your salam to him using one of the greetings below:

﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرُ﴾

As-salāmu ʿalayka yā ʿUmar.

Translation:

Peace be upon you, O Umar.

﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ

الْخَطَّابِ ﴾

As-salāmu ʿalayka yā amīral-mu’minīna Umar ibn al-Khaṭṭāb.

Translation:

Peace be upon you O Commander of the Faithful, Umar ibn al-Khattab.

﴿ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرُ

أَعَزَّ اللهُ بِكَ الْإِسْلَامَ

جَزَاكَ اللهُ عَنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا ﴾

As-salāmu ʿalayka yā ʿUmar.

Aʿazza Llāhu bikal-Islām.

Jazāka Llāhu ʿan ummati Muḥammadin khayra.

Translation:

Peace be upon you, O Umar.

Allah gave honour to Islam through you.

May Allah reward you well on behalf of the Ummah of Muhammad (SAW).

Greeting the Shaykhayn

After conveying your salam to Umar (RA) , you may greet both Abu Bakr and Umar (RAH) collectively by taking half a step to your left, so that you’re standing between the two graves, and recite the following:

﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيْعَيْ رَسُولِ اللهِ
وَرَفِيْقَيْهِ وَوَزِيرَيْهِ
وَجَزَاكُمَا اللهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ﴾

As-salāmu ʿalāykumā yā ḍajīʿay rasūli Llāhi wa rafīqayhi wa wazīrayhi.

Wa jazākuma Llāhu aḥsana l-jazā.

Translation:

Peace be upon you o resters next to Rasulullah, his two companions and ministers. And May Allah reward the two of you an excellent reward.

Remember to send them the salam of others if you were asked.

You may then take another step to the left so that you're once again facing the Prophet (SAW) where you can make more du'a.

This is reported by Atabi who narrates: "I was sitting in the Rawdah, when a Bedouin came and said:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ سَمِعْتُ اللهَ يَقُوْلُ : وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَحِيمًا" وَقَدْ جِئْتُكَ مُسْتَغْفِرًا مِنْ ذَنْبِي مُسْتَشْفِعًا بِكَ إِلى رَبِّي -

As-salāmu ʿalayka yā rasūl Llāh, samiʿtu

ẓalamu Llāha yaqūlu “wa law annahum idh anfusahum jā’uka fa s-taghfaru Llāha was-taghfara lahumu r-rasūlu lawajadu Llāha tawwāban raḥīma” wa qad ji’tuka mustaghfiran min dhanbī mustashfiʿan bika ila rabbī.

Translation:

Peace be upon you, O Messenger of Allah!

I heard Allah saying (in His Book):

“And if, when they wronged themselves, they had come to you, (O Muhammad), and asked forgiveness of Allah, and the Messenger had asked forgiveness for them, they would have found Allah accepting of repentance and Merciful.”

And I have come to You repenting from my sins and seeking your intercession to my Lord.

He then recited the following poem:

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتَ بِالقَاعِ أَعْظُمُهُ

فَطَابَ مِنْ طِيبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْأَكَمُ

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ أَنْتَ سَاكِنُهُ

فِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ

Translation:

O one buried in the most noble of grounds.

Its (the grave's) fragrance has scented all the land and mountains.

May my life be sacrificed for the grave of which you are the occupant.

In it, there is purity, generosity and nobility.

The Bedouin then left, and I fell asleep. In my dream, I saw the Prophet (SAW) who said to me, 'O 'Atabi! Convey to that bedouin the glad tidings that Allah, the Exalted One, has forgiven his sins."

Farewell Visit

Upon leaving Madinah, humbly present yourself at the blessed tomb of the Prophet (SAW) one final time. Make the following du'a before leaving:

O Allah! Let me die in a state of Iman following the sunnah in the city of Madinah and allow me to be buried in Jannatul Baqi.

Tips and Advice

Do not waste any time during your stay in Madinah, and spend as much time as you can in Masjid Nabawi. Some choose to spend their entire stay in Madinah in close proximity to the Prophet (SAW).

Spend your time in the mosque performing salah, reciting Quran and sending Salawat upon

the Prophet (SAW).

Whenever you pass the tomb of the Prophet (SAW) whether from inside or outside Masjid Nabawi, stop and offer salam before continuing.

When your gaze falls on to the Green Dome, whether you're close to the mosque or far away, look at it with love and yearning and send salutations upon the Prophet (SAW).

Try to offer salam at the blessed grave of the Prophet (SAW) as much as you can. Imam Abu Hanifa, Imam Shafi'i and Imam Ahmad (RH) all recommended visiting the blessed grave as much as possible. Imam Malik (RA) didn't recommend visiting it excessively due to the risk of becoming disinterested and taking it for granted.

Don't turn your back towards the blessed grave, regardless of whether or not you're

performing salah, unless you have no other option.

Don't circumambulate around the blessed tomb or prostrate towards it.

****

قیام مدینہ کے دوران

مدینہ منورہ میں قیام کے دوران تلاوت، ذکر، اور درود شریف کثرت کے ساتھ پڑھتے رہیں، وقت ضائع نہ کریں، اور حتّی الوسع نماز مسجد نبوی ﷺ میں پڑھیں۔اور ہر روز یا جمعہ کو جنّت البقیع کی زیارت بھی ضرور کریں۔

زیارتِ جنت البقیع

جنت البقیع کا نام، حدیث میں بقیع الغرقد آیا ہے۔" جنت البقیع" مدینہ منورہ کا مشہور ومعروف قبرستان ہے، جس میں حضرت عثمانؓ، حضرت عباسؓ، حضرت حسنؓ، پیارے پیغمبر ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ، ازواج مطہراتؓ، اور دس ہزار سے زیادہ صحابہ کرامؓ مدفون ہیں، بہت سے اہل بیت، اور بنات طیبات کی قبریں اس مقدس قبرستان میں ہیں۔مگر مرور زمانہ اور خاص کر بغل سے بہنے والا مہزور نامی نالہ کی وجہ سے معدودے چند کے کسی کی قبر کی پہچان نہیں کی جا سکتی۔بعض کتابوں میں بہت سی قبروں کی شناخت کی گئی ہے مگر یہ سب اندازے پہ منحصر ہیں۔

مسجد نبوی کی توسیع کے بعد اب مسجد نبوی اور جنت البقیع کے درمیان کوئی

فاصلہ نہیں رہ گیا ہے، مسجد کی مشرقی جانب بیرونی صحن جہاں ختم ہوتا ہے وہیں سے جنت البقیع شروع ہوتا ہے۔ عموماً اشراق کے وقت اور عصر کے بعد اس کا دروازہ کھلتا ہے، اس لئے حسب موقع خصوصاً جمعہ کے دن یہاں حاضر ہو کر زیارت کرنی چاہئے، اور اہل قبور کو سلام پیش کر کے ان کے لئے ایصالِ ثواب کرنا چاہئے۔

جنت البقیع کی زیارت کے وقت شرعی آداب ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے۔

ام المؤمنین سیدہ طاہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب میرے یہاں رات بسر کرتے تو رات کے آخری پہر بقیع جاتے اور یہ دعا پڑھتے:

﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ، وَأَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ، غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ، وَإِنَّآ إِنْ شَآءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ﴾

(رواہ مسلم)

ہم بھی یہ دعا پڑھیں، اس کے علاوہ بھی میت کی مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کر سکتے ہیں۔ جیسے:

﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ، يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا، وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ﴾

مسجد قبا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ سے مدینہ ہجرت کے وقت اس مسجد کو بنایا تھا۔اس کی بھی بڑی فضیلت وارد ہے۔ چند احادیث دیکھیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ الله صلى الله عليه وسلم يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ، رَاكِباً وَمَاشِياً، فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ۔ (صحيح مسلم:١٣٩٩)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدل یا سوار ہو کر قباء تشریف لاتے اور دو رکعت (نماز نفل) ادا کرتے۔

وَعَنْ سَهْل بن حُنَيْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله صلى الله عليه وسلم: مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثمَّ أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءَ فَصَلَّى فِيهِ صَلاَةً كَانَ لَهُ كَأَجْرِ عُمْرَةٍ۔ (صحيح ابن ماجه:١١٦٨)

سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنے گھر میں وضو کیا اور پھر مسجد قباء میں آ کر نماز ادا کی تو اسے ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔

ان احادیث کی روشنی میں پتہ چلتا ہے کہ ہمیں ہفتہ کے دن ہو یا جس دن فرصت ملے گھر سے وضو کر کے آئیں اور مسجد قبا میں نماز ادا کریں تا کہ عمرہ کے برابر ثواب پا سکیں۔نماز کے علاوہ اس مسجد میں دیگر کسی مخصوص عبادت کا ذکر نہیں ملتا۔اور

یہ بھی یادرہے کہ اہل مدینہ یا زائرین مدینہ کے علاوہ کسی دوسرے مقام سے صرف مسجد قبا کی زیارت پہ آنا مشروع نہیں ہے۔

شہداء احد:

مدینہ میں احد نام کا ایک پہاڑ ہے اس کے دامن میں ہجرت کے تیسرے سال مسلمانوں اور قریش کے درمیان لڑائی ہوئی جوغزوہ احد کے نام سے مشہور ہے۔ اس غزوہ میں ستر صحابہ کرام (64 انصاری، 6 مہاجر) شہید ہوئے۔انہیں اسی پہاڑ کے دامن میں دفن کیا گیا۔شہدائے احد میں سید الشہداء حمزہ بن عبدالمطلب، مصعب بن عمیر، عبد اللہ بن جحش، جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام، عمرو بن جموح، سعد بن ربیع، خارجہ بن زید، نعمان بن مالک اور عبدہ بن حسحاس رضی اللہ عنہم قابل ذکر ہیں۔

امام طبری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ میدان احد میں قبلے کی طرف شہدائے احد کی قبریں ہیں، ان میں سے کوئی قبر معلوم نہیں سوائے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے۔

شہدائے احد کی زیارت اسی طرح کریں جیسے جنّت البقیع کے تحت لکھا ہے۔ جن باتوں سے منع کیا گیا ہے یہاں بھی ان باتوں سے گریز کریں اور یہ بات ذہن میں بٹھائیں کہ جبل احد پہ چڑھنا کوئی عبادت نہیں ہے نہ ہی وہاں کے درختوں، پتھروں اور غاروں میں کپڑے اور دھاگے باندھیں خواہ کسی نیت سے ہو۔

مدینہ میں قیام کے دوران

آپ کو اللہ تعالی نے شہر نبی کریم ﷺ کی زیارت کا موقع عطا کیا۔اس پہ اللہ کا شکر بجالائیں ساتھ ہی نبی ﷺ سے ساری کائنات سے زیادہ حتّٰی کہ اپنی جان

سے بھی زیادہ محبت کرنے کا عزم مصمم کریں۔آپ ﷺ سے محبت ایمان کا حصہ ہے محبت کی علامات میں سے ہے کہ آپ ﷺ کی سنت کا علم حاصل کیا جائے ، اس پہ عمل کیا جائے اور دوسروں تک اس کو پہنچایا جائے ۔

☆ جب تک مدینہ منورہ میں قیام ہو کثرت سے روضۂ اقدس کے سامنے حاضر ہو کر سلام عرض کیا کریں، خصوصاً پانچوں نمازوں کے بعد۔مسجد نبوی کے باہر بھی جب کبھی روضۂ اقدس کے سامنے سے گزریں تو تھوڑی دیر ٹھر کر سلام عرض کر کے آگے بڑھیں۔

☆ عورتوں کو بھی روضۂ اقدس کی زیارت اور مواجہہ شریف میں حاضر ہو کر سلام عرض کرنا چاہئے ۔

☆ مسجد نبوی ﷺ میں دنیاوی باتوں سے بہت زیادہ پرہیز کریں ، اور بلند آواز سے کوئی بات نہ کریں۔

☆ اللہ کے یہاں کسی بھی عمل کی قبولیت کے لئے تین شرطیں ہیں ، ہمیشہ انہیں ذہن میں رکھیں۔

پہلی شرط: نیت کا خالص ہونا: پیارے پیغمبر ﷺ کا فرمان ہے:

بے شک اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے۔ (صحیح بخاری:1)

دوسری شرط: عقیدہ توحید کا ہونا:

یعنی عمل کرنے والے کا اگر عقیدہ درست نہیں تو نیک عمل بھی قبول نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
(الأنعام:۸۸)

اور اگر بالفرض (انبیاء علیہم السلام) بھی شرک کرتے تو ان کے بھی کیے ہوئے تمام اعمال ضائع کر دیئے جاتے۔

تیسری شرط: عمل کا سنت کے مطابق ہونا: کیونکہ جو عمل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنت کے مطابق نہ ہو وہ بھی برباد کر دیا جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ - (صحیح مسلم:۱۷۱۸)

''وہ عمل جس پر میرا حکم نہیں، وہ مردود ہے۔''

☆☆☆

Ziyarat Near Madina

Islamic landmarks (Ziyarat) Near Madina:

*** Masjid al-Quba: Situated on the outer area of Madina,**

Masjid al-Quba is known to be the first mosque in the history of Islam and is the second-largest mosque in Madina.

*** Mount Uhud: This is the site of the Battle of Uhud, and is a blessed site, sanctified as the**

resting site for martyrs who gave their life for Islam.

* Dar Al-Madinah Museum: This museum hosts rare artifacts and archaeological collections from the holy city.

* Masjid al-Qiblatayn: This beautiful mosque is the site in which Allah commanded Prophet Muhammad (PBUH) to change the direction of the Qibla from Jerusalem to Makkah.

مدینہ طیّبہ سے رخصت

رخصت کے وقت دو نفل مسجدِ نبوی میں پڑھ کر روضۂ اقدس ﷺ پر حاضر ہو کر سلام پیش کریں، اور اپنے سفر کی آسانی کے لئے دعاء کریں۔

خاتمہ

قارئین کرام: اس کتاب کو پڑھنے والے آپ تمام احباب سے درخواست ہے کہ جب آپ کی روضۂ اقدس پر حاضری ہو تو اس عاجز بندہ محمد موسیٰ شاکر کا سلام بھی پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفقاء کے دربار عالی میں بصد آداب پہنچا کر میری مغفرت کی دعاء فرما کر ممنون فرمائیں۔

نیز جب آپ حج یا عمرے کے لئے تشریف لائیں تو مکّہ مکرّمہ اور مدینہ منورہ اور تمام مقدس مقامات اور اپنے سفر کے دوران اس خطا کار کو بھی اپنی خصوصی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔ ربّ العزت ہم سے راضی ہو جائے، اور اپنے اسلاف کے نقش قدم پہ چلتے ہوئے دین متین کی خدمت گزاری کی توفیق عطا فرمائے، اور اس کتاب کو نافع اور قبولیت عامہ نصیب فرمائے، اور میری اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین

من نہ شادی خواہم و نے خسروی آنچہ می خواہم من از تو، ہم توئی!

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى تَوْ فِيْقِهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ، وَأَسْأَلُهٗ تَعَالىٰ الْمَزِيْدَ مِنْ فَضْلِهٖ۔

محتاجِ دُعاء: (مولانا) محمد موسیٰ شاکر غفر اللہ لہٗ